مَحاسِنُ الاعمال

طُبِعَ فِی المطبَع مُفیدِ عام الکائِن
فی بَلدَۃ اُگرہ فی سنۃ ۱۳[illegible]
الھجریّۃ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله القائل فی تنزیله فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه والصلوٰة والسلام علی سید رسله و خاتم انبیائه المبین لنا کل سیئة فی الدین وحسنه وعلی صالحی امته من الآل والصحب وغیرهم فی کل لحظة ویوم واسبوع وشهر وسنة قبل اسکے ہمنے دو رسالے بیان کبائر ذنوب وعظائم آثام مین لکھے ہین ایک رسالہ بیان کبائر باطنہ مین اسکا نام قوارع الانسان عن اتباع خطوات الشیطان رکھا ہے دوسرا رسالہ بیان کبائر ظاہرہ مین اوسکا نام قواطع البشر عن انواع الشر مقرر کیا ہے اس رسالہ مین جسکا نام محاسن الاعمال رکھا گیا ہے بیان کرنا اعمال صالحہ کا مقصود ہے جو کہ سنت مطہرہ سے ثابت ہین ترتیب اس رسالہ کی مطابق کتب و ابواب کتاب تیسیر الوصول رکھی ہے ضبط صوالح اعمال مین کم و بیشی مناسب ہر مقام کی ملحوظ کیگئی ہے یعنی کسی جگہہ کوئی حدیث اصل سے زیادہ اور کسی جگہہ کوئی حدیث اصل سے کم کر دی ہے جس روایت کو انفع و اجمع و اکمل پایا اوسکا ذکر کیا ہے جسکو مختصر یا مکرر سمجھا اوسکو نہین لکھا ایمان نام فعل قلب کا ہے اسلام نام فعل عضو کا ہے احسان

تام اخلاص کا ہے اصل بنیاد شرع شریف کی دوام پر ہے ایک امر دوسری نہی سو جب یہہ دونوں امر
کسی شخص میں موافق مرضی شارع کے جمع ہو جاتے ہیں تب وہ آدمی مومن کامل مسلم صادق محسن فاضل
ہو جاتا ہے سابقین اولین وصحابہ میں میں شمار کیا جاتا ہے اور اگر مخالط حسنات وسیات ہے تو اوسکا انام
مقتصد ہے اور اگر بالکل مسیئی ہے تو پہر موسوم بظالم ہے ظلم دن قیامت کے ظلمات ہوگا حسنات انوار
ہونگے اختلاط موجب عفو وعذاب کا ہوگا ترک منہیات سے مقدم فعل مامورات ہوتا ہے اسیلئے جسکے حسنات
سئیات سے زیادہ ہونگے گو ایک ہی حسنہ کیوں نہو وہ انشاء اللہ تعالی ہمراہ صحت عقیدہ وعدم شرک کے
نجات پائیگا جسکے سئیات غالب اور حسنات مغلوب ہونگے وہ ہالک ہوگا اور جسکے پاس نری حسنات
ہیں سئیات نہیں ہیں وہ بے حساب جنت میں جاویگا سو عمل کرنا حسنات پر بدون دریافت اعمال صالحہ
کے نہیں ہو سکتا ہے جسطرح کہ بچنا سئیات سے بغیر معلوم کرنے سئیات کے ناممکن ہے اہل حسنات کولئے
ترغیبات وفضائل آئے ہیں اہل سئیات کے لئے ترہیبات ووعیدات وارد ہوئے ہیں پہلی بات کا بیان ہمنے
رسالہ عاقبۃ المتقین میں کیا ہے دوسری بات کا ذکر ہمنے رسالہ بشارۃ الفساق میں لکہا ہے اس رسالہ
مختصر میں فقط بیان مامورات کا ہوگا جسطرح کہ رسائل تواریع وقواطع میں فقط بیان منہیات کا تہا
کسی مسلمان مومن کو دریافت کرنے ان امور سے چارہ نہیں ہے انکے بعد مرتبہ دریافت کرنے مراتب
احسان وعرفان کا ہے اوسکے لئے اگر اللہ نے توفیق بخشی تو رسالہ جداگانہ لکہا جاویگا مقاصد اخلاص
کو کلام مخلصین محسنین سے یکجا فراہم کیا جاویگا وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

مقدمہ بیان میں نیت واخلاص کے

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت صلعم نے فرمایا ہے انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئ
ما نوی فمن کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت ہجرتہ الی
دنیا یصیبہا او امرأۃ ینکحہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ اخرجہ الخمسۃ یعنی اعتبار کاموں کا نیت سے
ہے ہر کسی کے لئے وہی ہے جو اوسنے نیت کی ہے سو جسنے ہجرت کی طرف اللہ ورسول کے اوسکی ہجرت

طرف اللہ و رسول کے ہوئی اور جسنے ہجرت کی طرف دنیا کے جو اوسکو ملیگی یا طرف کسی عورت کے جس سے
وہ نکاح کریگا تو یہہ ہجرت اوسکی اسی کام کی طرف ہوئی ابن مہدی وغیرہ آئمۂ حدیث نے کہا ہے کہ جو شخص کوئی
کتاب تصنیف کرے اوسکو چاہیئے کہ اپنی کتاب کو اسی حدیث سے شروع کرے اسمین طالب کو تنبیہہ ہے تصحیح
نیت پر یہہ حدیث ایک اصل عظیم ہے اصول دین سے ایک رکن رکین ہے ارکان اسلام سے ایک اسطوانہ
ہے اساطین شرع شریف سے سارے اعمال ظاہرہ و باطنہ حسنہ و سیئہ کا اسی نیت پر دار و مدار ہے بے نیت
کے کوئی عمل قبول نہین ہوتا ہے نہ اسکا کچھہ اعتبار ہے یہہ حدیث متفق علیہ شیخین ہے ابن عمر کا لفظ یہہ ہے
حضرت نے فرمایا اللہ جب کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو وہ سب لوگون کو پہونچتا ہے پھر وہ اپنی
نیات پر مبعوث ہوتے ہین رواہ الشیخان عائشہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ ایک لشکر مکہ پر چڑھائی کریگا جب
زمین بیدا مین پہونچیگا اول سے تا آخر سب کے سب زمین مین دہس جاوینگے پھر اپنی اپنی نیت پر مبعوث ہونگے
اخرجہ الشیخان انس بن مالک کا لفظ یہہ ہے ہم پہرے غزوۂ تبوک سے ہمراہ حضرت کے فرمایا کچھہ لوگ
ہمکو چھوڑ کر مدینہ مین رہگئے ہین ہم کسی گھاٹی و جنگل مین نہین چلے لکن وہ ہمارے ساتھہ تہے اونکو عذر نے روکدیا
رواہ البخاری ابو داود کا لفظ یون ہے حضرت نے کہا تمنے چھوڑا ہے مدینہ مین کچھہ قومون کو نہین چلے تم
کوئی راہ اور نہین خرچ کیا تمنے کوئی نفقہ اور نہ قطع کیا تمنے کوئی جنگل لکن وہ تمہارے ساتھہ تہے کہا ای رسول
خدا وہ کیونکر ہمارے ساتھہ ہوسکتے ہین وہ تو مدینہ مین ہین فرمایا اونکو بیماری نے روکدیا ہے معلوم ہوا کہ مجرد
نیت پر ترتب اجر کا ہوتا ہے گو بہ سبب کسی عذر کے وہ عمل وقوع مین نہ آوے وللہ الحمد اسکی تصریح حدیث
ابو ہریرہ مین مرفوعاً یون آئی ہے کہ بیشک اللہ نہین دیکھتا ہے طرف تمہاری جسمون اور صورتون کے لکن
دیکھتا ہے طرف تمہارے دلونکی رواہ مسلم معلوم ہوا کہ دار مدار ہر کام کا دل کی نیت پر ہے نہ جسم و صورت
پر لاغری و فربہی و خوبصورتی و بدشکلی کا یہان اعتبار نہین ہے اعتبار دل کا ہے کہ دل کی نیت کیسی ہے اچھی ہے یا بری
ہے حدیث ابو کبشہ انصاری مین آیا ہے حضرت نے فرمایا دنیا چار شخصون کے لئے ہے ایک وہ بندہ ہے جسکو
اللہ نے مال و علم دیا ہے وہ اوسمین اپنے رب سے ڈرتا ہے صلہ رحم کرتا ہے جانتا ہے کہ اس مال و علم مین اللہ کا
حق ہے یہہ شخص افضل منازل مین ہوگا دوسرا وہ بندہ ہے جسکو اللہ نے مال دیا ہے علم نہین دیا وہ اپنے

مال کو اندہا دہند بغیر علم کے اوٹہاتا ہے اللہ سے اوسمین نہین ڈرتا نہ صلہ رحم کرتا ہے نہ یہہ جانتا ہے کہ اللہ
کا کچھہ حق اوسمین ہے یہہ شخص اخبث منازل مین ہوگا تیسرا وہ بندہ ہے جسکو اللہ نے نہ مال دیا ہے نہ علم
دیا ہے وہ کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو مین بہی فلان شخص کیطرح اوٹہاتا یہہ شخص اوسی شخص کا ہم نیت
ہے وزر مین یہہ دونون برابر ہین الحدیث رواہ الترمذی ابو الدرداء کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے جو شخص آیا
اپنے بستر پر اور اوسکی نیت یہہ ہے کہ وہ رات کو اوٹھکر نماز پڑہے گا پہر اوسکی آنکھہ لگ گئی اور وہ صبح تک سو گیا
تو لکھا جاتا ہے اوسکے لئے وہ عمل جسکی اوسنے نیت کی تہی اور یہہ سو جانا اللہ کی طرف کا صدقہ ہے اوسپر
رواہ النسائی ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ ایک آدمی نے کہا مین صدقہ دونگا وہ صدقہ لیکر نکلا ہاتہہ
مین ایک چور کے رکہا لوگ کہنے لگے اسنے آجکی رات چور کو صدقہ دیا اوسنے کہا اللهم لك الحمد علی سارق
مین پہر صدقہ دونگا صدقہ لیکر نکلا ہاتہہ مین ایک زانیہ کے دیا لوگ کہنے لگے کہ اسنے آجکی رات زانیہ کو صدقہ دیا
اوسنے کہا اللهم لك الحمد علی زانية مین پہر صدقہ دونگا صدقہ لیکر نکلا ہاتہہ مین ایک غنی کے رکہا لوگ
کہنے لگے اسنے آجکی رات صدقہ غنی کو دیا اوسنے کہا اللهم لك الحمد علی سارقٍ وزانيةٍ وغنيٍ رات کو
اوسنے خواب مین دیکہا کہ کسی نے اوس سے کہا تیرا صدقہ چور پر ہوا شاید وہ چوری سے پرہیز کرے اور شاید
زانیہ زنا سے بچے اور شاید غنی عبرت پکڑے اور جو مال اللہ نے اوسکو دیا ہے اوسکو خرچ کرے رواہ البخاری
مسلم کا لفظ اتنا اور زیادہ ہے کہ تیرا صدقہ قبول ہوا یہہ حدیث دلیل ہے اثبات پر کہ وہ صدقہ بسبب حسن نیت
کے قبول ہوا اگرچہ بے محل اوٹہا ابن عباس کا لفظ یہہ ہے کہ حضرت نے اپنے رب سے روایت کی ہے کہ
اللہ نے حسنات سیئات لکھی ہین پہر اونکو اپنی کتاب کریم مین بیان کیا ہے سو جس شخص نے ارادہ نیکی کا
کیا اور اوسنے وہ نیکی نہ کی تو اللہ اوسکو ایک حسنہ کاملہ لکھہ لیتا ہے اور جو ارادہ کرکے اوس نیکی کو بجا لایا تو
اللہ اوسکو دس نیکی تک بلکہ سات سو نیکی تک بلکہ اور چند در چند لکھہ لیتا ہے اور جسنے ارادہ بدی کا کیا اور
بدی نہ کی تو اللہ اوسکو ایک حسنہ کاملہ لکھہ لیتا ہے اور اگر ارادہ کرکے اوس بدی کو بہی کر گذرا تو اللہ اوسکو
ایک ہی سیئہ لکھتا ہے دوسری روایت مین یون ہے یا محو کر دیتا ہے اوس بدی کو اور ہلاک نہین ہوتا اللہ پر
مگر ہالک رواہ الشیخان اس حدیث مین بیان نیت نیک وبد کا اور ذکر غلبہ حسنات کا سیئات پر ہے

یہہ اللہ کا نرا احسان ہے مسلمانون پر کہ اونکی نیکیان بڑہاتا ہے اور بدیان نہین زیادہ کرتا وللہ الحمد

ف ابو الدرداء مرفوعاً کہتے ہین دنیا ملعون ہے اور جو کچھہ دنیا مین ہے وہ بہی سب ملعون ہے

مگر وہ عمل جس سے اللہ کی ذات مقصود ہے رواہ الطبرانی ابو امامہ کا لفظ یہہ ہے ایک مرد نے حضرت سے کہا بتاؤ ایک آدمی اجر و ذکر کا طالب ہے اوسکو کیا ملیگا فرمایا لاشئ لہ اوسنے تین بار یہی کہا ہر بار فرمایا کچھہ نملیگا اللہ نہین قبول کرتا ہے مگر وہی عمل جو خالص ہو واسطے اوسکے اور مطلوب اوس سے اوسکی ذات پاک ہو رواہ ابو داؤد ضحاک بن قیس نے مرفوعاً کہا ہے اللہ فرماتا ہے مین بہتر شریک ہون جسنے شریک کیا ساتھہ میرے کسی کو تو وہ کام اوسی شریک کے لئے ہے اے لوگو خالص کرو تم اپنے عمل اللہ نہین قبول کرتا ہے اعمال کو مگر وہ عمل جو خالص واسطے اوسکے ہو یہہ نہ کہو کہ یہہ اللہ کے لئے ہے یہہ رحم کے لئے ہے کہ وہ رحم ہی کے لئے ہوتا ہے اللہ کے لئے اوسمین سے کچھہ بہی نہین ہوتا ہے اور نہ کہو کہ یہہ اللہ اور وجوہ کے لئے ہے کہ وہ وجوہ ہی کے لئے ہو جاتا ہے اللہ کے لئے اوسمین سے کچھہ بہی نہین ہوتا ہے رواہ البزار معاذ بن جبل جب یمن کو جانے لگے حضرت سے کہا کچھہ وصیت فرمایئے کہا خالص کر اپنے دین کو کفایت کریگا تجھکو تہوڑا عمل رواہ الحاکم یعنی اوس بہت عمل سے جسمین ریا و سمعہ ہو وہ تہوڑا عمل بہتر ہے جسمین اخلاص ہو حدیث طویل ابن عمر مین قصہ تین شخصون کا آیا ہے کہ وہ ایک غار مین بند ہو گئے تہے کوئی صورت نکلنے کی نہ تہی ہر ایک نے اپنے عمل صالح کو یاد کر کے اللہ سے دعا کی پتہر غار کے منہ پر سے سرک گیا وہ باہر نکل آئے یہہ حدیث دلیل ہے اخلاص عمل پر اور جواز توسل پر ساتھہ عمل خیر کے وللہ الحمد اس حدیث کو شیخین نے بالفاظ متعدد روایت کیا ہے۔

باب۔ بیان مین اسلام و ایمان کے

یہہ دو عمل صالح ہین ایک کا اطلاق دوسرے پر آتا ہے اور کسی جگہہ الگ الگ بولا جاتا ہے عبادہ بن صامت کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے جسنے گواہی دی اسبات کی کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اور اسبات کی کہ عیسی اللہ کے بندے و رسول اور اوسکے کلمہ ہین جسکو

اوسنے طرف مریم کی ڈالا تھا اور روح ہین اللہ کی اور جنت حق ہے اور نار حق ہے داخل کریگا اللہ اوسکو جنت مین کیسا ہی عمل کیون نہو اخرجہ الشیخان والترمذی یہہ حدیث شرح ہے نرے ایمان کی مطلب یہہ ہے کہ مومن موحد کی ایک دن نجات ہوگی گو عمل اوسکے برے ہون مسلم کا لفظ یہہ ہے جسنے گواہی دی اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ حرام کردیگا اللہ اوسکو آگ پہ اگلی حدیث مین موحد کو بشارت وجوب جنت کی تھی اس حدیث مین بشارت حرمت نار کی ہے اس حدیث مین ذکر عمل کا نہین کیا ہے اسلئے کہ یہہ بات ممکن نہین ہے کہ کوئی موحد مخلص ہو کر بے عمل محض رہ سکے کیونکہ ایمان نام ہے تصدیق جنان اقرار بزبان عمل بارکان کا جب ایمان لایا تو عمل کرنا اوسمین آگیا اسیلئے حدیث ابوسعید خدری مین مرفوعاً آیا ہے کہ باہر نکلیگا آگ سے ہر وہ شخص جسکے دلمین ذرہ برابر ایمان ہوگا رواہ الترمذی وصححہ دوسرا لفظ انکا مرفوعاً یہہ ہے جسنے کہا رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا وبمحمد صلعم رسولا واجب ہوگئی اوسکے لئے جنت اخرجہ ابوداؤد عباس بن عبدالمطلب کا لفظ یہہ ہے ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا اخرجہ مسلم و الترمذی معاذ بن جبل کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے جسکا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہے وہ جنت مین جائیگا اخرجہ ابوداؤد یہہ آخر کلام اوسی شخص کا ہوتا ہے جو دنیا مین اس کلام پر اخلاص قلب سے قائم دائم رہتا تھا مشرک نہ تھا گو اوس سے گناہ ہوگئے ہون اسکی دلیل یہہ ہے کہ حدیث ابوذر غفاری مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے جبرئیل علیہ السلام نے مجھکو یہہ بشارت دی ہے کہ جو کوئی تیری امت سے مریگا اور وہ کسی شئے کو ساتھہ اللہ کے شریک نکرتا تھا تو وہ جنت مین جائیگا ابوذر کہتے ہین مینے کہا اگرچہ اوسنے زنا کیا تھا یا چوری فرمایا اگرچہ اوسنے زنا کیا ہو یا چوری مینے کہا اگرچہ اوسنے زنا کیا ہو یا چوری کہا اگرچہ زنا کیا ہو یا چوری پھر چوتھی بار فرمایا علی رغم انف ابی ذر یعنی برعکس خیال ابی ذر کے وہ بہشت مین جائیگا رواہ الشیخان والترمذی

ای خدا قربان احسانت شوم	این چہ احسان ست قربانت شوم

جابر بن عبداللہ انصاری کا لفظ یہہ ہے حضرت نے فرمایا دوسنتین ہین واجب کرنیوالی ایکمرد نے کہا اے رسول خدا وہ کیا ہین فرمایا جو شخص مرا اور وہ شریک کرتا تھا ساتھہ اللہ کے کسی شئے کو تو داخل ہوگا وہ آگ مین

اور جو کوئی مرا اور وہ شریک نکرتا تھا ساتھہ اللہ کے کسی شئے کو تو داخل ہوگا وہ بہشت مین اخرجہ مسلم معلوم ہوا کہ مشرک ناری ہے اور موحد جنتی گو مشرک کے عمل کیسے ہی اچھے کیون نہون اور موحد کے عمل کتنے ہی برے کیون نہون گویا دار مدار عقاب و نار و ثواب و جنت کا شرک و توحید پر ہے اسیلئے شرک کو ظلم عظیم فرمایا ہے اور توحید رأس الطاعات ٹھیری ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے اسعد مردم ساتھہ میری شفاعت کے دن قیامت کو وہ شخص ہے جسنے لا اله الا الله کہا خالص دل سے رواہ البخاری ہ

ثابت ہے سارے خلق کے اوپر کہ تو ہے ایک		حاجت نہین جو آئے یہہ تکرار درمیان	

اس حدیث مین فقط ذکر کلمۂ توحید کا آیا ہے لکن یہہ مطلق مقید ہے ساتھہ اون حدیثون کے جنمین ذکر عمل صالح کا آیا ہے اسیلئے جبکہ ایک شخص نے وہب بن منبہ سے کہا تھا کہ کیا لا اله الا الله مفتاح جنت نہین ہے کہا ہان ہے لکن کوئی ایسی کنجی نہین ہے جسکے دانت نہون سو تو اگر ایسی کنجی لائیگا جسکے دانت ہونگے تو تیرے لئے دروازہ جنت کا کھلیگا نہین تو نہین کھلیگا اوسکو بخاری نے تعلیقاً ذکر کیا ہے **ف** حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزون پر ہے ایک شہادت لا اله الا الله وان محمداً عبدہ ورسولہ دوسری قائم رکھنا نماز کا تیسری دیتے رہنا زکوۃ کا چوتھے حج کرنا گھر کا پانچوین روزہ رکھنا رمضان کا رواہ الخمسة الا ابا داؤد یہہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ اسلام نام ہے عمل جوارح کا اسکا مفہوم یہہ ہوا کہ تارک عمداً ان اعمال کا بلا عذر مسلمان نہین ہے گو کلمہ گو ہو یہہ بھی ثابت ہوا کہ حکم ان پانچون چیز کا فعل و ترک مین برابر ہے یعنی جسطرح تارک نماز کا عمداً بلا عذر بموجب تصریح دیگر احادیث کافر ہو جاتا ہے اسیطرح تارک زکوۃ و حج کا باوجود استطاعت کے اور تارک روزہ کا بلا عذر شرعی کے کافر سمجھا جاتا ہے حدیث جبرئیل علیہ السلام مین اسلام کی یہی تعریف آئی ہے جو اس حدیث مین گزرچکی ایمان کی یہہ تعریف فرمائی ہے کہ ایمان لائے تو اللہ و فرشتون و کتابون و رسولون و روز آخرت پر اور ایمان لائے تو خیر و شر قدر پر احسان کی تعریف یہہ کی ہے کہ عبادت کرے تو اللہ کی یون کہ گویا تو اللہ کو دیکھتا ہے اور اگر تو اوسکو نہین دیکھتا ہے تو وہ تو تجکو دیکھہ رہا ہے جبرئیل علیہ السلام نے ہر سوال کے جواب مین کہا تھا صدقت یعنی تمنے سچ کہا اسکو مسلم نے عمر بن خطاب سے روایت کیا ہے مراد احسان سے اخلاص ہے نیت و عمل مین یہہ سب تین عمل صالح ہوئے جن بغیر کوئی شخص مسلم مومن محسن نہین ہو سکتا ہے ضمام بن ثعلبہ نے حضرت کو قسم دیکر احکام خمسہ اسلام کو پوچھا تھا پھر کہا والذی بعثك بالحق لا ازید علیهن

ولا انقص منہن حضرت نے فرمایا لئن صدق لیدخلن الجنۃ اسکو شیخین و اہل سنن وغیرہم نے روایت کیا ہے دوسری حدیث طلحہ بن عبید اللہ مین ذکر ایک مرد نجدی کا آیا ہے کہ اوسنے نماز پنجگانہ وروزہ رمضان وزکوۃ کا حکم پوچھکر کہا لا ازید علی ھذا ولا انقص حضرت نے فرمایا افلح ان صدق او دخل الجنۃ ان صدق اخرجہ الستۃ الا الترمذی ابو داؤد کا لفظ یہہ ہے افلح واللہ ان صدق حدیث علی مرتضی مین مرفوعاً منجملہ مراتب ایمان کے یہہ بہی زیادہ کیا ہے کہ ایمان لاوے مرنے پر اور یقین کرے اوٹھنے پر بعد موت کے اخرجہ الترمذی سفیان بن عبد اللہ ثقفی کہتے ہین مینے حضرت سے کہا مجکو اسلام مین کوئی ایسی بات کہدو کہ پہر بعد آپکے مین کسی سے نہ پوچھون فرمایا قل آمنت باللہ ثم استقم اخرجہ مسلم **ف** حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ ایمان کچہہ اوپر ساٹھہ یا ستر شعبہ ہے اعلی یا ارفع یا افضل شعب کہنا لا الہ الا اللہ کا ہے اور ادنی اونکا دور کرنا اذی کا راہ سے اور حیا ایک شعبہ ہے ایمان کا رواہ الشیخان شعب ایمان کی تحدید وحصر مین تعیین اس عدد کی حوالہ علم شارع ہے بیہقی نے اسباب مین کتاب شعب الایمان ۹ مجلد ۷۷ باب مین لکہی ہے سراج قزوینی نے اسکا خلاصہ کیا تہا جسکی تلخیص پیشتر ہم کتاب روض خصیب مین لکہہ چکے ہین اسجگہہ ذکر اون شعب کا بطور فہرست لکہا جاتا ہے اسلئے کہ یہہ رسالہ بیان مین اعمال صالحہ کے ہے سارے اعمال صالحہ موقوف ہین صحت ایمان پر لہذا معلوم کرنا شعب ایمان کا ضرور ہوا ۱ ایمان لانا اللہ تعالے پر لقولہ سبحانہ والمومنون کل آمن باللہ حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے مجھکو حکم ملا ہے کہ مین لڑون لوگون سے یہانتک کہ لا الہ الا اللہ کہین جسنے یہہ کلمہ کہا اوسنے اپنی جان ومال کو مجھسے بچا لیا مگر حق سے اور حساب اوسکا اللہ پر ہے متفق علیہ مسلم کا لفظ یہہ ہے جو مرا اور وہ جانتا ہے کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ وہ جنت مین جاویگا

۲ ایمان لانا اللہ کے رسولون پر لقولہ والمومنون کل آمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ وقال تعالی یا ایھا الذین آمنوا آمنوا باللہ ورسولہ اگلی آیت سے سارے رسل مراد ہین اور اس آیت سے خاتم الرسل صلعم حدیث عمر بن خطاب مین بجواب جبرئیل علیہ السلام یون آیا ہے الایمان ان تومن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ ۳ ایمان لانا اللہ کے فرشتون پر دلیل اسکی آیت وحدیث مذکور ہے

انکار وجود ملائکہ کا کفر ہے ۴ ایمان لانا قرآن پر لقولہ تعالی آمنوا باللہ ورسولہ والکتاب الذی نزل علی رسولہ ۵ ایمان لانا خیر وشر قدر پر لقولہ تعالی قل کل من عند اللہ حدیث ابوہریرہ مین قصہ احتجاج آدم وموسی کا آیا ہے وہ دلیل ہے ثبوت قدر پر حدیث مین آیا ہے القدر خیرہ وشرہ من اللہ منکر قدر اسلام سے خارج ہوتا ہے ۶ ایمان لانا دن آخرت پر قال تعالی وقاتلوا الذین لا یومنون باللہ وبالیوم الآخر اس بارہ مین بے گنتی آیتین اور حدیثین آئی ہین ۷ ایمان لانا بعث پر بعد موت کے قال تعالی قل بلی وربی لتبعثن وقال تعالی ثم لیجمعنکم الی یوم القیامۃ لا ریب فیہ ۸ ایمان لانا حشر پر یعنی لوگ اپنی قبرون سے اوٹھکر طرف موقف کی جاوینگے قال تعالی انہم مبعوثون لیوم عظیم یوم یقوم الناس لرب العالمین ۹ ایمان لانا اسبات پر کہ مومنون کا گھر جنت ہے اور کافرون کا گھر دوزخ قال تعالی بلی من کسب سیئۃ واحاطت بہ خطیئتہ فاولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون والذین آمنوا وعملوا الصلحت اولئک اصحاب الجنۃ ہم فیہا خالدون حدیث مین آیا ہے کہ قبر مین مردہ پر صبح وشام اوسکا ٹھکانا جنت یا دوزخ سے عرض کرتے ہین رواہ الشیخان عن ابن عمر ۱۰ ایمان لانا اسبات پر کہ محبت اللہ عز وجل کی واجب ہے قال تعالی والذین آمنوا اشد حبا للہ حدیث انس مین مرفوعاً آیا ہے ثلث من کن فیہ وجد بہن حلاوۃ الایمان من کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواہما الحدیث ہمنے اس حدیث کے شرح مستقل لکھی ہے ۱۱ ایمان لانا اسبات پر کہ اللہ سے ڈرنا واجب ہے قال تعالی فلا تخافوہم وخافون ان کنتم مومنین اسباب مین اور بہت سی آیتین آئی ہین خوف والون کے لئے قرآن مین دو جنت کا وعدہ کیا ہے ۱۲ ایمان لانا اسبات پر کہ اللہ سے امید رکھنا واجب ہے قال تعالی یرجون رحمتہ ویخافون عذابہ حدیث جابر مین نزد مسلم کے آیا ہے لا یموتن احدکم الا وہو یحسن الظن باللہ صحیحین کا لفظ ابوہریرہ سے مرفوعاً یون ہے انا عند ظن عبدی بی ۱۳ ایمان لانا اسپر کہ توکل کرنا اللہ پر واجب ہے قال تعالی وعلی اللہ فلیتوکل المومنون وقال تعالی فتوکلوا ان کنتم مومنین حدیث ابن عباس مین آیا ہے کہ ستر ہزار آدمی اس امت کے بیحساب جنت مین جاوینگے اونکی صفت یہ ہے کہ وہ اپنے رب پر توکل یعنی بھروسا کرتے ہین۔ رواہ الشیخان ۱۴ ایمان لانا اسبات پر کہ محبت رسول خدا صلعم کی واجب ہے حدیث انس مین آیا ہے

لایومن احدکم حتی اکون احب الیه من والدہ وولدہ والناس اجمعین متفق علیه عمدہ علامت حب
رسول کی اتباع سنت رسول وکتاب مقبول ہے ۱۵ ایمان لانا تعظیم وتوقیر رسول صلعم پر قال تعالی
وتعزروہ وتوقروہ تفصیل اس اجمال کی کتاب شفاء قاضی عیاض سے معلوم ہوتی ہے مستخف حضرت
مرتد واجب القتل ہوجاتا ہے ۱۶ بخل کرنا آدمی کا اپنے دین پر یہانتک کہ آگ مین گرنا منظور ہو کفر کرنا منظور
نہو حدیث متفق علیه مین آیا ہے من کان ان یلقی فی النار احب الیه من ان یرجع الی الکفر مسلم کا لفظ
یہہ ہے حتی یکون دینه احب الیه اواعز من الدنیا ومافیها ۱۷ طلب کرنا علم یعنی معرفت خدا ورسول کا
قال تعالی انما یخشی الله من عبادہ العلماء فضائل علم واہل علم مین آیات عدیدہ واحادیث کثیرہ آئی
ہین مراد علم سے اسجگہہ علم کتاب عزیز وسنت مطہرہ ہے نہ فنون جہلۂ یونان جنکو لوگ حکماء کہتے ہین ۱۸ انشر کرنا
علم کا لقوله تعالی لتبیننه للناس ولا تکتمونه صحیحین مین آیا ہے کہ شاہد غائب کو پہونچادے اس حدیث پر جیسا
عمل اہل حدیث سے بنا ویسا دوسرونسے نہوسکا ولله الحمد ۱۹ تعظیم قرآن مجید بتعلم وتعلیم وحفظ حدود واحکام
وغیرہ قال تعالی لو انزلنا هذا القران علی جبل لرایته خاشعا متصدعا من خشیة الله وقال تعالی
انه لقران کریم فی کتاب مکنون لا یمسه الا المطهرون حدیث عثمان مین مرفوعًا آیا ہے افضل و
بہتر تم مین وہ شخص ہے جسنے قرآن سیکہا سکہایا رواہ البخاری ۲۰ طہارت کرنا جیسے وضو واسطے نماز کے
اسکا حکم قرآن وحدیث دونو مین آیا ہے نماز بغیر وضو کے قبول نہین ہوتی ہے طہور کو نصف ایمان فرمایا
ہے ۲۱ نماز پنجگانہ اسکا بیان خود اسی کتاب مین آئیگا الله نے قرآن پاک مین نماز کا نام ایمان رکہا ہے
۲۲ زکوٰۃ دینا ثبوت اسکا کتاب وسنت دونون سے ہے ۲۳ روزہ رکہنا رمضان کا اسکی بڑی فضیلت
آئی ہے ۲۴ اعتکاف کرنا لقوله تعالی والعاکفین والرکع السجود حدیث مین اعتکاف کرنا حضرت
کا عشرۂ اخیرہ رمضان مین ثابت ہے ۲۵ حج کرنا اسباب مین رسالہ ایضاح المحجه کافی ووافی ہے ۲۶ جہاد کرنا ہے
قال تعالی وجاهدوا فی الله حق جهادہ ۲۷ مرابطه فی سبیل الله قال تعالی ورابطوا حدیث مین
ایکدن کی رباط کو دنیا وما علیها سے بہتر فرمایا ہے رباط کہتے ہین حفاظت سرحد اسلام کو اور نیز انتظار نماز کو بعد
ایک نماز کے ۲۸ ثابت رہنا بمقابلہ دشمن اور نہ بہاگنا زحف سے قرآن وحدیث دونو مین ذکر اسکا آیا ہے ۲۹

دینا خمس کا امام یا عامل کو لقولہ واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول الخ ۳۰ آزاد کرنا
غلام کا واسطے اللہ کے قال تعالیٰ وما ادراک ما العقبۃ فک رقبۃ حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے من اعتق
رقبۃ اعتق اللہ بکل عضو منہا عضوا من النار حتی فرجہ بفرجہ رواہ الشیخان ۳۱ دینا کفارات
تقصیرات کا جو کتاب وسنت سے ثابت ہین جیسے کفارۂ قتل کفارۂ ظہار کفارۂ یمین کفارۂ مسیس بماہ رمضان
اور مثل انکے ۳۲ ایفاء کرنا عقود کا قال تعالیٰ اوفوا بالعقود وقال تعالیٰ یوفون بالنذر ۳۳ شمار
کرنا اللہ کی نعمتون کا اور ادا کرنا شکر کا قال تعالیٰ واما بنعمۃ ربک فحدث وقال تعالیٰ اشکروا لی
ولا تکفرون ۳۴ نگاہ رکھنا زبان کا کذب وغیبت ونمیمہ وفحش وغیرہ سے قرآن وسنت دلیل ہین
اس حفظ پر ۳۵ ادا کرنا امانات کا قال تعالیٰ ان اللہ یامرکم ان تودوا الامانات الی اھلہا حدیث
مین آیا ہے تو دیدے امانت اوسکی جسنے تجھکو امین کیا ہے رواہ الشیخان ۳۶ حرام جاننا قتل نفوس و
جنایات کا قرآن مین قتل مومن پر وعدہ تخلید نار کا آیا ہے حدیث مین قتال مومن کو کفر فرمایا ہے رواہ الشیخان
۳۷ حرام جاننا فروج کا اور پارسائی کرنا قال تعالیٰ یحفظوا فروجہم قران وحدیث مین مذمت زناکاری و
حرامکاری کی بہت آئی ہے ۳۸ روکنا ہاتھہ کا اموال محرمہ سے اسمین تحریم سرقہ وقطع طریق وا کل ربا واکل
رشا بہی داخل ہے قال تعالیٰ ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل اسباب مین ہمنے ایک رسالہ مستقل لکہا ہے
سعۃ المجال نام وہ جامع جملہ صور حلت وحرمت اموال ہے ۳۹ بچنا طعام وشراب حرام سے اسکا بیان
بہی رسالہ مذکور مین مفصل آیا ہے ۴۰ تحریم ملابس وزری واوانی ناجائزہ اسکا ذکر احادیث صحیحہ مین وارد ہے
۴۱ تحریم ملاعب وملاہی مخالفہ شریعت قال تعالیٰ وما عند اللہ خیر من اللہو ومن التجارۃ حدیث مین لعب
نرد سے نہی آئی ہے سارے کہیل تماشے حرام ہین الا ماشاء اللہ تعالیٰ ۴۲ میانہ روی کرنا نفقہ مین اور بچنا اسراف
وتبذیر سے قال تعالیٰ والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذلک قواما مسلم مین نہی آئی
ہے قیل وقال واضاعت مال والحاف سوال سے ۴۳ ترک کرنا غل وحسد وکینہ وبغض وغیرہ کا اسکا بیان رسالہ
قواطع الشبہین کیا گیا ہے ۴۴ حرام جاننا آبرو ریزی کا حدیث مین حکم جان ومال وآبرو کا ایکسا ہی فرمایا
ہے تینون مین دست اندازی کرنا حرام ہے ۴۵ اخلاص عمل کرنا واسطے اللہ کے بہ ترک ریا وسمعہ اسکی دلیل مقدمہ

رسالۂ ہذا مین گذر چکی ہے ۴۶ خوش ہونا حسنہ پر رنجیدہ ہونا سیئہ پر حدیث عمر مین آیا ہی من سرتہ حسنتہ وسائتہ سیئتہ فہو مومن رواہ ابو داؤد ۴۷ علاج کرنا ہر گناہ کا ساتھ توبہ کے لقولہ تعالیٰ توبوا
الی اللہ جمیعا حدیث مین آیا ہے حضرت نے فرمایا مین استغفار کرتا ہون ہر دن سو بار رواہ ابو داؤد اس باب
مین رسالہ محو الحوبہ نہایت جامع و مفید لکھا گیا ہے ۴۸ قربانی کرنا جیسی ہدی و اضحیہ و عقیقہ اسکا بیان کتب حدیث
مین مفصل آیا ہے ۴۹ بجا لانا حکم اولی الامر کا قال تعالیٰ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم
اسکا بیان رسالہ اکلیل الکرامہ مین شرح و بسط سے لکھا گیا ہے ۵۰ تمسک کرنا طریقہ جماعت کو قال تعالیٰ
واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا حدیث مین مفارق جماعت کی موت کو موت جاہلیت فرمایا ہی ۵۱
حکم کرنا درمیان لوگون کے انصاف سے قال تعالیٰ واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل اس باب
مین بہت سی حدیثین آئی ہین ۵۲ امر بمعروف نہی عن المنکر کرنا اسکا حکم قران و حدیث دونو مین بشد و مد
تمام آیا ہے یہہ کام منجملہ ارکان ایمان کے ہی ۵۳ مدد کرنا بر و تقوی پر لقولہ تعالیٰ وتعاونوا علی البر والتقوی
ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان حدیث انس مین نزدیک صحیحین کے آیا ہے تو مدد کر اپنے بہائی کی ظالم ہو یا
مظلوم الحدیث ظالم کی مدد یہ ہے کہ اوسکو ظلم سے روک دے ۵۴ حیا کرنا حدیث مین آیا ہے الحیاء شعبۃ
من الایمان دوسرا لفظ یہہ ہے دع فان الحیاء من الایمان ۵۵ نیکی کرنا ساتھ مان باپ کے قال تعالیٰ
وبالوالدین احسانا اسکی تاکید قران و حدیث مین بہت آئی ہے عقوق والدین سے جنت نہین ملتی —
۵۶ صلہ رحم کرنا قران مین قطع رحم پر لعنت آئی ہے اور حدیث مین صلہ رحم پر بسط رزق و درازی عمر کا وعدہ ہے
۵۷ حسن خلق اسمین کظم غیظ اور لین جانب و تواضع داخل ہے قال تعالیٰ انک لعلی خلق عظیم والکاظمین
الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین حدیث مین فضائل حسن خلق کے بہت آئے ہین میزان اعمال
مین سب سے زیادہ بھاری یہی عمل ہوگا ۵۸ احسان کرنا ساتھ ممالیک کے قال تعالیٰ وما ملکت ایمانکم حدیث
مین اسکی بہت تاکید آئی ہے ۵۹ ادا کرنا ممالیک کا حقوق سید کو حدیث مین آیا ہے کہ ایسے شخص کو دوبارہ اجر
ملیگا ۶۰ ادا کرنا حقوق اولاد و اہل کا جیسے تعلیم ولد قال تعالیٰ قوا انفسکم واھلیکم نارا حدیث مین
آیا ہے کہ طفل ہفت سالہ کو نماز پر قایم کرے اور دہ سالہ کو ترک نماز پر مارے ۶۱ مقاربت و مودت کرنا اہل دین سے

بافشاء سلام و مصافحہ اسباب مین احادیث آئی ہین ۶۲ رد سلام لقوله تعالی واذا حییتم بتحیة فحیوا
باحسن منها ۶۳ عیادت مریض کرنا یہہ ایک حق اسلام ہے منجملہ حقوق اہل اسلام کے ۶۴
نماز جنازہ پڑہنا اہل قبلہ پر یہہ بہی منجملہ حقوق مسلمین کے ہے اور اسکا بڑا اجر آیا ہے ۶۵ جواب دینا
چہینک کا اسکا ذکر حدیث ابو ہریرہ مین نزدیک مسلم کے آیا ہے ۶۶ دور رہنا کفار و مفسدین
سے اور غلظت کرنا اونپر اسکا ذکر کتاب اللہ مین موجود ہے ۶۷ اکرام کرنا ہمسایہ کا حقوق ہمسایہ
مین بڑی تاکید آئی ہے ۶۸ اکرام مہمان کا اسبارہ مین بہی بہت احادیث آئی ہین ۶۹ ستر
اہل ذنوب پر حدیث مین آیا ہے من ستر مسلما ستره الله یوم القیامة ۷۰ صبر کرنا مصائب پر اور
روکنا نفس کا لذات و شہوات سے قال تعالی استعینوا بالصبر والصلوة ۷۱ زہد کرنا دنیا
مین اور کوتاہ کرنا امید کا باب زہد بہت طویل ہے حدیث مین اسکی بہت تاکید آئی ہے ۷۲
غیرت کرنا اور مذاء کا چہوڑنا حدیث ابو سعید مین مرفوعاً آیا ہے الغیرة من الایمان والمذاء من
النفاق حلیمی نے کہا مذاء یہہ ہے کہ مرد و عورت کو جمع کر کے تنہا چہوڑ دے ۷۳ اعراض لغو سے
قال تعالی والذین هم عن اللغو معرضون والذین لا یشهدون الزور واذا مروا باللغو
مروا کراما لغو کہتے ہین باطل و لایعنی کو ۷۴ جود و سخا قال تعالی ومن یوق شح نفسه فاولئک
هم المفلحون ۷۵ رحم کرنا چہوٹے پر توقیر کرنا بڑے کی حدیث قسامت مین آیا ہے کبر کبر اس
بارہ مین اور بہت احادیث آئی ہین ۷۶ اصلاح ذات البین قال تعالی فاصلحوا بین اخویکم حدیث
مین آیا ہے مصلح کذاب نہین ہے ۷۷ دوست رکہنا واسطے برادر مسلمان کے اوس چیز کا جو اپنے لئے
دوست رکہے حدیث انس مین آیا ہے لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیه ما یحب لنفسه ف
اصل کتاب قزوینی مین نیچے ہر عدد کے چند چند آیات و احادیث اور بعض اشعار ذکر کئے ہین روض خصیب
مین تفصیل اوسکی مرقوم ہے اور شعب الایمان بیہقی تو شش مجلد کلان مین ہے قرآن و کتب سنت کے تتبع سے صدہا
آیات و احادیث دربارہ ہر ایک امر کے ان امور سے میسر آتی ہین وباللہ التوفیق حدیث انس مین مرفوعاً آیا ہے
کہ تین خصلتین ہین جس کسی شخص مین ہونگی وہ ایمان کا مزا پاویگا ایک وہ شخص جسکو اللہ و رسول دوستر ہین ماسواہما سے

دوسرا وہ شخص جسنے دوست رکہا کسی بندہ کو نہین دوستدار ہے یہ شخص اوسکا مگر واسطے اللہ کے تیسرا
وہ شخص جو مکروہ جانتا ہے عود کرنے کو کفر مین بعد اسکے کہ رہائی دی ہے اوسکو اللہ نے کفر سے جسطرح کہ
آگ مین گرنے کو مکروہ رکہتا ہے اخرجہ الخمسۃ الا ابا داؤد نسائی کی روایت مین اتنا اور آیا ہے
کہ ان تحب فی اللہ و تبغض فی اللہ ہمنے اس حدیث کی شرح اُردو مین مستقل لکہی ہے یہ تین عمل
صالح ہونے پہلی بات کا ذکر قرآن پاک مین یون آیا ہے والذین آمنوا اشد حبا للہ اور حدیث انس
مین مرفوعاً یون فرمایا ہے کہ مومن نہین ہوتا ہے کوئی شخص تم مین یہانتک کہ دوستر ہون مین اوسکو
اُسکے باپ اور بیٹے اور سارے لوگون سے اخرجہ الشیخان نسائی کا لفظ یہہ ہے کہ دوستر ہون
مین اوسکے مال و گہر والون سے اس محبت خدا و رسول کا معیار اتباع کامل کتاب و سنت ہے
بس بس ورنہ مدعی کاذب ہوگا دوسرا لفظ انس کا مرفوعاً یہہ ہے مومن نہین ہوتا ہے کوئی شخص
تم مین یہانتک کہ دوست رکہے واسطے اپنے بہائی کے وہ امر جو دوست رکہتا ہے واسطے اپنی جان کے
اخرجہ الخمسۃ الا ابا داؤد نسائی نے لفظ من الخیر زیادہ کیا ہے حدیث ابو امامہ مین مرفوعاً
کہا ہے جسنے دوست رکہا کسی کو اللہ کے لئے اور دشمن رکہا اوسکو واسطے اللہ کے اور دیا اللہ کے لئے
اور منع کیا اللہ کے لئے اوسنے اپنا ایمان کامل کر لیا اخرجہ ابو داؤد معلوم ہوا کہ کمال ایمان
یہہ ہے کہ حب و بغض و عطا و منع سب اللہ ہی کے لئے ہو نہ کسی اور وجہ سے اہل تقوی سے
محبت رکہے اہل فسق و فجور سے بغض رکہے صالح کو دے طالح کو نہ دے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع
یہہ ہے مسلمان وہ ہے جسکے ہاتہہ و زبان سے مسلمان لوگ سلامت رہین مومن وہ ہے جس سے
لوگ اپنے خون و مال پر امن مین ہون اخرجہ الترمذی والنسائی ابن عمر کا لفظ یہہ ہے مہاجر
وہ ہے جسنے چہوڑ دیا اللہ کے منہی عنہ کو اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی وھذا لفظ البخاری
دوسرا لفظ شیخین و نسائی کا یہہ ہے ایک آدمی نے کہا کونسا اسلام بہتر ہے ای رسول خدا فرمایا یہہ کہ
کہلائے تو کہانا اور سلام کرے تو ہر آشنا و بیگانہ پر ابو سعید خدری مرفوعاً کہتے ہین جب تم دیکہو کسی
شخص کو کہ وہ عادت رکہتا ہے مسجد کی تو گواہی دو اوسکے لئے ایمان کی اسلئے کہ اللہ فرماتا ہے

انما یعمر مساجد اللہ من اٰمن باللہ والیوم الاخر الآیة اخرجه الترمذی طارق اشجعی کا
لفظ یہہ ہے جسنے کہا لا الہ الا اللہ اور انکار کیا عبادت ماسوا اللہ کا تو حرام کردیتا ہے اللہ مال و
خون اوسکا اور حساب اوسکا اللہ پر ہے اخرجه مسلم معلوم ہوا کہ کلمۂ توحید دنیا میں عاصم
مال وجان ہوتا ہے پہر اگر سچے دلسے نہین کہا ہے تو اوسکا حساب کتاب قیامت کو اللہ سمجہہ لیگا وہ
جانے اور اللہ جانتے ہین اوسکے دل سے کچہہ کام نہین ہے ؞

باب۲ بیان مین اقرار بیعت کے

عبادہ بن صامت کہتے ہین ہم ہمراہ حضرت کے ایک مجلس مین تہے فرمایا تم لوگ بیعت نہین کرتے مجہسے
اسبات پر کہ شریک نکرو تم ساتہہ اللہ کے کسی شئے کو اور چوری و زنا نکرو اور کسی جان کو جسے اللہ
نے حرام کیا ہے قتل نکرو مگر حق سے دوسری روایت مین یون ہے اور قتل نکرو اپنی اولاد کو اور
بہتان نہ باندہو روبرو اپنے اور نافرمانی نکرو میری کسی اچہے کام مین جو کوئی اس بیعت کو وفا
کریگا اوسکا اجر اللہ پر ہے اور جسنے کوئی کام اُنہین سے کیا اور اللہ نے اوس گناہ کو اوسپر
مستور رکہا تو اوسکا اختیار اللہ کو ہے چاہے معاف کرے چاہے عذاب کرے ہمنے ان باتون
پر حضرت سے بیعت کی اخرجه الخمسة الا ابا داؤد نسائی نے اتنا اور زیادہ کیا ہے جسنے کوئی
کام کیا اُنہین سے پہر وہ دنیا مین پکڑا گیا تو یہہ اوسکے لئے کفارہ و طہور ہے تیسر الفظ ثلثہ و نسائی
کا یہہ ہے بیعت کی ہمنے حضرت سے سمع و طاعت پر عسر و یسر و منشط و مکرہ مین اور اسبات پر کہ ہم پر
اورونکو اختیار کیا جاوے اور ہم اہل امر سے نزاع نکرینگے اور جہان کہین ہونگے حق بات کہین گے اور
راہ خدا مین لومت لائم سے نڈرینگے حدیث عوف بن مالک مین ذکر بیعت کرنیکا عبادت خدا و عدم شرک
و بجا آوری نماز پنجگانہ و سمع و طاعت و عدم سوال شئے پر آیا ہے رواہ مسلم و ابو داؤد والنسائی
حدیث ابن عمر مین بابت اس بیعت کے قید استطاعت کی بہی لگائی ہے فرمایا فیما استطعتم حدیث امیمہ
بنت رقیقہ مین ذکر بیعت لینے کا زنان انصار سے عدم شرک و عدم سرقہ و زنا و عدم قتل اولاد و عدم

بہتان بندی کا آیا ہے اور یہہ فرمایا ہے فیما استطعتن واطقتن ہمنے کہا اللہ ورسول ہمپر ہماری
جان سے بہی زیادہ رحم فرماہین آؤ ہم تمسے بیعت کرین یعنی مصافحہ فرمایا مین عورتون سے مصافحہ
نہین کرتا ہون میرا کہنا ایک عورت سے ویسا ہی ہے جیسے کہ سو عورت سے کہنا اخرجہ مالک
والترمذی والنسائی عائشہ کہتی ہین حضرت نے کبہی کسی عورت کا ہات نہین چہوا یہی اقرار اوس سے
لیتے جب وہ اقرار کرلیتی فرماتے اذہبی فقد بایعتک رواہ الشیخان وابوداؤد یہہ حدیثین
دلیل ہین اسبات پر کہ طلب کرنا بیعت کا سنت ہے اور بیعت اقرار توحید وترک کبائر اور فعل معروف
پر ہوتی تہی اسطرحکی بیعت لینا اور بیعت کرنا مسنون ہے مقصود بیعت سے یہی اختیار تقوی وترک
بقوی ہوتا ہی نہ اور کچہہ اس بیعت کو بعد زمان نبوت کے اہل احسان یعنی اصحاب سلوک وعرفان نے
امت مین قایم رکہا وہ اور بیعت ہے جو خاص واسطے سمع وطاعت امام وقت کے ہوتی ہے وہ مخصوص
بائمہ اسلام ہے اور یہہ بیعت سارے اہل اسلام کے لئے عام ہے خواہ اہل علم سے کرین یا مشایخ سے
معلوم ہوا کہ بیعت کرنا ایک عمل صالح اور مقصود وشارع ہے وللہ الحمد

چو سایہ در قدم سرو سرفراز توام	مرید سلسلۂ گیسوئے دراز توام
نگاہ تست بآزادیش از دگران	غلام معتقد حسن امتیاز توام

باب اعتصام وتمسک کرنے کا ساتھہ کتاب وسنت کے

امام مالک کو یہہ بات پہنچی تہی کہ حضرت نے فرمایا ہے مینے تم مین دو چیزین چہوڑی ہین تم گمراہ نہوگے
جب تلک کہ تمسک کروگے تم ساتہہ اون دونون کے اللہ کی کتاب اور اوسکے رسول کی سنت حدیث
زید بن ارقم مین بجای سنت کے عترت کو فرمایا ہے مراد عترت سے اہلبیت رسالت ہین کیونکہ وہ سب سے
زیادہ سنت پر قائم تہے رواہ الترمذی بطولہ عرباض بن ساریہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ مین وصیت
کرتا ہون تمکو اللہ سے ڈرنے اور سننے اور ماننے کی اگرچہ غلام حبشی ہو جو کوئی جیے گا تم مین بعد میرے
وہ بہت اختلاف دیکہیگا سو لازم ہے تمپر سنت میری اور میرے خلفاء راشدین مہدیین کی تم

تمسک کرو ساتھہ اوس سنت کے اور دانتون سے پکڑو اوسکو اور بچو نوایجاد کامون سے کیونکہ
ہر محدث بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت ہے اخرجه ابوداؤد والترمذی ابوداؤد کا لفظ
مقدام بن معدیکرب سے یہہ ہے سُن رکھو مین دیا گیا ہون کتاب اور مثل اوسکے ساتھہ اوسکے ہے
یعنی میری سنت برابر کتاب کے ہے عمل کرنے مین مطلب یہہ کہ نری کتاب پر نہ جمو کہ سنت کو نمانو بلکہ کتاب
وسنت دونون پر چلو غرضکہ ان دونون کو اصل دین ٹھیرایا ہے فقہا نے اجماع وقیاس کو اور ٹہرایا ہے
سوا اجماع اگرچہ ممکن ہے لکن وجود اوسکا دشوار ہے اسی لئے امام اہل سنت احمد بن حنبل رح قائل اجماع کے
نہین ہین اور قیاس جب ہوتا ہے کہ نص موجود نہو سو ادلہ خاص وعمومات کتاب وسنت واسطے
احکام حوادث کے قیامت تک کافی وافی ہین پہلے آدمی اوامر ونواہی کتاب وسنت پر تو پورا پورا
چل لے پھر کہین اجماع وقیاس کا نام لے دین مین اہم فالاہم امثل فالامثل مقدم کیا جاتا ہے حدیث
ابو موسی اشعری مین حضرت نے بابت عمل بالسنت کے تین طرح کے آدمی بتائے ہین فرمایا جو ہدی
وعلم الله نے مجکو دیکر بھیجا ہے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے زمین پر پانی برسا ایک قطعہ زمین نے وہ پانی
لیکر گہاس اور بہت سا سبزہ اوگایا ایک قطعہ نے فقط اوس پانی کو روک رکہا الله نے لوگون کو
اوس سے نفع دیا اونہون نے پیا پلایا کہیتی کی ایک قطعہ نے نہ پانی روکا نہ کچہہ اوگایا یہہ مثال ہے
اوس شخص کی جو الله کے دین مین سمجہہ دار ہوا اور اوسکو ہدی وعلم نے نفع دیا اوسنے سیکہا سکہایا اور یہہ مثال اوسکی
مثال ہے اوس شخص کی جسنے سر سے اوسطرف سر ہی نہ اوٹہایا اور الله کی ہدایت کو قبول نہ کیا اخرجه الشیخان
پہلی مثال عالم عامل کی ہے دوسری مثال عالم معلم کی تیسری مثال شخص جاہل کی یہہ بہی معلوم ہوا کہ
ہدایت وعلم سنت مین ہے اوسی پر چلے اوسیکو سیکہے سکہاوے جو کوئی اوسکے ساتھہ تمسک نہین کرتا ہے
وہ جاہل ہے نہ متمسک مار ہے نہ منبت کلاء ابن مسعود کہتے ہین احسن حدیث کتاب الله ہے اور احسن ہدی
ہدی محمد صلعم اور شر امور محدثات ہین اور جو وعدہ تم کو ملا ہے وہ آنیوالا ہے تم کچہہ اوسکو عاجز کرنیوالے نہین ہو
رواہ البخاری عائشہ کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد
اخرجه الشیخان وابوداؤد دوسرا لفظ یون ہے من عمل عملا لیس علیه امرنا فهو رد یہہ

حدیث دلیل ہے عدم تقسیم بدع پر اسکی تقریر نیل الاوطار مین مرقوم ہے جتنی حدیثین تاکید جماعت اور تحذیر
تفریق و اجتناب بدع مین آئی ہین سب دلیلین ہین اتباع و اشیار سنت پر ابوذر کا لفظ مرفوع یہہ ہے
جسنے چھوڑا جماعت کو ایک بالشت اوسنے نکالا ربقۂ اسلام کو اپنی گلی سے رواہ ابوداؤد مراد جماعت
سے جماعت اہل سنت ہے سنت سے مراد حدیث ہے یعنی گروہ اہل حدیث سے ذرا سا بہی الگ ہونا گویا
اسلام سے خارج ہونا ہے علی مرتضی کہتے ہین تم حکم کرو جسطرح کہ تم حکم کرتے تہے مین خلاف کو مکروہ رکہتا ہون
تا کہ لوگ جماعت ہو جاوین یا مین مرجاؤن جسطرح کہ میرے یار مرگئے ۔ انس کہتے ہین مین کوئی وہ چیز نہین
دیکہتا جو کہ زمانۂ حضرت مین تہی کہا نماز کہا کیا تمنے اوسمین وہ نہین کیا جو کیا رواہما البخاری والترمذی
یعنی اب تمہاری نماز بہی اوس رنگ ڈہنگ سے باقی نہین رہی جسطرح کہ زمانۂ حضرت مین پڑہی جاتی
تہی کسی اور شئی کا تو کیا ذکر ہے سو جبکہ بعد حضرت کے زمانہ صحابہ مین ایسا تغیر ہو چلا تہا تو اسوقت کے
تغیر حال و قال کا انکار کرنا محض جہل ہے طریقۂ سلف سے ابوہریرہ نے قرادت قران کو میراث حضرت
کہا ہے مطلب یہہ کہ قران پر جب ہی عمل ہوگا کہ قران پڑہا جاوے بے پڑہے اوسکا حکم کیونکر معلوم
ہو سکتا ہے اسیلئے ابن عباس کہتے ہین جسنے قران سیکہا پہر قران کا اتباع کیا تو اللہ اوسکو دنیا مین
ضلالت کے عوض ہدایت دیگا آخرت مین سوء حساب سے بچائیگا ابن مسعود نے کہا ہے جسکو سنت پر
چلنا ہو وہ مُردون کی راہ پر چلے زندہ فتنہ سے امن مین نہین ہوتا ہے وہ مُردے اصحاب محمد صلعم ہین
وہ سب ہدایت مستقیم پر تہے الحدیث عمر بن خطاب نے کہا تم چہوڑے گئے ہو کہلے رستہ پر جسکی رات مثل
دن کے ہے تم قائم رہو کتاب مین دین پر اعراب و غلمان کے علی مرتضی کا لفظ یہہ ہے تم چہوڑے گئے ہو
رستہ پر جسکی راہ ام الکتاب ہے رواہما رزین یہہ سارے اخبار و آثار بآواز بلند پکارتے ہین کہ اس
راہ پر چلو جو راہ کتاب و سنت کی ہے اور جس طریق پر اگلی امت یعنی صحابہ گذر گئے ہین زندہ لوگونکی تازہ
چال ڈہال پر نچلو کہ وہ فتنہ سے مامون نہین ہین **ف** ــــــ ایک گر اتباع کتاب و سنت کا میانہ
روی ہے عمل مین حدیث ابن عباس مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہر عامل کو حرص ہوتی ہے ہر حرص
مین فتور ہوتا ہے سو جسکی فترت میری سنت کیطرف ہوئی اوسنے راہ پائی جو چوک گیا وہ گمراہ ہوا دوسرا

بلفظ ابو ہریرہ کا مرفوعًا یہہ ہے خیر الامور اوساطہا رواہما رزین معلوم ہوا کہ عبادت مین اوتنی ہی
ریاضت کرے جتنی سنت سے ثابت ہے راہب نہ بنجائے کہ بدعت مین پڑجائے بلکہ جسطرح عزیمت پر عمل
کرتا ہے اسیطرح رخصت پر بہی عمل کرے حدیث انس مین آیا ہے تین آدمی پاس بعض ازواج حضرت کے
آئے تہے حضرت کی عبادت کا حال پوچہا جب سُنا تو اوسکو قلیل جانا کہا کہان ہم اور کہان حضرت اللہ نے
اونکی تو سارے اگلے پچہلے گناہ بخشدئے ہین ایک نے کہا مین ساری رات نماز پڑہتا ہون دوسرے نے کہا مین
ساری عمر روزہ رکہتا ہون تیسرے نے کہا مین عورتون سے کنارہ کش رہتا ہون بیاہ نہین کرتا اتنے مین
حضرت آگئے فرمایا تم ہی نے یہہ سب کچہہ کہا سنو اللہ کی قسم ہے مین تم مین بڑا اوس سے ڈرنے والا اور تقوی کرنیوالا ہون
اللہ سے لکن مین روزہ رکہتا ہون افطار کرتا ہون نماز پڑہتا ہون سوتا ہون عورتون سے بیاہ کرتا ہون
سو جو کوئی بے رغبت ہے میری سنت سے وہ مجہسے نہین ہے اخرجہ الشیخان والنسائی اس باب مین اور
بہت سی حدیثین آئی ہین سب دلیل ہین اقتصاد فی العمل پر حدیث سہل بن ابو امامہ مین آیا ہے حضرت نے
فرمایا تم سختی نکرو اپنی جانون پر کہ سختی کیجاوے تمپر ایک قوم نے سختی کی اپنی جانون پر اونپر سختی کیگئی یہہ
ہین بقایا اونکے صومعون اور دیار مین رہبانیۃ ابتدعوہا ما کتبناہا علیہم اخرجہ ابوداؤد عائشہ کا لفظ
یہہ ہے تم وہ اعمال لازم پکڑو جنکی طاقت رکہتے ہو اللہ ملول نہین ہوتا یہانتک کہ تمہی ملول ہو احب دین
طرف حضرت کے وہ تہا جسپر صاحب دین مداومت کرے اخرجہ الثلثۃ والنسائی یعنی اوس عمل کثیر سے
جسپر دوام نہو سکے وہ عمل قلیل بہتر ہے جسپر دوام ہو سکے اسیلئے یہہ کہا ہے کہ الاستقامۃ فوق الکرامۃ یہی وجہ
ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے ویسی ریاضات شاقہ و عبادات شدیدہ منقول نہین ہین جیسے مشایخ و صوفیہ
سے منقول ہین حالانکہ صحابہ باتفاق امت افضل امت ہین اونکی بڑی عبادت یہی صلوۃ و صوم و
زکوۃ و حج و جہاد و تلاوت قران و نماز تہجد و تسبیح و تکبیر و تحمید تہی پس بس عقود فاسدہ بیوع سے
بچتے تہے کبائر و ذنوب سے محترز رہتے تہے اسلئے اونکا عمل بوجہ اخلاص و صواب کے دوسرونکی عبادات
سے بمراتب اعلی و اکمل تہا اکل حلال صدق مقال اونکا بانا تہا سو جو کوئی اونکی سی عبادات و تقاوت
پر اکتفا کرتا ہے وہ اوس شیخ مرتاض اور عابد کامل سے جو مخلص تائب طاعم الحلال صادق المقال نہین ہے

بدرجہا افضل ہے اخلاص سے مراد یہہ ہے کہ عبادت خالص اوس ذات وحدہٗ لاشریک لہ کے لئے ہو نہ ترک کا رائحہ بھی آنے نپاوے صواب سے مراد یہہ ہے کہ وہ عمل مطابق سنت صحیحہ مطہرہ کے ہو بدعت کی ہوا تک اوسکو لگنے نپاوے اکل حلال سے یہہ مراد ہے کہ جو عقود فاسدہ و وجوہ ناجائزہ کسب مال کی ہین اُنسے بچے صدق مقال سے یہہ مراد ہے کہ دروغ و تہمت و افترا و بہتان و غیبت وغیرہ ذنوب زبان سے محفوظ رہے جب یہ حالت کسی مسلمان پر طاری ہو جاتی ہے اور اوسپر استقامت اوسکو نصیب ہوتی ہے تو وہ مومن کامل محسن صادق مسلم واثق سمجھا جاتا ہے اور لایق اسکے ہو جاتا ہے کہ اللہ کے سارے وعدے اوسکے حق مین پورے وفا ہون اللھم ارزقنا

باب ۴ - امانت کا

اس عمل صالح کا شریعت حقہ مین بڑا اہتمام ہے ادا امانت کی بڑی تاکید ہے حدیث طویل حذیفہ بن الیمان مین مرفوعاً ذکر رفع امانت کا یون آیا ہے کہ آدمی سوویگا امانت اوسکے دل سے قبض کرلیجاویگی یہانتک کہ لوگ لین دین کرینگے ایک بھی امانت ادا نکریگا تا آنکہ یون کہا جاویگا کہ فلان قبیلہ مین ایک مرد امین ہے الحدیث رواہ الشیخان والترمذی ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین جب امانت ضایع ہوجاوے تو انتظار قیامت کا کرو پوچھا کیونکر ضایع ہوگی فرمایا جب حکم نا اہل کو دیا جاویگا اخرجہ البخاری یعنی ایسے لوگ حاکم ہون جو لیاقت حکمرانی کی نہین رکھتے ہین سو جب سے کہ اسلام غریب ہوگیا ہے تب سے ایسے ہی لوگ حاکم رہگئے ہین جو کہ لکع بن لکع ہین ع

غلط است اینکہ ہمہ اہل دول بے دردانند	ہر کرا دیدم ازین طائفہ آزاری داشت

مطلب یہہ ہے کہ امیر راعی ہوتا ہے بیت المال مین حقوق سارے اہل اسلام کے ہوتے ہین یہہ سب اللہ کا مال ہے جو ان امراء و رؤسا کے پاس امانت رکہا گیا ہے انکو چاہیے کہ اوسکو مصالح مسلمین مین صرف کرین رعیت نوازی اختیار کرین سو یہہ بات تو وہ کرتے نہین ہین اس مال امانت کو اپنی ملک سمجھکر اپنی جان پر غیر مصارف جائزہ مین صرف کرتے ہین گویا انکی میراث ہے اور وہ سارا مال انکے عیش و آرام و حشم و خدم و فسق و فجور مین صرف کرنے کے لئے دیا گیا ہے یہہ لوگ اوس مال کے خائن ہین دوسرا لفظ ابوہریرہ کا مرفوعاً

یہہ ہے تو وے امانت اوسکو جسنے تیرے پاس امانت رکھی ہے اور خیانت نکر اوسکی جسنے تیری خیانت کی ہے
اخرجہ ابوداؤد والترمذی آبو موسی کا لفظ یہہ ہے خازن مسلم امین جو دیتا ہے وہ جسکا اوسکو حکم
دیا گیا ہے بہر پور خوشدل ہو کر تو وہ بہی ایک متصدق ہے اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی یعنی جسکو کسی
امیر نے حکم دیا کہ تو اتنا مال فلان شخص کو دیدے اور اوسنے بدون خیانت کے وہ مال یا شئے اوسکو دیدی تو
وہ بہی مثل اوس امیر کے اجر صدقہ دہی کا پاتا ہے بوجہ اس امانت کے **ف** آمانت کچہ مال
ہی میں نہیں ہوتی ہے بلکہ سارے اعمال دین امانت ہین جیسے نماز روزہ زکوۃ حج تلاوت قرآن وغیرہ
عبادات جب کوئی عمل مطابق اپنے ارکان وشروط کے ادا نہیں ہوتا ہے تو عامل خائن ٹہیر جاتا ہے اور وہ عمل
برباد ہو جاتا ہے اللہ نے اس امانت کو آسمان زمین پہاڑون پر عرض کیا تہا سب کے سب ڈر گئے
کسی نے اوس بوجہہ کو نہ اوٹہایا مگر انسان نے یہہ بڑا ظالم بڑا جاہل نکلا ۵

آسمان بار امانت نتوانست کشید	قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

آنکہہ کی امانت یہہ ہے کہ نادیدنی نہ دیکہے کان کی امانت یہہ ہے کہ ناشنیدنی نسنے زبان کی امانت یہہ ہے
ناگفتنی نکہے ہاتہہ کی امانت یہہ ہے کہ ناگرفتنی نہ پکڑے پاؤن کی امانت یہہ ہے کہ راہ نارفتنی نچلے دل کی
امانت یہہ ہے کہ ذنوب قلب مین مبتلا نہو یہہ ۴۶ گناہ ہین اعضا کی امانت یہہ ہے کہ کبائر جوارح سے بچے
یہہ ۱۰۸ گناہ ہین شرمگاہ کی امانت یہہ ہے کہ آثام سے اس عضو کے محفوظ رہے اسکے مقابلہ مین حسنات دل
واعضا کے ہین جنکا بیان مطاوی فحاوی اس کتاب مین آویگا۔

باب ۵ بیان مین امر معروف و نہی عن المنکر کے

طارق بن شہاب کہتے ہین سب سے پہلے جسنے خطبہ عید کا قبل نماز کے پڑہا مروان ہے ایک آدمی نے کہڑے ہو کر کہا
نماز قبل خطبہ کے ہوتی ہے مروان نے کہا اب وہ بات گئی آبو سعید خدری بولے اس شخص نے جو بات اسکے
ذمہ پر تہی ادا کردی یعنی نہی عن المنکر مینے حضرت کو سنا فرماتے تہے جو کوئی دیکہے تم مین کسی منکر کو اوسکو
چاہیئے کہ تغیر کردے اوسکو اپنے ہاتہہ سے اگر نکر سکے تو زبان سے اگر یہہ بہی نکر سکے تو دل سے یہہ ضعف ایمان ہے

اخرجه الخمسة الا البخاری وھذا لفظ مسلم ترمذی کا لفظ یہہ ہے ایک مرد نے کہڑے ہو کر کہا یا مروان
خالفت السنة ابو داؤد کا لفظ یہہ ہے کہ اوس مرد نے کہا نکالا تو نے منبر دن عید کے اور نکالا نہین جاتا تہا
اسدن اور شروع کیا تو نے خطبہ قبل نماز کے انتہی معلوم ہوا کہ جو امر خلاف سنت ہے وہ منکر ہوتا ہے اگرچہ ادنی
مخالفت کیون نہو کیونکہ نماز جمعہ مین منبر کا ہونا اور عیدین مین خطبہ کا پڑہنا ثابت تہا لکن فقط تغیر ہیئت کو اوس
مرد او ر ابو سعید خدری نے منکر سمجھکر انکار کیا اور نہی عن المنکر فرمائی پہر ایسے امر کے منکر ہونے مین کیا گفتگو
ہے جسکی کچھہ بہی اصل شرع مین ثابت نہو اور سلف مین اوسکا نظیر پایا نجاوے جیسے اکثر بدعات حسنہ حالانکہ نظیر
فعل مروان کا ثابت تہا مگر صحابہ نے اوسپر انکار کیا اور اوسکو منکر سمجہا اس حدیث مین امر معروف نہی عن المنکر
کو بصیغۂ امر فرمایا ہے یہہ دلیل ہے اسکے وجوب پر اور یہہ کام اعظم اعمال صالحہ سے ہے بلکہ ایک رکن عظیم ہے
ارکان دین مبین سے اور اوسکے تین درجہ مقرر کیے ہین پہلا درجہ کام ہے امراء کا دوسرا درجہ کام ہے علماء
کا تیسرا درجہ کام ہے عوام کا اور یہہ درجہ اضعف درجات ایمان ہے پہر اگر کوئی پہلا درجہ یا دوسرا درجہ بجا لاوے
تو اوسکا مرتبہ نزدیک اللہ کے بہت بڑا ہوگا یہہ تین درجے اسی لئے مقرر ہوئے ہین کہ جہان امکان تغیر منکر کا ہاتھہ
اور زبان سے نہو بلکہ خوف نقصان جان یا مال یا آبرو کا ہو تو اتنا تو ضرور ہے کہ دل سے اوس منکر پر انکار کرے
اسیلئے حدیث ابن مسعود مین مرفوعا آیا ہے نہین بہیجا اللہ نے کوئی نبی کسی امت مین پہلے مجہسے مگر اوسکے حواری
تہے یعنی دوست خالص اور اصحاب تہے یعنی یار جانی اوسکی امت مین سے جو اوس نبی کی سنت کو پکڑے
رہتے اور اوسکے امر کی اقتدا کرتے پہر اوسکے بعد ایسے خلف آئے جو نہین کرتے وہ بات جسکو کہتے ہین اور وہ کام
کرتے ہین جسکا اونکو حکم نہین ہے یعنی سنت کو چہوڑ کر بدعت بجا لاتے ہین یا معروف چہوڑ کر منکرات کے
مرتکب ہوتی ہین سو جو کوئی جہاد کرے گا اونسے اپنے ہاتھہ سے وہ مومن ہے اور جسنے جہاد کیا اونسے اپنی زبان
سے وہ مومن ہے اور جسنے جہاد کیا اونسے اپنے دل سے وہ مومن ہے اسکے پیچھے ایمان سے برابر ایک دانہ
رائی کے بہی کچھہ نہین ہے اخرجہ مسلم معلوم ہوا کہ اگر دل سے بہی انکار منکر کا نکیا تو بالکل ایمان جاتا رہا
ہجرت نبوت سے پانسو برس تک ہاتھہ سے تغیر کرنیکا رواج تہا اسلئے کہ اسلام غالب تہا پانسو برس تک بعد اوسکے
زمانہ تغیر کا زبان سے رہا اسلئے کہ اسلام غریب ہو گیا تہا اب تین سو برس سے فقط زمانہ انکار کا دل سے رہگیا ہے

اسلئے کہ ہاتھہ و زبان کے چلنے مین جان آبرو مال کا نقصان ہوتا ہے لیکن فی الحال یہہ مرتبہ اضعف الایمان بہی نظر نہین آتا ہے کیونکہ اسلام بالکل ضعیف ہو گیا ہے بعض اہل علم نے کہا ہے پیش ازین علما را عمل بودے و قول نہ بعد ازان ہم عمل داشتندی و ہم قول اکنون ہمہ قول است و ہیچ عمل نہ زود باشد کہ ازین صورت نیز برگردند نہ عمل ماند نہ قول انتہی یہہ پیشین گوئی ہن قائل کی اب اس زمانہ مین ظاہر ہوئی کیونکہ دل کا انکار بہی ایک عمل تہا اب وہ بہی نرہا ف

آگ تہے ابتداء عشق مین ہم		اب ہوئے خاک انتہا ہے یہہ	

اب تو ہر معروف منکر اور ہر منکر معروف ہو گیا ہے دلکا انکار کہان بلکہ فوت منکر پر دل کو ایک سخت رنج ہوتا ہے معروف کہان ہر معروف مجہول ہو کر نسیًا منسیًا بنگیا ہے انا للہ جو کام انجام کو علماء بنی اسرائیل سے ہوا تہا وہ بحکم حدیث لتتبعن سنن من کان قبلکم اب شعار و دثار اس امت کا ٹہیر گیا ہے ابن مسعود کہتے ہین جب بنی اسرائیل معاصی مین گرے علماء نے اونکو نہی کی وہ باز نہ آئے تب علماء اونکے ہم مجلس ہم نوالہ ہم پیالہ بنے اللہ نے بعض کے دل بعض پر مارے اور اونکو زبان داؤد علیہ السلام پر لعنت کی اخرجہ ابو داؤد والترمذی حدیفہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہے جان میری تم کرو امر بمعروف و نہی عن المنکر ورنہ قریب ہے کہ اللہ تمپر عقاب بہیجیگا پہر تم دعا کروگے تو اللہ قبول نکریگا اخرجہ الترمذی یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ پر آشوب مین اثر دعا کا نظر نہین آتا الا ماشاء اللہ ابو سعید کا لفظ مرفوع یون ہے بڑا جہاد کہنا ہے انصاف کی بات کا سامنے پادشاہ ظالم کے اخرجہ ابو داؤد والترمذی سلطان محمد تغلق پادشاہ نے ایک عالم سے کہا تہا کہ تم ہمکو محمد عادل کہا کرو اونہون نے کہا مین ظالم کو عادل نہین کہتا اسپر پادشاہ نے اونکو بالائے قلعہ سے زیر قلعہ گرا دیا وہ مرگئے امر بمعروف و نہی عن المنکر کرنیوالے ایسے ہوتے تہے ف ہمنے شرائط اس عمل صالح کے دوسرے رسائل اردو فارسی عربی مین مفصل لکہے ہین اسلئے اسجگہہ مکرر سہ کر رلکہنا ضرور نہین سمجہا یہہ حکم جسطرح احادیث مین آیا ہے اسیطرح کتاب اللہ سے ثابت ہے

باب اعتکاف کا

عائشہ کہتی ہین حضرت عشرۂ آخر رمضان مین اعتکاف کیا کرتے تہے یہانتک کہ اللہ نے اونکو وفات دی

اور فرماتے تہے قصد کرو شب قدر کا عشرہ اخر رمضان مین رواہ الشیخان ابن عمر کہتے ہین عمر نے جاہلیت مین
نذر مانی تہی کہ ایک رات مسجد حرام مین اعتکاف کرینگے حضرت سے پوچہا فرمایا اوف بنذرک اخرجہ الخمسۃ
یعنی اپنی نذر وفا کر معلوم ہوا کہ اعتکاف کرنا ایک عمل صالح ہے یہہ عمل رمضان مین افضل تر ہوتا ہے خصوصاً اخیر دہائی مین
پہر جو شخص تمام عمر کسی مسجد یا بیت الحرام مین واسطے عبادت کے بیٹہہ رہا ہے اوسکے اجر کا کیا پوچہنا ہے

گرا و ماغ کہ از کوئے یار برخیزد	نشستہ ایم کہ از ما غبار برخیزد
اسی تقریب اوس گلی مین رہے	منتین ہین شکستہ پائی کی

باب احیاء موات کا

زندہ کرنا زمین مردہ کا عمل صالح ہے عائشہ نے مرفوعاً کہا ہے جسنے آباد کی زمین واسطے کسی کے تو وہ احق ہے
ساتہہ اوس زمین کے عروہ بن زبیر کہتے ہین عمر نے اپنی خلافت مین یہی حکم دیا تہا رواہ البخاری دوسرا لفظ
عروہ کا مرفوعاً یہہ ہے جسنے زندہ کیا زمین مردہ کو پس وہ زمین اوسکی ہے رگ ظالم کا اوس مین کچہہ حق نہین اخرجہ الخمسۃ
الا النسائی ابو داؤد کا لفظ یہہ ہے عروہ نے کہا مین گواہ ہون کہ حضرت نے یہہ حکم دیا ہے کہ زمین اللہ کی
زمین ہے اور سب بندے اللہ کے بندے ہین جسنے زندہ کیا کسی زمین مردہ کو تو وہ احق ہے ساتہہ اوسکے
جاءنا بھذا عن النبی صلعم الذی جاءنا بالصلوات عنہ

باب نام و کنیت کا

اچہا نام رکہنا عمل صالح ہے حدیث ابو الدرداء مین مرفوعاً آیا ہے تم پکارے جاؤگے دن قیامت کو اپنے
اور تمہارے باپون کے نام سے اسلئے تم اچہے نام رکہو اخرجہ ابوداؤد مثلاً یون کہین گے اے صدیق بن
حسن آطرف اللہ کی مغفرت و رحمت کی ابن عمر کا لفظ یہہ ہے حضرت نے فرمایا بہت محبوب نام اللہ کو
عبداللہ و عبدالرحمن ہے اخرجہ مسلم و ابوداؤد و الترمذی ابو وہب جشمی کا لفظ مرفوع یون ہے
تم نام رکہو پیغمبرون کے نام پر اصدق اسماء حارث و ہمام ہے اور اقبح اسماء حرب و مرہ رواہ ابوداؤد

لفظ مبارک اللہ علم ذات ہے اور لفظ رحمن صفت خاص اسلئے اضافت عبدیت کی طرف ان دونون لفظ کی احب الی اللہ ہے کیونکہ اسمین اثبات ہے توحید خالص و عبدیت خاص کا اسیطرح جس نام مین لفظ عبد ہوتا ہے وہ بقیہ اسماء سے بہتر ہے اضافت عبد کیطرف سارے اسماء حسنیٰ کی محبوب ہوتی ہے بدترین اسماء وہ نام ہین جنمین اسناد طرف غیر اللہ کے ہوتی ہے یا ترکیہ نفس کا نکلتا ہے حضرت نے علی مرتضیٰ کو زمین مسجد پر لیٹا ہوا پاکر فرمایا تھا قم یا ابا تراب اوس دن سے وہ اس کنیت کو بہت محبوب رکھتے تھے رواہ الشیخان عن سہل الساعدی اسلئے کہ اسمین خاکساری نکلتی ہے ؀

دیکھا تو خاکساری ہی عالیمقام ہے	جون جون بلند ہم ہوئے پستی نظر پڑی

باب ۹ - امل کا

قصر امل ایک عمل صالح ہے انس کہتے ہین حضرت نے ایک خط کہینچا اور فرمایا یہہ انسان ہے پہر اوسکے پہلو مین ایک اور خط کہینچا اور فرمایا یہہ اوسکی اجل ہے پہر ایک اور خط اوس سے ذرا دور تر کہینچا کہا اوسکی امل ہے یعنی امید اس درمیان مین کہ انسان اسطرح پر تہا کہ وہ خط جو اقرب ہے وہ آگیا اخرجہ البخاری والترمذی یعنی امید پوری نہونے پائی تہی کہ موت نے آپکڑا ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ ✤ ابن عمر کہتے ہین حضرت نے میرے دونون دوش پکڑکر فرمایا رہ دنیا مین گویا تو غریب ہے یا راہ گذر ابن عمر کہا کرتے تہے جب شام کرے تو منتظر صبح کا نرہ اور جب صبح کرے تو منتظر شام کا نرہ اپنی صحت سے کچھہ مرض کے لئے اپنی زندگی سے کچھہ مرنیکے لئے لے اخرجہ البخاری ترمذی نے بعد لفظ رہگذر کے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ گن اپنی جان کو قبر والون مین بریدہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے تم جانتے ہو کہ اسکی اور اوسکی کیا مثل ہے دو سنگریزہ پہینک کر فرمایا یہہ امل ہے یہہ اجل ہے رواہ الترمذی ؀

مقصود کو تو دیکھین کب تک پہنچتے ہین ہم	بالفعل اب ارادہ تا گور ہے ہمارا

ف ابوہریرہ مرفوعا کہتے ہین عذر کرلیا اللہ نے طرف اوس شخص کے جسکی اجل کو تاخیر دی یہانتک کہ پہونچادہ ساٹھہ برس کو رواہ البخاری ترمذی کا لفظ یہہ ہے کہ عمرین میری امت کی درمیان ساٹھہ ستر

برس کے ہین بہت کم اونمین وہ ہے جو تجاوز کرتا ہے اس سے رزین کا لفظ یہہ ہے معترک منایا یعنی گرمی ہنگامہ مرگ مابین شصت تا ہفتاد سال ہے اور جسکی اجل مین اللہ نے چالیس سال تک تاخیر دی اللہ نے اوسکا عذر دور کردیا یعنی باوجود اس طول عمر کے بہی اگر وہ تائب وراجع نہین ہوا تو اب کوئی حجت اوسکے لئے واسطے نجات کے عذاب وعقاب آلہی سے باقی نرہی چاہیئے تو یہہ تہا کہ ابتداء عمر ہی سے خائف وراجی ہوتا جسطرح کہ شاعر نے کہا ہے

توبہ از بادہ در آغاز جوانی کردم	اول مستئی من بود کہ ہشیار شدم

لکن اگر بمقتضای حدیث الشباب شعبة من الجنون اول عمر مین بہول چوک ہو گئی ہو تو اب آخر عمر مین اوسکا تدارک کرلے اول وقت اس تدارک کا عمر چہل سالہ ہے کما قیل ؎

چہل سال عمر عزیزت گذشت	مزاج تو از حال طفلی نگشت

عالمگیر بادشاہ نے اپنے فرزند کو ناصحانہ لکہا تہا سن شریف چہل وشش نازم باین ریش وفش یعنی اب بعد اس عمر کے کون وقت تمہارے کہیل کود کا ہے پہر اگر شامت عمل وطول آمل سے اس عمر چہل سالہ مین آنکہ نہ کہلی تو عمر پنجاہ سالہ مین تو ضرور ہے درک مافات کرے ؎

ایکہ پنجاہ رفت ودر خوابے	مگر این پنج روز دریابے

کیونکہ جب پچاس برس سے آگے بڑہا تو ساٹہہ برس کو پہونچکر یا تو مرہی جاویگا یا ستر تک پہنچتے پہنچتے معترک منایا بندیگا اس سے زیادہ امید حیات کی نرکہے کیونکہ تجاوز ستر سے بہت کمتر ہوا کرتا ہے پہر اس پیرانہ سالی مین بہی اگر توفیق انابت کی نہوئی تو سمجہو کہ بڑی کمبختی ہے ؎

حساب پاک ہو روز شمار مین تو عجب ؎	گناہ اتنے ہین میرے کہ کچہہ حساب نہین

اسے اللہ یہہ تیرا بندہ ناچیز پچپن سال کا ہو گیا ہے دم دمبدم پیغام مرگ کا اوسکو صبح وشام چلا آتا ہے تو خاتمہ اوسکا توبہ وانابت پر کر اللھم اجعل خیر عمری آخرہ ؎

بن پوچہے کرم سے جو وہ بخش ندیتا تو	پرسش مین ہمارے ہی دن حشر کا ڈہل جاتا

باب ۱ بیان مین بر والدین کے

یہہ عمل افضل اعمال صالحہ ہے اسکی تاکید اسپر تحریص اسمین ترغیب کتاب وسنت دونون مین آئی ہے قال تعالے وبالوالدین احسانا قال تعالے

وصاحبهما فی الدنیا معروفا وقال تعالی وقل لهما قولا کریما وقال تعالی ان اشکر لی
ولوالدیک الی المصیر ابو ہریرہ کہتے ہین ایک آدمی آیا اوسنے کہا ای رسول خدا لوگون مین کون زیادہ تر
حقدار ہے ساتھہ حسن ہم نشینی کے فرمایا مان تیری پوچھا پھر کون فرمایا مان تیری پوچھا پھر کون فرمایا مان تیری
پوچھا پھر کون فرمایا باپ تیرا رواہ الشیخان دوسرا لفظ یہہ ہے مان تیری پھر مان تیری پھر باپ تیرا پھر جو تجھسے
زیادہ تر قریب ہے پھر جو بعد اوسکے قریب تر ہے هذا لفظهما معلوم ہوا کہ قرابت کے حقون مین حق مادری سہ چند ہے بہ نسبت حق پدری کے
پہلے مان باپ ہین پھر باقی رشتہ دار اونمین بھی جو اقرب ہے وہ مقدم ہے ابو بکر بن کلیب حنفی نے آکر حضرت سے کہا تہا
مین کسکے ساتھہ نیکی کرون فرمایا ساتھہ مان باپ بہن بھائی غلام کے یہہ حق واجب یہہ رحم موصول ہے رواہ ابو داؤد
یعنی نزدیک کے رشتہ دار جنکے ساتھہ صلہ رحم کرنا چاہئے وہ یہی چار پانچ آدمی ہین اسیلئے حدیث معاویہ قشیری مین بعد
ذکر پدر کے ثم الاقرب فالاقرب فرمایا ہے رواہ ابو داؤد والترمذی ابن عمرو کا لفظ یہہ ہے ایک شخص نے آکر
کہا ای حضرت میرے پاس مال و اولاد ہے میرا باپ محتاج ہے میری مال کا فرمایا انت ومالك لابيك الحديث
رواہ ابو داؤد ابو ہریرہ کہتے ہین تین بار حضرت نے کہا خاک پڑے اوسکی ناک پر کہا کسکی ناک پر فرمایا جسنے پایا
مان باپ کو بڑہاپے مین یا ایک کو اون دونو مین سے پھر داخل نہوا وہ جنت مین اخرجہ مسلم والترمذی
مینے باپ کو نہین پایا مین سنبہالا تہا کہ وہ منتقل بجوار رحمت الٰہی ہوگئے مان کو پایا الحمد للہ کہ وہ مجھسے تا دم مرگ رضامند
رہین اللهم اغفر لی ولوالدی ولمن توالد وارحمهما کما ربیانی صغیرا ابن عمرو مرفوعا کہتے ہین رضامندی
رب کی رضامندی والدین ہے اور خفگی رب کی خفگی والدین رواہ الترمذی وصحح وقفہ دوسرا لفظ یہہ ہے
کہ ایک مرد نے اذن جہاد کا چاہا پوچھا کیا تیرے مان باپ زندہ ہین کہا ہان فرمایا اونہین کی خدمت مین تو جہاد کر
اخرجہ الخمسة ایک اور شخص نے ہجرت وجہاد پر بیعت کرنا چاہا تہا اوسکے مان باپ زندہ تہے فرمایا کیا تو اللہ سے
طالب اجر ہے کہا ہان فرمایا اپنے مان باپ کے پاس پھر جا اونسے اچھا برتاؤ کر رواہ مسلم معلوم ہوا کہ خدمت
والدین کی جہاد وہجرت سے بھی بڑہکر اجر رکھتی ہے ولله الحمد عمر رضی اللہ عنہ نے ابن عمر سے کہا تہا کہ تو اپنی جورو
کو طلاق دیدے اونہون نے نمانا عمر نے حضرت سے ذکر کیا حضرت نے فرمایا طلقها یعنی اے ابن عمر تو اوسکو چھوڑ دے
اخرجہ ابو داؤد والترمذی وصححہ ابو الدرداء کا لفظ مرفوع یہہ ہے والد اوسط ابواب جنت ہے تو

چاہے اوسکو ضایع کریگا نگاہ رکھہ اخرجہ الترمذی وصححہ اسمای بنت عمیس کی مان آئین وہ مشرکہ تھین
اونھون نے حضرت سے پوچھا مین اونکا صلہ رحم کرون یا نہین فرمایا صلے امک اخرجہ الشیخان وابوداؤد
معلوم ہوا کہ صلہ رحم وتعظیم وحسن صحابت وخدمت مین والدین خواہ مسلمان ہون یا مشرک دونون برابر ہین ابن عمر
کہتے ہین ایک آدمی نے آکر کہا ای رسول خدا مینے ایک بڑا گناہ کیا ہے میرے لئے توبہ ہے یا نہین فرمایا تیری
مان ہے کہا نہین فرمایا خالہ ہے کہا ہان فرمایا اوسکے ساتھہ نیکی کر اخرجہ الترمذی وصححہ دوسری روایت
مین براء بن عازب سے آیا ہے خالہ بمنزلہ مان کے ہے ابو اسید ساعدی کہتے ہین ایک مردنے کہا ای رسول خدا
کچھہ بر والدین سے باقی ہے کہ مین بعد اونکی موت کے بجالاؤن فرمایا ہان دعا دے اونکو اور استغفار کر اونکے لئے
اور جاری کر اونکے عہد کو بعد اونکے اور صلہ رحم کر اونکے لئے اور اکرام کر اونکے دوستون کا اخرجہ ابوداؤد
ابن عمر کا لفظ یہہ ہے کہ بڑا بر یہہ ہے کہ صلہ کرے آدمی دوستون سے اپنے باپ کے بعد اوسکے اخرجہ مسلم و
ابوداؤد والترمذی لکن اب یہہ احکام اور آداب اس زمانہ مین عنقا ہوگئے ہین اولاد مان باپ کو ستاتی
ہے اونپر لعنت کرتے ہے یہہ اثر قرب قیامت کا ہے ایسی اولاد کے جہنمی ہونے مین کیا شک ہے ہمنے اس قسم کے
حالات بہت دیکھے سنے ہین بجز تعجب کے اور کیا کرین ع

اب تو چپ لگ گئی ہے حیرت سے	پھر کہلے گی زبان جب کی بات

باب ۱۱ - بیان مین بر اولاد واقارب کے

یہہ عمل صالح علاوہ بر والدین کے ہے عائشہ نے کہا میرے پاس ایک عورت آئی اوسکے ساتھہ دو بیٹیان تھین
اوسنے سوال کیا میرے پاس کچھہ نپایا سوا ایک کھجور کے اوسکو آدھا آدھا کرکے اون دونون کو دیدیا خود نہ کھایا
پھر چلی گئی حضرت آئے مینے اونسے کہا فرمایا جو کوئی مبتلا ہوا ان دخترون مین پھر نیکی کی اونسے ہونگی وہ اوٹ
واسطے اوسکے آگ سے اخرجہ الشیخان والترمذی انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے عیالداری کی دو
لڑکیون کی یہانتک کہ جوان ہون تو آویگا وہ دن قیامت کو اور مین یون پھر ملایا اپنی انگلیون کو اخرجہ مسلم
ترمذی کا لفظ یہہ ہے داخل ہونگا مین اور وہ جنت مین مثل ان دونون کے پھر اشارہ کیا اپنی دو انگلیون سے

ابوسعید کا لفظ یہہ ہے جسنے عیالداری کی تین دختر یا تین خواہر یا دو دختر یا دو خواہر کی پہر ادب سکہایا اونکو اور احسان کیا ساتہہ اونکے اور بیاہ دیا اونکو اوسکے لئے جنت ہے اخرجہ ابوداؤد والترمذی دوسرا لفظ ابوداؤد کا ابن عباس سے مرفوعاً یہہ ہے جس کسیکی بیٹی ہے اور اوسنے ایذا نہ دی اوسکو اور خوار نہ کیا اوسکو اور مقدم نرکہا پسر کو اوسپر تو داخل کریگا اللہ اوسکو جنت مین عوف بن مالک اشجعی کہتے ہین حضرت نے فرمایا مین اور زن سیاہ جردہ مثل ان دو کے ہونگے دن قیامت کو وہ عورت جو بیوہ ہوگئی اور صاحب منصب وجمال تہی پہر روکا اوسنے اپنی جان کو یتیمون پر یہانتک کہ وہ جدا ہوگئی یا مرگئی رواہ ابوداؤد ہم دو بہائی تین بہن تہے جنکو ہمارے باپ یتیم چہوڑ گئے تہے اللہ تعالی ہماری مان کو جنت الفردوس بخشے جنہون نے ہمکو ہزار تکلیف اوٹہا کر پالا اللہم اغفرلی ولوالدی مجہسے پہلے میرے بڑے بہائی نے انتقال کیا تہا اللہم اغفرلی ولاخی وادخلنا فی رحمتک بعد اونکے مجہسے جو بنا مینے اوسطرح اپنے تینون بہنون کو پالا اونکے نکاح کردئے مجکو اللہ نے دو بیٹیان دین تہین ایک ایام شیرخوارگی مین وفات کرگئی ایک بحمدہ تعالی موجود ہے اللہم بارک لہا وفیہا وعلیہا واحسن حالہا ومآلہا اللہ نے اوسکے فریضہ حقوق سے بہی مجکو سبکدوش فرمادیا ہے ولِلّٰہ الحمد اب مین امید حسن خاتمہ مین ایام شماری بلکہ انفاس مستعار کو گن رہا ہون ختم اللہ لنا بالحسنی

باب ۱۲ - بیان مین تربیت یتیم کے

سہل بن سعد مرفوعاً کہتے ہین مین اور کافل یتیم جنت مین یون ہونگے اور اشارہ کیا انگشت سبابہ ووسطی سے رواہ البخاری وابوداؤد والترمذی ابن عباس کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے جسنے لیا کسی یتیم کو درمیان سے مسلمانونکے طرف اپنی کہانے پینے کے تو داخل کریگا اللہ اوسکو جنت مین البتہ مگر یہہ کہ اوسنے کوئی ایسا گناہ کیا ہو جو بخشا نجاوے رواہ الترمذی الحمد للہ کہ بتوفیق الہی مدرسہ تعلیم اطفال خاص بتعداد کثیر طفل غریبخانہ مین قایم ہے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

باب ۱۳ - اماطت اذی کا طریق سے

راہ سے کسی ایذا کی چیز کو دور کرنا عمل صالح ہے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ ایک آدمی راہ مین چلا جاتا تہا

ایک شاخ خاردار راہ پر پڑی پائی اوسکو رستہ سے الگ کر دیا اللہ نے اوسکا شکر مانکر اوسکو بخشدیا رواہ السنۃ الا النسائی ابو داؤد کا لفظ یہہ ہے جدا کر دیا ایک آدمی نے جسنے کبھی کوئی عمل خیر نہین کیا تھا ایک شاخ خاردار کو راہ سے وہ شاخ یا تو کسی درخت مین تھی جسکو کاٹ ڈالا یا راہ مین پڑی تھی جسکو دور کر دیا مسلم کا لفظ ابوذر سے یہہ ہے حضرت نے فرمایا عرض کئے گئے مجھپر اعمال امت میری کے اچھے و برے سو پایا مینے محاسن اعمال امت مین اذی کو جو دور کیگئی راہ سے اور پایا مینے مساوی اعمال امت مین آب بینی کو جو مسجد مین ہوا اور دفن نہ کیا جاے دوسرا لفظ مسلم کا ابو برزہ سے یہہ ہے مینے کہا ای رسول خدا سکہاؤ مجھے ایسی چیز جو نفع دے مجھکو فرمایا علیحدہ کر اذی کو طریق مسلمین سے ۵

بردار خار و سنگ از رہ این چہ رمز بود	یعنی وجود خود ہمہ بردار از میان

باب ۱۴ - اعمال متفرقہ مین

منجملہ اعمال صالحات کے ایک یہہ ہے کہ خدمت کرے زنان بیوہ و مساکین کی حدیث صفوان بن سلیم مین مرفوعاً آیا ہے دوڑنے والا کام پر بیوہ عورتون اور مسکین کے مثل مجاہد کے ہے راہ خدا مین یا مثل اوس شخص کے ہے جو دن بہر روزہ رکہتا ہے رات بہر نماز پڑہتا ہے اخرجہ مسلم ومالک وابوداؤد دوسرا عمل صالح عاریۃً دینا ہر شیر دار کا ہے حدیث عمرو بن عاص مین مرفوعاً آیا ہے چالیس خصلتین ہین اعلا اونمین عطا کرنا بکری کا ہے یعنی دودہ پینے کو نہین ہے کوئی عامل کہ کوئی خصلت اونمین سے بجالاے بامید ثواب و تصدیق موعود کے مگر داخل کریگا اللہ اوسکو جنت مین بعض روات نے کہا ہمنے اونکو شمار کیا ہے علاوہ منیحہ عنز کے تو اونمین سے ایک رد سلام ہے اور تشمیت عاطس و اماطت اذی راہ سے اور مانند اسکے پہر نہ پہنچ سکے ہم پندرہ خصلت تک اخرجہ البخاری وابوداؤد تیسرا چوتھا پانچوان چھٹا عمل صالح وہ ہے جو حدیث ابوموسی مین مرفوعاً آیا ہے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ ہے کہا گیا بہلا اگر نہ پاوے فرمایا اپنے ہاتھ سے کام کرے اپنی جان کو نفع دے اور تصدق کرے کہا بہلا اگر نہ کر سکے فرمایا مدد دے کسی حاجتمند ملہوف کو کہا اگر یہہ بہی نکر سکے فرمایا حکم کرے معروف یا خیر کا کہا اگر یہہ بہی نکرے فرمایا رک جاے شر سے کہ یہہ بہی ایک صدقہ ہے اخرجہ الشیخان ساتوان

آٹھوان نوان دسوان گیارہوان عمل خیر وہ ہے جو صحیحین مین ابوہریرہ سے مرفوعًا آیا ہے ہر جوڑ پر آدمی کے ایک صدقہ ہے ہر دن جسمین سورج نکلتا ہے انصاف کرنا درمیان دو آدمیون کے صدقہ ہے مدد کرنا کسی شخص کی اپنے جانور مین اسطرح کہ اوسکو اپنے دابہ پر سوار کرے یا اوسکا سامان لدوا دے صدقہ ہے اور اچھی بات کہنا صدقہ ہے اور ہر قدم جس سے نماز کیطرف جاتا ہے صدقہ ہے اور دور کرنا اذی کا راہ سے صدقہ ہے بارہوان تیرہوان عمل صالح صلہ رحم و اطعام مسکین ہے عائشہ نے کہا ای رسول خدا ابن جدعان جاہلیت مین صلہ رحم کرتا تھا مسکین کو کھانا کھلاتا تھا یہہ اوسکے کچھہ کام آویگا فرمایا کچھہ نفع نہ کریگا اوسنے ایکدن بھی تو یون نہ کہا رب اغفر لی خطیئتی یوم الدین اخرجہ مسلم معلوم ہوا کہ اعمال خیر کافر کے بیکار جاتے ہین ہان اگر اسلام لے آئیگا تو افعال خیر زمانۂ جاہلیت کا اجر بھی پائیگا حکیم بن حزام کہتے ہین مینے کہا ای رسول خدا بھلا وہ کام نیک جو مین جاہلیت مین کیا کرتا تھا جیسے عبادت و عتاقت و صدقہ اونکا کچھہ اجر مجکو ملیگا فرمایا تو مسلمان ہوا ہے اوسپر جو خیر تو کرچکا ہے اخرجہ الشیخان یعنی اون امور صالحہ کا اجر تجھکو ملیگا چودہوان عمل صالح وہ ہے جو ابوذر نے مرفوعًا کہا ہے کہ حقیر نجان تو کسی شئے کو معروف سے اگرچہ ملے تو اپنے بھائی سے بکشادہ روئی اخرجہ مسلم ترمذی کا لفظ جابر سے یہہ ہے منجملہ معروف کے یہہ ہے کہ پانی ڈالدے تو اپنے ڈول سے بھائی کے برتن مین یہہ پندرہوان عمل خیر ہوا اسلیئے حدیث حذیفہ مین مرفوعًا آیا ہے کہ ہر معروف صدقہ ہے اخرجہ الخمسة الا النسائی حدیث عدی بن حاتم مین مرفوعًا آیا ہے بچو تم آگ سے اگرچہ آدھی کھجور ہی دو جو کوئی یہہ بھی نپائے وہ اچھی بات کہے اخرجہ الشیخان والترمذی ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے حضرت نے فرمایا سن رکھو جو آدمی عنایت کرتا ہے کسی گھر والون کو ناقہ جو صبح و شام ایک قدح شیر کا دے اوسکا اجر عظیم ہے رواہ مسلم یہہ سولہوان عمل خیر ہوا یہ احادیث دلیل ہین اس بات پر کہ مسلمان کا ہر عمل خیر گو کتنا ہی حقیر و قلیل کیون نہو موجب اجر کا ہوتا ہی یہانتک کہ اچھی بات کہنا یا شر سے رک جانا یہہ محض اللہ کا احسان ہے کہ وہ ان محقرات امور و قلیلات اعمال کو قبول فرماکر اون پر ثواب دیتا ہے مگر ہر عمل مین نیت شرط ہے اگر نیت نہوگی تو اجر نملیگا —

باب ۱۵ – بیان مین صدق و امانت کے

ابوسعید مرفوعاً کہتے ہین تاجر امین صدوق ہمراہ نبیین وصدیقین وشہداء وصالحین کے ہوگا اخرجہ الترمذی یعنی جو سوداگر امانت وار سچا ہے وہ بخشا جاویگا دوسرا لفظ ترمذی کا رفاعہ بن رافع سے یہہ ہے کہ تجار دن قیامت کے فجار اوٹھین گے مگر وہ تاجر جو اللہ سے ڈرا اور سچ بولا قیس بن ابی غرزہ کہتے ہین ہمارا نام قبل ہجرت کے سماسرہ تہا یعنی بیوپاری ایک دن مدینہ مین حضرت کا گذر ہمپر ہوا ہمارا بہت اچہا نام رکہا کہا ای گروہ تجار بیع مین لغو و حلف یا کذب ہوتا ہے تم اوسکو صدقہ سے ملاؤ اخرجہ اصحاب السنن قرآن پاک مین اطلاق تجارت کا افضل عمل یعنی جہاد فی سبیل اللہ پر آیا ہے اور ان حدیثون مین تجار کو رفیق انبیاء وصدیقین وشہداء وصالحین ٹہیرایا ہے اس سے زیادہ اب اور کیا فضیلت ان اہل حرفہ واصحاب تجارت کو درکار ہے۔

باب ۱۶ بیان مین تساہل وتسامح کرنیکے بیع واقالہ مین

جابر مرفوعاً کہتے ہین رحم کرے اللہ مرد سمح پر جب کہ وہ بیع وشرا وتقاضا کرے اخرجہ البخاری یعنی جو شخص کہ لین دین وتقاضای قرض وغیرہ مین نرمی وآسانی کرتا ہے اوسکو حضرت نے دعای رحمت دی ہے ترمذی کا لفظ یہہ ہے بخشدیا اللہ نے ایک مرد کو جو تمسے پہلے تہا سہل تہا وقت فروخت کے سہل تہا وقت خرید کے سہل تہا وقت تقاضا کے دوسرا لفظ ترمذی کا ابوہریرہ سے یہہ ہے اللہ دوست رکہتا ہے شخص سمح البیع سمح الشراء سمح القضا کو خذیفہ وابومسعود بدری مرفوعاً کہتے ہین تمسے پہلے ایک شخص تہا اوسکے پاس فرشتہ جان قبض کرنے کو آیا کہا تو نے کوئی کام خیر کا کیا ہے کہا مجھے معلوم نہین ہے کہا خیال کر کہا مین نہین جانتا کچہہ ہان اتنی بات ہے کہ مین دنیا مین لوگون سے لین دین رکہتا تہا آسودہ حال کو مہلت دیتا تنگدست سے تجاوز کرتا اللہ نے اوسکو جنت مین داخل کیا اخرجہ الشیخان یہہ بیان ہے اللہ کی نکتہ نوازی کا جب وہ کسی شخص کا بخشنا چاہتا ہے تو ادنے فعل کا حیلہ نکالکر بخشدیتا ہے کار بر عنایت ست باقی بہانہ اسیطرح جسکا بخشنا منظور نہین ہوتا ہے نکتہ گیری فرماتا ہے اسی جگہہ سے یہہ بات ہے کہ ایمان درمیان خوف ورجا کے ہوتا ہے ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے اقالہ کیا کسی مسلمان کا اقالہ کریگا اللہ اوسکی لغزش کو اخرجہ ابوداؤد غرضکہ اللہ کے یہان کوئی عمل صالح فعل خیر ضایع نہین جاتا ہے ۵

دل صاف ہو تو جلوہ گہ یار کیون نہو | آئینہ ہو تو قابل دیدار کیون نہو

باب۱۷ - بیان مین کیل و وزن وغیرہما کے

مقدام بن معدیکرب کا لفظ مرفوع یہہ ہے تم تولا کرو اپنے طعام کو برکت دیجاویگی تمکو اخرجہ البخاری عثمان کا لفظ مرفوع یہہ ہے جب تو بیچے تو تول کردے اور جب تو مول لے تو تول کرلے رواہ البخاری ف ابوہریرہ مرفوعا کہتے ہین احب بلاد اللہ کو مسجدین ہین اور ابغض بلاد بازار ہین اخرجہ مسلم عمر نے کہا ہمارے بازار مین کوئی بیع نکرے مگر وہ آدمی جو متفقہ فی الدین ہو اخرجہ الترمذی قال تعالی رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ یعنی دست بکار و دل بیار۔

باب۱۸ - تلاوت قرآن کریم کا

یہہ عمل صالح افضل اعمال حسنہ ہے حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا جمع نہو ئی کوئی قوم کسی گھر مین خانہا ے خدا سے کہ تلاوت کرتے ہین اللہ کی کتاب کی اور درس دیتے ہین اوسکا درمیان اپنے لکن نازل ہوتی ہے اونپر سکینت اور ڈھانپ لیتی ہے اونکو رحمت اور گھیر لیتے ہین اونکو فرشتے اور ذکر کرتا ہے اللہ اونکا اپنے پاس کے لوگون مین اخرجہ ابوداؤد ابن مسعود کا لفظ مرفوعا یہہ ہے جسنے پڑہا ایک حرف کتاب اللہ کا اوسکے لئے ایک حسنہ ہے ہر حسنہ دس گنا ہوتا ہے مین نہین کہتا کہ الم ایک حرف ہے لکن یہہ کہتا ہون کہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے اخرجہ الترمذی وصححہ یعنی فقط لفظ الم پر تیس حسنہ ملتی ہین ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ حضرت نے فرمایا کان نرکھا اللہ نے کسی شئے کے لئے جتنا کان لگا کر سنا نبی کو کہ وہ تغنی کرتے ہین ساتھ قران کے اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی مراد تغنی سے اسجگہہ جہر ہے دوسرا لفظ بخاری کا یہہ ہے کہ وہ ہم مین سے نہین ہے جو تغنی نکرے ساتھ قران کے وکیع نے کہا تغنی کہتے ہین تحزین و ترقیق قرارت کو ابوامامہ کا لفظ یہہ ہے کان نرکھا اللہ نے واسطے کسی شئے کے جتنا کان لگا کر سنا واسطے بندہ کے جو پڑہتا ہے قران کو جوف لیل مین تر بکھیرا جاتا ہے سر پر بندہ کے جب تک کہ وہ اپنی نماز گاہ مین ہے

تقرب نہ کیا بندون نے طرف اللہ کے مانند اوسکے جو نکلا ہے اللہ سے ابو النضر نے کہا یعنی القرآن منہ بدء الامر بہ والیہ یرجع الحکم فیہ اخرجہ الترمذی امام احمد نے اللہ پاک کو خواب مین دیکہا پوچہا ای رب تیرا قرب کس عمل سے حاصل ہوتا ہے فرمایا تلاوت قران سے پوچہا سمجہے یا بے سمجہے فرمایا سمجہے یا بے سمجہے غرضکہ کوئی نعمت تلاوت وتدبر قران سے زیادہ نہین ہے قران کریم کے عجائب نا محصور ہین ۵

جس جائے سراپا مین نظر جاتی ہے اوسکے		آتا ہے مرے جی مین یہین عمر بسر کر

عقبہ بن عامر مرفوعًا کہتے ہین جہر سے پڑہنے والا قران کا جیسے جاہر بصدقہ اور چپکے پڑہنے والا قران کا جیسے مسر بصدقہ اخرجہ اہل السنن ابن عباس نے کہا ایک شخص نے کہا ای رسول خدا کونسا عمل احب الی اللہ ہے فرمایا حال مرتحل پوچہا حال مرتحل کیا ہے فرمایا جو شخص اول سے آخر تک قرآن پڑہتا ہے جب پڑہ چکتا ہے تو پہر پڑہنا شروع کرتا ہے ابو سعید خدری کا لفظ یہہ ہے اللہ تعالی فرماتا ہے جسکو مشغول کیا قران نے مسئلت میری سے مین دیتا ہون اوسکو بہتر اوس سے جو دیتا ہون مانگنے والون کو اخرجہما الترمذی سہل بن معاذ جہنی کہتے ہین حضرت فرماتے ہین جسنے قران پڑہا اور اوسپر عمل کیا پہنائے جائینگے مان باپ اوسکے تاج دن قیامت کو جسکی چمک سورج کی چمک سے کسی گہر مین دنیا کے گہرونمین سے احسن تر ہوگی اگر وہ سورج اوسکے اندر ہو پہر کیا گمان ہے تمکو اوسکے ساتہہ جو عامل ہے ساتہہ قران کے اخرجہ ابوداؤد یعنی اوسکے والدین ایسے ہونگے جیسے ع آفتاب در میان سایہ یہہ سب فضائل اوس شخص کے ہین جو نرا قاری قران ہے پہر جو کوئی از بر خوان ہین اونکا اجر اور بہی افزون تر ہے علی مرتضی نے مرفوعًا کہا ہے جسنے پڑہا قران اور استظہار کیا اوسکا یعنی حافظ قرآن ہوا پہر اوسکے حلال کو حلال اوسکے حرام کو حرام جانا تو داخل کریگا اللہ اوسکو جنت مین اور شفیع بنائیگا اوسکو دس گہروالونمین اوسکے وہ سب ایسے ہونگے جنکے لئے دوزخ واجب ہو چکی ہوگی اخرجہ الترمذی وکیع نے کہا استظہار کے معنی ہین حفظ کرنا قران کا ظہر قلب سے ابن عمر کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے صاحب قرآن سے کہینگے پڑہ اور چڑہ اور ترتیل کر جسطرح تو دنیا مین ترتیل کرتا تہا تیری منزلت نزدیک آخر آیت کے ہے جسکو تو پڑہیگا اخرجہ البخاری والترمذی ف ترجمان القرآن بلطائف البیان مین لکہا ہے حافظ ابن کثیر نے کہا ہے قرآن شریف مین چہہ ہزار آیتین ہین پہر اس

عدد سے زیادہ ہین اہل علم نے اختلاف کیا ہے کسینے کہا سب آیات اسیقدر ہین کسینے کہا اس عدد پر دو سو چار
آیتین زیادہ ہین کسی نے کہا چودہ آیتین زیادہ ہین کسینے کہا دو سو انیس آیتین زیادہ ہین کسینے دو سو پچیس یا
چھبیس بتائی ہین کسینے دو سو چھتیس ٹہیرائی ہین رہے کلمات سو عطا بن یسار نے کہا ہے ستر ہزار چار سو
اونتالیس کلمے ہین مجاہد نے کہا ہے تین لاکھ اکیس ہزار ایکسو اسّی حرف ہین عطا بن یسار نے کہا تین لاکھ
تیئیس ہزار پندرہ حرف ہین حجاج نے حفاظ و قراء کو جمع کرکے کہا تہا بتاؤ قران شریف مین کتنے حرف ہین
سب نے گنکر اسپر اتفاق کیا کہ تین لاکھ چالیس ہزار سات سو چالیس حرف ہین بہرحال ہر حرف پر دس نیکیان
ملتی ہین اب اس عدد کو دسؔ گنا کرلو اور سمجھہ لو کہ ایک ختم پر کتنی نیکیان ہاتھہ آئین غرضکہ بموجب حدیث
باب قاری قرآن کو اوسدن کچھہ اوپر چھہ ہزار منزلہ مکان عنایت ہوگا وللہ الحمد **ف** یہہ بیان
قاری و حافظ قرآن کا تہا اب اوسکا اجر سنو جو ماہر قران ہے حدیث عائشہ مین مرفوعًا آیا ہے ماہر قران ہمراہ
سفرۂ کرام بررہ کے ہوگا اور جو شخص قرآن کو اٹک اٹک کر پڑہتا ہے اور وہ پڑہنا اوسپر شاق ہے اوسکو دو
اجر ہین اخرجہ الخمسۃ الا النسائی **ف** معلم قران کے حقمین عثمان سے مرفوعًا
مروی ہے بہتر تم مین وہ ہے جسنے سیکہا قران کو اور سکہایا اوسکو اخرجہ البخاری وابوداؤد والترمذی
فضائل آیات و سور قران کے جدا جدا بہی آئے ہین حدیث ابوسعید بن معلی مین فاتحۃ الکتاب کو اعظم سور
قران و سبع مثانی و قران عظیم فرمایا ہے رواہ البخاری وابوداؤد والنسائی وعلیٰ ہذا القیاس اسجگہہ
اون سب فضائل کا ذکر کرنا کچھہ ضرور نہین ہے تیسیر الوصول مین فاتحہ سے لیکر تا سورۂ ناس فضیلت ہر سورت
کی ترتیب وار ذکر کی ہے

باب ۱۹ بیان مین حث و ترغیب کے قراءت قران پر

ابو موسیٰ مرفوعًا کہتے ہین تم خبرداری کرو اس قرآن کی قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے کہ وہ
صدور رجال سے اوس سے بہی زیادہ نکلجاتا ہے جسطرح کہ شتر اپنے پابند سے نکل بہاگتا ہے اخرجہ الشیخان
براء کا لفظ مرفوع یہہ ہے زینت دو تم قران کو اپنی آوازون سے اخرجہ ابوداؤد والنسائی والبخاری

فی اٰخر صحیحہ ترجمۃ مراد چلا کر پڑہنا ہے قرآن کا قالہ الدیبع خدیفہ کا لفظ یہہ ہے پڑہو قران کو لحون
واصوات عرب مین اور بچو لحون اہل عشق ولحون اہل کتابین سے قریب ہے کہ آویگی بعد میرے ایک
قوم جو ترجیع کرے گی قرآن کو مثل ترجیع غنا و نوح کے تجاوز نکریگا قران اونکے گلو سے دل اونکے اور اون
لوگون کے دل جنکو وہ پڑہنا خوش آویگا مفتون ہین اخرجہ رزین یہہ حدیث معجزہ ہے حضرت صلعم کا
کہ جیسا فرمایا تہا ویسا ہی نظر آیا اہل مصر آجکل قرآن کو لحن غنا و نوح مین پڑہتے ہین اور بیوقوف لوگ
اوسکو پسند کرتے ہین ام سلمہ کہتے ہین حضرت کی قراءت مفسر ہوتی تہی حرف بحرف رواہ اهل السنن
اسماء نے کہا سلف مین کوئی شخص وقت تلاوت قران کے بیہوش و مدہوش نہین ہوتا تہا ہان روتے اور
اونکے بال کہڑے ہوجاتے اور کہال نرم پڑجاتی اور دل طرف ذکر خدا کے ملائم ہوجاتے تہے اخرجہ رزین

باب۔ توبہ کا

توبہ کرنا ایک عمل صالح ہے کتاب و سنت سے اوسکا وجوب ثابت ہوتا ہے تائب ہونا علامت ہے ایمان
کی عدم توبہ نشانی ہے فجور کی حدیث ابن مسعود مین آیا ہے مومن اپنے گناہون کو ایسا دیکہتا ہے جیسے کہ گویا نیچے
پہاڑ کے بیٹہا ہے ڈرتا ہے کہ کہین وہ پہاڑ اوسپر گر نہ پڑے اور فاجر اپنے گناہون کو یون دیکہتا ہے جیسے ناک
پر مکہی آبیٹہی ہاتہہ سے اوڑادی یہہ حدیث موقوف ہے دوسری روایت مرفوع انسے یہہ ہے کہ حضرت کہتے تہے
اللہ خوش ہوتا ہے توبہ سے اپنے بندۂ مومن کی اوس آدمی سے بہی زیادہ جو ایک بیابان مہلک مین اوترا اوسکے
ہمراہ اوسکی سواری تہی اوسپر اوسکا کہانا پینا تہا وہ سر رکہکر سو گیا جاگا تو دیکہا کہ سواری ندارد اوسکی تلاش
مین پہر اجب بہوک پیاس سے تنگ گیا کہا وہین جاکر سو رہون یہانتک کہ مرجاؤن سر ہاتہہ پر رکہکر سو گیا تا کہ
مرجائے پہر جاگ اوٹہا دیکہا تو سواری اوسکے پاس موجود ہے اوسپر اوسکا توشہ پانی ہے سو اللہ پاک بندۂ
مومن کی توبہ کرنے سے اُس سے بہی زیادہ تر خوش ہوتا ہے جتنا کہ وہ شخص اپنی اوس سواری و زاد کے ملنے سے
خوش ہوتا ہے اخرجہ الشیخان والترمذی مسلم مین اتنا اور زیادہ آیا ہے پہر وہ شخص کہنے لگا اللہم
انت عبدی وانا ربک شدت فرح سے چوک گیا دوسرا لفظ مسلم کا ابو ہریرہ سے یہہ ہے حضرت نے

جسنے توبہ کی قبل نکلنے سورج کے مغرب سے قبول کر لیتا ہے اللہ توبہ اوسکی آے اللہ مین توبہ کرتا ہون
ہر اوس گناہ سے جو مجہسے اسدم تک ہوا ہے کہلا ہو یا چہپا ابہی سورج مغرب سے نہین نکلا ہے تو میری توبہ قبول
فرما ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے اللہ عز وجل قبول کرتا ہے توبہ بندہ کی جب تک کہ غرغرہ نہین لگا ہے اخرجہ
الترمذی آی اللہ مین اسدم قبل غرغرہ کے ہزار زبان و دل سے تائب ہوتا ہون تو مجہکو توفیق استقامت کی بخش

توبہ با ز النفس باز پسین دست ردست	بیخبر دیر رسیدی در محمل بستند

حدیث ابو سعید مین قصہ ایک شخص کا آیا ہے جسنے ننانوے خون کئے تہے آخر وہ اوس زمین معصیت سے ہجرت
کر گیا راہ مین مر گیا فرشتون نے زمین کو ناپا زمین ثانی سے قدرے قریب پایا ملائکہ رحمت نے اوسکو لے لیا
رواہ الشیخان بطولہ معلوم ہوا کہ مومن سے کیسا ہی بڑا گناہ کیون نہو گیا ہو وہ اللہ کی رحمت سے نا امید
نہو انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے سب بنی آدم خطاوار ہین بہتر خطاوارون مین بہت توبہ کرنے والے لوگ
ہین اخرجہ الترمذی باب توبہ مین ہمنے رسالہ محو الحوبہ نام لکہا ہے اوسمین مراتب توبہ و استغفار کے مفصل لکہے ہین

باب ۲۷ - بیان مین رویا کے

ایک نتیجہ عمل صالح کا رویاے صالحہ ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے جب زمانہ قریب ہوگا نہین لگتا
کہ خواب مومن کا جہوٹہہ ہو مومن کا خواب ایک جزو ہے چہیالیس جزو نبوت سے اخرجہ الخمسۃ
الا النسائی ابو قتادہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے رویا طرف سے اللہ کے ہے اور حلم طرف سے شیطان کے
رواہ الستۃ الا النسائی بخاری کا لفظ یہہ ہے جسنے دیکہا مجہے خواب مین اوسنے بیشبہ مجہے دیکہا کیونکہ
شیطان میری صورت نہین بنسکتا ہے حضرت صلعم کا خواب مین دیکہنا ایک بڑی نعمت ہے جبکہ مطابق شمائل صحیحہ کے

سحر کرشمۂ وصلش بخواب میدیدم	زہے مراتب خوابے کہ بہ ز بیداری ست

یہہ اور بات ہے کہ کوئی شخص کسی اور کو خواب مین دیکہے اور سمجہے کہ مینے حضرت کو دیکہا ہے اور حضرت نہون
کوئی اور ہو یا شیطان کسی کو دہوکا دے یا خواب مین ایسی بات بنام نہاد حضرت معلوم ہو جو خلاف سنت یا
موافق بدعت ہو کیونکہ حضرت خواب مین خلاف اپنے حکم بیداری کے جو کتب سنت مین منضبط ہین ہرگز کچہہ

ارشاد نفرمادینگے ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین باقی نرہے بعد میری نبوت سے مگر مبشرات کہا مبشرات کیا ہین فرمایا اچھا خواب اخرجہ البخاری متصلا ومالک عن عطاء مرسلا مالک نے اتنا اور زیادہ کیا ہے یراھا الرجل المسلم او ترى له یعنی وہ خواب جسکو کوئی مرد مسلمان دیکھے یا اوسکے لئے دیکھی جاوے یہہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ دوسرے کا خواب حقمین مسلمان کے مبشر ہوتا ہے جسطرح کہ ایک جماعت اہل علم ودین نے حقمین علماء وصلحاء کے بعد اونکی موت کے منامات حسنہ دیکھے ہین یہہ باب بہت وسیع ہے اور صحت رویا کی اور تعبیر اوسکی کتاب اللہ سے بہی ثابت ہے علم تعبیر رویا منجملہ علوم نبوت کے ہے حضرت یوسف علیہ السلام کو اس علم مین بڑی دستگاہ تہی ہمارے حضرت بہی تعبیرات منامات کی فرمایا کرتے تہے خواب صالح ایک مدرک ہے مدارک غیوبات سے تیسیر الوصول مین رویای مفسرہ رسول خدا واصحاب نبوی کے لئے ایک فصل مستقل منعقد کی ہے

باب ۲۲ - بیان مین ثناء وشکر کے

اسامہ بن زید مرفوعاً کہتے ہین جسکے ساتہہ کوئی نیکی کیگئی اور اوسنے فاعل معروف سے کہا جزاک اللہ خیرا تو مبالغہ کیا ثنا مین اخرجہ الترمذی یعنی بمقابلہ احسان کے شکر گذاری کرنا اور دعاء وثناء سے پیش آنا ایک عمل صالح ہے جابر کا لفظ مرفوع یون ہے جسکو کچہہ دیا گیا وہ اوسکا بدلا کرے اگر پاسکے اور جو نپاسکے تو ثنا کرے جسنے ثنا کی اوسنے شکر ادا کیا اور جسنے اوسکو چہپایا اوسنے کفران نعمت کیا اخرجہ ابوداؤد والترمذی دوسرا لفظ ترمذی کا ابوسعید سے مرفوعاً یہہ ہے جو شکر نہین کرتا لوگون کا وہ شکر نہین کرتا اللہ تعالی کا انس کہتے ہین جب مہاجرین مدینہ مین آئے کہا ای رسول خدا نہین دیکہی ہمنے کوئی قوم جو کثیر مین باذل تر اور قلیل مین احسن مواسات ہو اس قوم سے جنمین ہم آکر اوترے ہین یہہ لوگ کافی ہوئے ہمکو مؤنت مین اور شریک حال رہے ہماری مہناۃ مین ہمکو ڈر ہے کہ کہین سارا اجر یہی نہ لیجاوین فرمایا نہین جب تک کہ تم دعا کرتے رہوگے واسطے اونکے اور ثنا کروگے تم اونپر اخرجہ ابوداؤد والترمذی وصححہ معلوم ہوا کہ دعا و ثنا کرنا عوض احسان مالی کا ہوسکتا ہے ولعلہ الحمد

باب ۲۳ بیان مین فضل جہاد و مجاہدین کے

تیسیر الوصول مطبوعہ کلکتہ مین احادیث اس باب کو تین فصل مین ذکر کیا ہے اس عمل صالح کے فضائل بحساب آئے ہین لکن
جو کہ اس زمانہ مین وجود شرعی اوسکا موقوف و مفقود ہے اسلئے حاجت ذکر احادیث باب کی اسجگہہ نہین ہے
خصوصًا صدق نیت و اخلاص جو جزو اعظم اس عمل کا بلکہ سارے اعمال کا بموجب نصوص صحیحہ ہے وہ ایک مدت
دراز سے عنقا و کیمیا ہو گیا ہے اس عمل کے لئے احکام و آداب و شرائط ہین جو کتب سنت مطہرہ مین مضبوط ہین

باب ۲۴ - بیان مین ترک جدال و مراء کے

ترک کرنا بحث و نزاع کا ایک عمل صالح ہے جسپر وعدہ جنت کا آیا ہے ابو امامہ مرفوعًا کہتے ہین جسنے ترک
کیا مراء کو یعنی جھگڑنے کو اور وہ مبطل تھا بنایا جاویگا اوسکے لئے ایک گھر ارد گرد جنت کے اور جسنے ترک کیا
اوسکو اور وہ محق تھا بنایا جاویگا اوسکے لئے ایک گھر وسط جنت مین اور جسنے درست کی اپنی عادت بنایا جاویگا
اوسکے لئے ایک گھر اعلای جنت مین اخرجه الترمذی ربض نے کہا ربض جنت شبیہ بربض مدینہ ہے
مراد ربض سے عمارت ماحول شہر ہے انتہی حدیث دلیل ہے اسبات کی ترک کرنا بحث و مجادلہ کا موجب ہے دخول
جنت کو اگرچہ وہ بحث بابت کسی امر حق ہی کے کیون نہو الحمد للہ کہ مینے تمام عمر بدو تحصیل علوم سے اسدم
تک کبھی کسی شخص سے جدال و مراء امور دین و دنیا مین نہین کیا اور رسالے مناظرۂ رد شیعہ وغیرہ مین بلا
تعین مخاطب لکھے تھے یعنی ابتداء طالب علمی مین اونکو بھی تعدحساب تالیفات سے خارج کر دیا ہے ۔

باب ۲۵ - بیان مین فضائل حج و عمرہ کے

یہہ دونون عمل منجملہ صوالح اعمال فاضلہ کے ہین ہمنے اس بارہ مین دو رسالہ مستقل لکھے ہین جو مشتمل ہین
فضل و احکام و آداب حج و عمرہ پر ایک کا نام ایضاح الحجہ ہے دوسرے کا نام طراز الخمرہ عائشہ کہتی ہین
مینے کہا ای رسول خدا ہم دیکھتے ہین کہ جہاد افضل اعمال ہے بھلا ہم جہاد نکرین فرمایا لکن افضل و اجمل جہاد

یعنی حقیقین عورتون کے حج مبرور ہے پھر لزوم حصُر عائشہ نے کہا اب مین حج کرنا ترک نکرونگی بعد اسکے کہ حضرت سے مینے یہہ بات سُنی ہے اخرجہ البخاری الا قولہ ثم لزوم الحصر والنسائی بطولہ معلوم ہوا کہ عورت کو ایکبار حج فرض ادا کرنا کافی ہے بار بار حج نفل کرنا ضرور نہین ہے اپنے گھر مین بوریئے پر بیٹھی رہے کہین کا سفر نکرے ابن عباس کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے تم ملاؤ حج وعمرہ کو کہ یہہ دونون دور کرتے ہین گناہون کو جسطرح کہ دور کرتی ہے بھٹی لوہے کے میل کچیل کو اخرجہ النسائی ابوہریرہ مرفوعًا کہتے ہین ایک عمرہ دوسری عمرہ تک کفارہ ہے گناہان مابین کا اور حج مبرور کی کچھہ جزا نہین مگر جنت اخرجہ الستۃ الا اباداؤد ابن عباس کا لفظ یہہ ہے حضرت نے فرمایا جسنے طواف کیا گھر کا پچاس بار وہ نکل گیا اپنے گناہون سے مثل اوسدن کے کہ جنا اوسکو اوسکی مان نے اخرجہ الترمذی مراد پچاس طواف کامل ہین نہ اشواط قالہ الدیبع ایک طواف مین سات شوط ہوتے ہین ام سلمہ مرفوعًا کہتے ہین جسنے اہلال کیا حج یا عمرہ کا مسجد اقصی سے طرف مسجد حرام کے بخشدئے جاتے ہین اگلے پچھلے گناہ اوسکے یا واجب ہوجاتی ہے اوسکے لئے جنت راوی نے شک کیا ہے کہ کونسا لفظ فرمایا ہے اخرجہ ابوداؤد حدیث ام سنان مین عمرہ کو ماہ رمضان مین برابر حج کے ہمراہ اپنے فرمایا ہے اخرجہ الشیخان والنسائی ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے حضرت نے فرمایا جہاد صغیر وکبیر وضعیف وعورت کا حج وعمرہ ہے اخرجہ النسائی معلوم ہوا کہ جس زمانہ مین اسباب جہاد کے مہیا نہون اور شرائط اوسکے مفقود ہون تو جسکو اجر جہاد کا حاصل کرنا منظور ہو وہ حج وعمرہ بجالائے اوسکو ثواب برابر جہاد کے ملیگا بچہ ہو یا بوڑھا یا ناتوان یا عورت ولله الحمد

ف ایک بہت بڑا عمل صالح قربانی کرنا ہے نام پر اللہ پاک کے حدیث عائشہ مین آیا ہے عمل نہ کیا کسی آدمی نے دن نحر کے کہ احب الی اللہ ہو خون کے بہانے سے قربانی دن قیامت کو مع اپنے سینگ و بال و کھر کے آویگی اور خون گرتا ہے اللہ سے لگانے پر قبل گرنیکے زمین پر اب تم جی سے خوش ہوجاؤ اخرجہ الترمذی رزین کا لفظ اتنا اور ہے کہ صاحب اضحیہ کو بدلے ہر بال کے ایک نیکی ملتی ہے ابوبکر صدیق کہتے ہین حضرت سے پوچھا کون حج افضل ہے فرمایا عج وثج اخرجہ الترمذی عج کہتے ہین بلند کرنے آواز کو ساتھہ تلبیہ کے یعنی پکار کر

لبیک کہنا شج کہتے ہین ہدی وضحایا کی خونریزی کو۔

باب ۲۶ - بیان مین تلبیہ کے

لبیک پکارنا ایک عمدہ عمل صالح ہے حدیث سہل بن سعد مین مرفوعًا آیا ہے تلبیہ نہین کہتا کوئی مسلمان لکن تلبیہ کہتی ہے ہر وہ چیز جو اوسکے دائین بائین ہے حجر شجر مدر سے یہانتک کہ منقطع ہو زمین ادہر او دہر اخرجہ الترمذی ابن عمر کہتے ہین مینے حضرت کو سُنا کہتے تہے لبیك اللھم لبیك لا شریك لك لبیك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شریك لك ان کلمات پر کچہہ زیادہ نکرتے اخرجہ الستة حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا لبیك اله الحق بہی آیا ہے اخرجہ النسائی ۔

باب ۲۷

بیان مین طواف وسعی واستلام وسعی بین الصفا والمروہ ووقوف وافاضہ ورمی وحلق وتقصیر وتحلیل کے

یہہ سارے افعال ومناسک اعمال صالحہ ہین احادیث مین انکے فضائل واحکام مذکور ہین رسائل حج وعمرہ مین مسطور ومشہور ہین حاجت ذکر کی اسجگہہ نہین ہے بلکہ جتنے کام حج وعمرہ مین کئے جاتے ہین اور سنت صحیحہ وفعل نبوت سے ثابت ہو چکی ہین جیسے ہدی واضحیہ واشعار وتقلید ہدی وکیفیت ذبح ونحر واکل اضحیہ ورکوب ہدی وکیفیت دخول ونزول مکہ وخروج از مکہ وتکبیر ایام تشریق وخطبہ منی وحج صبی وشرب ماء زمزم وکیفیت حج نبوی ونیابت حج از طرف قریب نہ غریب یہہ سب افعال صوالح اعمال ہین مجموعًا وافرادًا انکے فضائل بہی احادیث مین آئے ہین جو شخص حج وعمرہ بجالاتا ہے وہ عامل ان سب اعمال کا ہوتا ہے ہر عمل کا اجر پاتا ہے غالبًا یہہ سارے اعمال مرتبۂ وجوب مین واقع ہین بدلیل خذوا عنی مناسککم انمین سنن ومستحبات نہین ہین یا بہت کم ہین ۔

باب ۲۸ حیا کا

شرم کرنا ایک عمدہ عمل صالح و شعبۂ ایمان ہے ابو سعید خدری کہتے ہین حضرت حیا مین کواری لڑکی سے اندر پردہ کے زیادہ تھے اخرجہ الشیخان زید بن طلحہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے ہر دین کے لئے ایک خلق ہے خلق اسلام کا حیا ہے اخرجہ مالک انس کا لفظ رفعاً یہہ ہے نہین ہوتی ہے حیا کسی شئے مین مگر رونق دیتی ہے اوسکو اخرجہ الترمذی ایک حدیث مین آیا ہے حیا سراسر بہتر ہے دوسری حدیث مین ہے کہ حیا شعبہ ہے ایمان کا تیسری حدیث مین ہے احیاھم عثمان چوتھی حدیث ابن مسعود مین مرفوعاً یون آیا ہے تم شرماؤ خدا سے پورا شرمانا ہمنے کہا یا نبی اللہ اللہ سے شرماتے ہین الحمد للہ ای رسول اللہ فرمایا یہہ بات نہین ہے لکن اللہ سے استحیاء کرنا یون ہوتا ہے کہ یحفظ الراس وما وعی والبطن وما حوی و یذکر الموت والبلاء ومن اراد الاٰخرۃ ترک زینۃ الحیاۃ الدنیا واثر الاٰخرۃ علی الاولی جسنے یہہ کام کیا وہ اللہ سے پورا پورا شرمایا اخرجہ الترمذی مراد ما وعی الراس سے سمع و بصر و لسان ہے اور مراد ما حوی البطن سے ماکول و مشروب ہے مطلب یہہ ہوا کہ طلب رزق حلال پر اور استعمال ان جوارح پر مرضات الٰہی مین آمادہ و مستعد ہوا۔

باب ۲۹ بیان مین خلق کے

حُسن خلق ایک افضل اعمال صالحہ سے ہے معاذ بن جبل سے فرمایا تھا ای معاذ تو اپنا خُلق لوگون کے ساتھہ اچھا کر اخرجہ مالک ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین بڑا کامل مومنون مین ایمان کی راہ سے بڑا نیک خُلق مین ہے بہتر تمہارے وہ لوگ ہین جو بہتر ہین ساتھہ اپنے گھر والون کے ابو الدرداء کا لفظ یہہ ہے حضرت نے فرمایا نہین ہے کوئی شئے ثقیل تر میزان مومن مین دن قیامت کو خُلق حسن سے اخرجہما ابو داؤد والترمذی دوسرا لفظ ترمذی کا یہہ ہے کہ صاحب حُسن خلق درجۂ صاحب صوم و صلوٰۃ کو پہونچ جاتا ہے جابر مرفوعاً کہتے ہین بہت احب تم مین مجکو اور بہت اقرب مجلس مین دن قیامت کہ

تم مین مجسے وہ لوگ ہین جو احاسن اخلاق ہین الحدیث اخرجہ الترمذی نواس بن سمعان
نے حضرت سے پوچہا تہا کہ بر واثم کیا ہے فرمایا بر حُسن خلق ہے اثم وہ ہے جو تیرے سینے مین ہے تینے اور تو
لوگون کا اوسپر مطلع ہونا برا جانے اخرجہ مسلم والترمذی **ف** مراد حُسن خلق
سے متصف ہونا ہے ساتہہ جملہ اخلاق حمیدہ جمیلہ کے اور خالی ہونا ہے سارے اخلاق ذمیمہ ردیہ سے
نری شیرین زبانی کشادہ روئی تعظیم ظاہری ترک زبان داری سے کوئی شخص حسن الخلق نہین ہوجاتا ہے
اگرچہ یہہ امور بہی داخل تحسین خُلق ہین جب تک کہ جملہ خصال ظاہر وباطن کے مہذب بآداب شرع نہون۔
جو حق بیان حسن خلق کا شرع اسلام نے اداکیا ہے وہ کسی ملت ودین مین ادا نہین ہوا آماور انصوص
احکام جتنے ابواب کتاب وسنت کے ہین سب ہادی طرف حُسن خلق کے ہوتے ہین قرآن مین فرمایا ہے
انک لعلی خلق عظیم کسی نے عائشہ صدیقہ سے حال حضرت کے خلق کا پوچہا تہا کہا اونکا خلق یہی
قرآن تہا حدیث مین آیا ہے مین مبعوث ہوا ہون واسطے تمام کرنے مکارم اخلاق کے غرضنکہ مسلمان مصداق
حُسن خلق کا جب ہوتا ہے کہ مؤدب بآداب خصال وفعال قرآن وحدیث ہو ورنہ پہر وہی بات ہے جو
کسی تجربہ کار نے کہی ہے **ع** مساوی قوم عند قوم محاسن کیونکہ بحوائی کل
حزب بما لدیہم فرحون ہر قوم اپنی خصال وعادات ورسوم کو حُسن خلق خیال کرتی ہے بجاخود
آپکو مہذب غیر کو نامہذب سمجھتی ہے سو معیار اس تصدیق وتکذیب کا بیان کتاب وسنت ہے پس بس

باب بیان مین خوف کے

اللہ سے ڈرنا ایک بڑا عمدہ وسیلہ اور عمل صالح ہے واسطے مغفرت ذنوب واستحقاق نعیم جنت کے ابوہریرہ
کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی ڈریگا وہ رات کو چلیگا جو رات کو سفر کریگا
وہ منزل کو پہنچ جائیگا اللہ کا سودا مہنگا ہے سُن رکہو اللہ کا سودا جنت ہے اخرجہ الترمذی
یعنی جنت کا ملنا کچہہ آسان بات نہین ہے جب راتون کو قیام بعبادت کرے اللہ سے خائف ہو تب کہین
منزل مقصود کو پہونچے انس کہتے ہین داخل ہوے حضرت ایک جوان پر اور وہ موت مین تہا کہا تو آپکو

کیسا پاتا ہی کہا ارجو اللہ یا رسول اللہ واخاف ذنوبی یعنی اللہ سے امید نجات کی اور ڈر گناہون کا رکہتا ہون فرمایا ما اجتمعا فی قلب عبد فی مثل ھذا الموطن الا اعطاہ اللہ ما یرجو وآمنہ مما یخاف اخرجہ الترمذی
یعنی جب رجا و خوف مجتمع ہوتی ہین تو رجا ملتی ہے خوف سے امن حاصل ہوتا ہے عائشہ کہتی ہین مینے کبہی
حضرت صلعم کو کہلکہلا کر ہنستے نہین دیکہا کہ آپ کے لہوات نظر آتی بس یہی مسکرا لیتے تہے اخرجہ الخمسۃ
الا النسائی حدیث ابوذر مین فرمایا ہے واللہ اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو ہنسو تم تہوڑا اور روؤ
تم بہت اور مزانہ اوٹہاؤ عورتون سے بچہونون پر اور نکل بہاگو طرف رستون کی پناہ مانگتے ہوئے اللہ سے
مینے دوست رکہا اسبات کو کہ کاش مین ایک درخت ہوتا کاٹا جاتا اخرجہ الترمذی پچہلا جملہ صحیح
ہے قول ابوذر سے ابوہریرہ کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے اگر جان لے مومن اوس عقوبت کو جو پاس اللہ کے ہی
طمع نکرے اوسکی جنت مین اور اگر جان لے کافر اوس رحمت کو جو پاس اللہ کے ہے ناامید نہو اوسکی رحمت
سے اخرجہ رزین بحث خوف کو صوفیہ صافیہ نے خوب لکہا ہے اونکے کلام سے مغز ان حدیثون کا ظاہر
ہوتا ہے حدیث انس مین مرفوعًا آیا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے نکالو آگ سے اوس شخص کو جسنے یاد کیا مجہکو
ایک دن یا ڈرا مجہسے کسی جگہہ مین اخرجہ الترمذی قران پاک مین فرمایا ہے نہین ڈرتے اللہ سے
مگر علماء اور یہیہ فرمایا ہے کہ بہشت اوسکے لئے ہے جو ڈرا اپنے رب سے اور یہیہ فرمایا ہے کہ ڈرنیوالے
کے لئے دو بہشتین ہونگی اور یہیہ فرمایا ہے جسنے ڈر سے کہڑے ہونیکے سامنے اپنے رب کے نفس کو ہوی
سے باز رکہا اوسکے لئے جنت الماوی ہے اللہم ارزقنا خوفک ایمان کے دو جزو ہین ایک خوف
دوسرا رجا بے انکے ایمان صحیح سلامت نہین رہتا۔

باب وجوب طاعت امام و امیر کا

امام و امیر کی فرمان برداری کرنا عمل صالح ہے حدیث انس مین مرفوعًا آیا ہے تم سنو اور مانو اگرچہ
عامل کیا جاوے تمپر ایک غلام حبشی جسکا سر منقی کیطرح پر ہو یعنی چہوٹا ہو جب تک کہ قائم رکہے وہ تم
مین اللہ کی کتاب اخرجہ البخاری ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے میری اطاعت کی اوسنے

اللہ کی اطاعت کی جسنے میری نافرمانی کی اوسنے اللہ کی نافرمانی کی اور جو کوئی اطاعت کرتا ہے امیر کی وہ مطیع ہے میرا اور جو عاصی ہے امیر کا وہ عاصی ہے میرا اخرجه الشیخان والنسائی دوسرا لفظ یہہ ہے جو کوئی نکلا اطاعت سے اور چھوڑا اوسنے جماعت کو وہ مریگا جاہلیت کی سی موت اخرجه الشیخان ابو بکر کا لفظ مرفوع یہہ ہے من اھان سلطان اللہ فی الارض اھانه اللہ اخرجه الترمذی یہہ احادیث دلیل ہین وجوب طاعت امام وامیر پر احکام اس باب کے ہمنے کتاب اکلیل الکرامہ مین لکھے ہین اور حسن المساعی مین بھی مذکور ہین۔

باب ۳۲ دعا کا

دعا مانگنا اللہ سے افضل اعمال صالحہ ہے حدیث نعمان بن بشیر مین مرفوعاً آیا ہے دعا عبادت ہے پھر یہہ آیت پڑھے وقال ربکم ادعونی استجب لکم اخرجه ابوداؤد والترمذی وصححه ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین جسکے لئے دروازہ دعا کا کھولا گیا اوسکے لئے دروازے رحمت کے مفتوح ہوگئے اور سوال نہین کیا گیا اللہ کسی شئے کا جو محبوب تر ہو اوسکو سوال عافیت سے اور دعا نفع کرتی ہے اوس چیز سے جو نازل ہوئی اور نازل نہین ہوئی اور نہین پھیرتی قضا کو مگر دعا سو لازم پکڑو تم دعا کو اخرجه الترمذی عبادہ بن صامت کہتے ہین حضرت نے فرمایا نہین ہے زمین پر کوئی مسلمان جو دعا کرتا ہے اللہ سے کوئی دعا مگر دیتا ہے اللہ وہ چیز اوسکو یا پھیر دیتا ہے اوس سے برائی کو مثل اوسکے جب تک کہ نہ مانگے اثم یا قطع رحم اخرجه الترمذی ابوامامہ کہتے ہین حضرت سے پوچھا کون دعا زیادہ سُنی جاتی ہے فرمایا جوف مین آخر شب کے اور بعد نمازہای فرض کے اخرجه الترمذی ربیع نے کہا مراد جوف لیل سے وہ اوقات ہین جنمین انسان تخلیہ اپنے رب سے کرتا ہے اثناء شب سے انتہی ابوہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے بہت قریب بندہ اپنے رب سے جب ہوتا ہے کہ سجدہ کرتا ہے سو تم بہت دعا کرو یعنی سجدہ مین اخرجه مسلم وابوداؤد والنسائی خواہ وہ سجدہ اندر نماز کے ہو یا نرا سجدہ حدیث ابن عمرو مین فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ جلد دعا غائب کی واسطے غائب کے قبول ہوتی ہے اخرجه ابوداؤد

والترمذی باب دعوات واذکار مین کتاب نزل الابرار بے شل ومثال ہے اوسمین جمیع مراتب و مقامات ادعیہ وذکر ماثور کے جمع کئے گئے ہین ہیئت واعی کیفیت دعا مواضع دعوات واقسام دعا انواع ذکر اوقات دعا منافع دعا وغیرہ مدارج ومعارج اذکار وادعیہ کو ترتیب وار علیحدہ علیحدہ ابواب وفصول مین جمع کیا گیا ہے اس اجمال کی تفصیل کو اوس کتاب مبارک پر حوالہ کیا جاتا ہے کتاب مذکور بحمدہ تعالیٰ احسن تشکیل بر مقام قسطنطنیہ مطبوع ہو کر عرب وعجم مین شایع ہو چکی ہے۔

باب ۳۔ استعاذہ کا

یعنی پناہ مانگنا اللہ کی آفات متفرقہ سے جن چیزون سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوات ماثورہ مین پناہ مانگی ہے جیسے عجز وکسل وجبن وہرم وبخل وعذاب قبر وفتنہ محیا وممات وجذام وبرص وجنون واسقام سیئہ وقلب غیر خاشع ونفس غیر مشبع ودعای نامسموع وعلم غیر نافع وجہد بلا ودرک شقاء وسوء قضاء وشماتت اعداء وشقاق ونفاق وسوء اخلاق وجوع وخیانت وشر ما نزل وشر ما عرج وفتن لیل ونہار وطوارق لیل وغیرہا ان سب کا بیان نزل الابرار ورسالہ زیادۃ الایمان مین بحوالہ احادیث صحیحہ کیا گیا ہے طرف اونکے رجوع کرنا چاہئے۔

باب ۴۔ استغفار تسبیح تہلیل تکبیر تحمید حوقلہ کا

فضائل مین ان اعمال صالحہ کے احادیث صحیحہ آئی ہین کتاب نزل الابرار ان سب کو شامل ہے الفاظ ان امور کے کتب ادعیہ مین مذکور ہین حزب اعظم حصن حصین عدۃ اذکار لنودی عمل الیوم واللیلہ سلاح المومن مین مسطور ہین ان سب اعمال پر وعدہ مغفرت ذنوب ونجات کا نار سے اور دخول کا جنت مین وارد ہے بعض ادعیہ واذکار کا شمار بھی آیا ہے کہ اتنی بار اونکو فلان فلان وقت لیل ونہار سے پڑہے جو کوئی انسے محروم ہے وہ بڑی خیر وبرکت سے حرمان نصیب ہے۔

باب ۳۵ درود شریف پڑھنے کا

یہہ وہ عمل صالح ہے جسکے برابر کوئی دعا نہین ہے بلکہ کوئی دعا قبول نہین ہوتی اور آسمان پر نہین چڑہتی ہے جبتک کہ درود ہمراہ اوسکے نہو اسکا اختیار کرنا اور کثرت سے پڑہنا مغنی ہے ساری مرادات دارین کو حدیث ابن مسعود مین مرفوعًا آیا ہے بہت قریب مجہسے دن قیامت کو وہ لوگ ہونگے جو مجہپر بہت درود بہیجتے ہین اخرجہ الترمذی آداب واوقات ومواضع درودخوانی نزل الابرار وزیادۃ الایمان مین مذکور ہین اور منافع وفوائد اوسکے گنکر بتلائے گئے ہین اور صیغہ ہای ماثورہ نزل الابرار مین یکجا جمع کردئے گئے ہین فضیلت درود شریف مین فقط ایک یہی حدیث کافی ہے اذن یکفی ہمک ویغفر ذنبک اللہ ایک درود پر بندہ کے دس بار رحمت کرتا ہے بعض اولیاء نے کہا ہے ما وجدنا ما وجدنا یعنی ہمکو جو کچہہ ملا وہ طفیل مین اسی درود کے ملا ہے وللہ الحمد۔

باب ۳۶ ذکر اللہ کا

مراتب اس ذکر کے کہ افضل اعمال ہے حتے کہ جہاد سے بہی بڑہ کر ہے کتاب نزل الابرار مین مرقوم ہین فضائل ذکر کے بیشمار ہین جیسے مغفرت ذاکر کی نار سے بلکہ ہمنشین ذاکر کے حدیث طویل ابوہریرہ مین آیا ہے ہلم القوم لا یشقی بہم جلیسہم اخرجہ الشیخان والترمذی ذاکرین کو فرشتے ہر طرفسے گہیر لیتے ہین رحمت چہپا لیتی ہے سکینہ اوترتا ہے اللہ اپنے پاس کے لوگون مین اونکا ذکر کرتا ہے سبسے زیادہ نجات دینے والا عذاب سے یہی ذکر ہے **ف** ذکر زبان ودل دونون سے ہوتا ہے اگرچہ تنہا ذکر زبان کا یا دل کا بہی نافع ہے مگر اولی یہہ ہے کہ دونون کے اتفاق سے ہو پہر ذکر دو طرح پر ہے ایک تکرار اذکار ماثورہ کی مطابق سنت صحیحہ دوسرے یاد رکہنا اللہ کا وقت پیش آنے محارم آلہی کے اور باز رہنا اونسے بخوف خدا پہر ذکر مین کچہہ یہی شرط نہین ہے کہ ایک وقت خاص مین رات دن سے علیحدہ بیٹہہ کر ذکر کرے بلکہ چلتے پہرتے جاگتے سوتے لین دین کرتے ہر وقت یاد آلہی کرے الفاظ حمد وتسبیح وتکبیر وتہلیل کو بانیت

مین کہتا رہے یہہ سب داخل ذکر ہے کہڑے بیٹھے لیٹے ہر دم ذاکر رہے ایسا شخص اعلی ذاکرین
خدا مین شمار ہوتا ہے اور ثمرات ذکر کا مستحق ٹہیرتا ہے یہہ طریقہ ذکر کا موافق سیرت جناب
رسالت مآب و اصحاب رسول اللہ صلعم کے ہے۔

باب ۳۲ ذبح کا

جانور کو اللہ کا نام لیکر تیز چھری یا ہتہیار سے ذبح کرنا عمل صالح ہے اسکا ذکر حدیث مین آیا ہے
شداد بن اوس مرفوعاً کہتے ہین اللہ نے لکھا ہے احسان کو ہر چیز پر سو جب تم قتل کرو تو اچہی
طرح قتل کرو جب ذبح کرو تو اچہی طرح ذبح کرو اپنی چھری تیز کر لو ذبیحہ کو راحت دو اخرجہ
الخمسۃ الا البخاری۔ جو شخص ذبح واسطے غیر اللہ کے کرتا ہے وہ ملعون ہے اور وہ ذبیحہ
حرام اور ذابح مرتد ہو جاتا ہے اسکا بیان رسالۂ دعایۃ الایمان مین کیا گیا ہے۔

باب ۳۳ حث کا رحمت پر

رحم کرنا خلق خدا پر ایک عمدہ عمل صالح ہے جسکا نتیجہ یہہ ہے کہ اللہ راحم پر رحمت کرتا ہے حدیث
ابن عمرو مین مرفوعاً آیا ہے اللہ رحمت کرتا ہے رحم کرنیوالون پر تم رحم کرو اوسپر جو زمین مین ہے
رحمت کریگا تمپر وہ شخص جو آسمان پر ہے الحدیث اخرجہ ابوداؤد صلہ رحم بہی اسی جگہہ سے ہے
ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے چھینی نہین جاتی رحمت مگر شقی سے اخرجہ ابوداؤد والترمذی دوسرا
لفظ یہہ ہے رحم نہین کرتا اللہ اوسپر جو رحم نہین کرتا ہے لوگون پر اخرجہ الشیخان تیسرا لفظ یہہ ہے
من لا یرحم لا یرحم اخرجہ الخمسۃ الا النسائی **ف** رحمت کرنا کچہہ انسان ہی پر نہین
ہوتا ہے بلکہ ہر حیوان پر چاہیے حدیث ابوہریرہ مین قصہ ایک شخص کا آیا ہے کہ اوسنے ایک پیاسے
کتے کو پانی بہر کر پلایا تہا اللہ نے اوسکا شکر مانا اور اوسکو بخشدیا پہر حضرت نے فرمایا فی کل کبد
رطبۃ اجر اخرجہ الثلثۃ و ابوداؤد دوسری روایت مین آیا ہے کہ ایک عورت زانیہ نے ایک

کتے کو گرم دن مین جو لب چاہ پر زبان پیاس سے نکالے ہوئے تہا پانی پلایا اللہ نے اوسکو بخشدیا حدیث ابن عمر مین ذکر ایک عورت کا آیا ہے کہ اوسنے ایک بلی کو باندہ رکھا تہا وہ بھوکی مرگئی اللہ نے اوسکو دوزخ مین بہیجا اخرجہ الشیخان حدیث ابوہریرہ مین پشت دواب کو منبر بنانے سے منع فرمایا ہے اخرجہ ابو داؤد حدیث عبد الرحمن عن ابیہ مین آیا ہے کہ کسی شخص نے ایک چڑیا کے بچون کو پکڑا تہا فرمایا اسکو کسنے ستایا ہے اسکے بچے چہوڑ دو ایک قریہ نمل کو جلا دیا تہا فرمایا آگ سے عذاب کرنا کام رب النار کا ہے اخرجہ ابو داؤد مراد قریہ نمل سے گہر چونٹیون کا ہے جسمین وہ رہتی ہین

باب ۳۹ رفق کا

نرمی کرنا ہر کام مین عمل صالح ہے حدیث عائشہ مین آیا ہے حضرت نے فرمایا رفق کسی شئے مین نہین ہوتا مگر اوسکو زینت دیتا ہے اور کسی شئے سے نکال نہین لیا جاتا مگر اوسکو عیب دار کر دیتا ہی اخرجہ مسلم وابو داؤد ہ

بشیرین زبانی ولطف وخوشی		توانی کہ پیلے بموئے کشی	

دوسری روایت مین آیا ہے کہ مین ایک اونٹ پر سوار تہی وہ شوخ وشریر تہا مین اوسکو مارتی تہی مجہسے فرمایا علیك بالرفق جو یریہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جو محروم ہوا رفق یعنی نرمی سے وہ ساری خیر سے محروم ہوا اخرجہ مسلم وابو داؤد ابو موسی کہتے ہین حضرت جب کسی شخص کو کسی کام مین بہیجتے فرماتے بشروا ولا تنفروا ویسروا ولا تعسروا اخرجہ ابو داؤد۔

باب ۴۰ زکوۃ کا

اسکا عمل صالح ہونا ظاہر ہے اسلئے کہ یہہ ایک بنا ہے پانچ بنیاد اسلام سے اور ایک فریضہ ہے فرائض شریعت سے تارک اوسکا بلا عذر باوجود قدرت ومقدرت کے عمداً کافر حلال الدم ہوجاتا ہے اسکا وجوب کتاب عزیز وسنت مطہرہ دونون سے ثابت ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مانعین

زکوۃ سے مثل اہل ردت کے قتال کیا تھا اگرچہ عمر فاروق ابتداء عزم مین بسبب اونکے کلمہ گو ہونیکے رکے تھے لکن آخر کو متفق الرای ہوگئے اور سب صحابہ کا اوسپر اجماع ہوگیا وللہ الحمد۔

باب ۴۱ زکوۃ فطر کا

یہہ زکوۃ نہایت عمدہ عمل صالح ہے ہر غلام و آزاد و صغیر و کبیر ذکر و انثی پر فرض ہے ابن عمر کا لفظ یہہ ہے فرض رسول اللہ صللم زکوۃ الفطر اخرجہ الستۃ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کا لفظ یہہ ہے حضرت نے ایک منادی بہیجا کہ مکہ کی گلی کوچوں مین پکار دے الا ان صدقۃ الفطر واجبۃ الحدیث اخرجہ الترمذی رہی مسائل زکوۃ مفروضہ و صدقہ فطر کی سو محل اوسکا کتب فقہ سنت ہے

باب ۴۲ مدح وحشت کا زہد پر

زہد یعنی بے رغبت ہونا دنیا مین افضل اعمال صالحہ ہے حضرت نے عائشہ سے کہا تہا اگر تجکو مجہسے ملنا خوش آتا ہے تو کافی ہے تجکو دنیا سے مثل زاد راکب کے اور دور رہ تو ہمنشینی اغنیاء سے اور پرانا نہ سمجہہ کسی کپڑے کو یہانتک کہ پیوند لگائے تو اوسکو اخرجہ الترمذی ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے حضرت نے کہا اللہم اجعل رزق آل محمد قوتا دوسری روایت مین کفافا آیا ہے اخرجہ الشیخان والترمذی کفاف سے یہہ مراد ہے کہ حاجت سے زائد نہو مراد آل محمد سے ذات خاص حضرت ہے یا اہلبیت رسالت یا سارے سادات الی یوم القیامہ یہی وجہ ہے کہ دنیا مین ویسی دولت و سلطنت سادات کو نہ ملی جیسی اور اقوام کو ملی ابو ذر کہتے ہین حضرت نے فرمایا زہادت دنیا مین کچہہ یہہ نہین ہے کہ حلال کو حرام کرلے مال کو ضایع کردے ولکن زہادت یہہ ہے کہ جو اللہ کے ہاتہہ مین ہے اوسپر زیادہ اعتماد ہو اوس سے جو تیرے ہاتہہ مین ہے اور تجکو ثواب مصیبت مین زیادہ ترغبت ہو اگروہ بلا تیرے لئے باقی رہی اخرجہ الترمذی اسلئے

کہ اللہ فرماتا ہے لکیلا تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما اتاکم ۵

چہ خوش بود دل تنگ ما درے وا کرد | خدا دراز کند عمر زخم کاری ما
ز فقر بہی بعمل در نیاید آسایش | بدر دخویش ہم آغوش کردہ مارا

حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے کہ داخل ہونگے فقرا جنت مین قبل اغنیا کے پانسو برس آدہے دن اخرجہ الترمذی ابن عمر نے ایک آدمی سے کہا جسکے پاس ایک زوجہ و گھر تہا کہ تو غنی ہے اوسنے کہا میرے پاس ایک خادم بہی ہے کہا ابتو تو بادشاہ ہے اخرجہ مسلم اسامہ بن زید مرفوعًا کہتے ہین مین کہڑا ہوا باب جنت پر عام داخل ہونیوالے اوسمین یہی مساکین تہے آسودہ لوگ محبوس تہے الحدیث اخرجہ الشیخان حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے تم طلب کرو مجکو اپنے ضعفاء مین تم مدد کئے جاتے ہو اور رزق دئے جاتے ہو بہ سبب ضعیفون کے اخرجہ اصحاب السنن عبد اللہ ابن مغفل کہتے ہین ایک آدمی نے کہا ای رسول خدا مین آپکو دوست رکہتا ہون فرمایا دیکہہ کیا کہتا ہے کہا واللہ انی لاحبک تین بار اسیطرح کہا فرمایا اگر تو مجھکو دوست رکہتا ہے تو تیار کر واسطے فقر کے زرہ کیونکہ فقر اسرع ہے طرف اوسکے جو مجھکو دوست رکہتا ہے سیل سے طرف اپنے منتہی کے اخرجہ الترمذی حدیث ابو امامہ مین آیا ہے کہ حضرت کے سامنے ذکر دنیا کا کیا فرمایا تم نہین سنتے تم نہین سنتے کہ بذاذت ایمان ہے اخرجہ ابو داؤد مراد بذاذت سے رثاثت ہیئت و ترک زینت ہے یعنی لباس مین تواضع کرنا میلے کچیلے پہٹے پرانے کپڑے لتے پہنتا جابر کی روایت مین آیا ہے کہ سامنے حضرت کے ذکر ایک مرد عابد اور ایک مرد پرہیزگار کا آیا فرمایا ورع کے برابر کوئی شئے نہین ہے اخرجہ الترمذی یعنی مرتبہ تقوی کا عبادت سے بڑہ کر ہے تیسیر الوصول مین ایک فصل بیان مین فقر حضرت و اصحاب حضرت کی منعقد کی ہے حاجت ذکر کی اسجگہہ نہین ہے اسلئے کہ یہہ بات ظاہر ہے کہ حضرت عبد اور رسول تہے بادشاہ نہ تہے جو زہادت و عبادت حضرت و صحابہ نے کی وہ واسطے امت کے اسوہ ہے لکن جبکہ اللہ تعالی توفیق و ہمت بخشے اور فقر پر صبر عطا کرے جو احادیث ذم دنیا مین آئی ہین اور مذمت اہل دنیا پر مشتمل

ہین وہ سب طرف زہد و ترک و تجرید و قناعت و غناء قلب و جمعیت خاطر کے بلاتی ہین ساری دنیا اور جو کچھ دنیا مین ہے وہ سب ملعون ہے مگر ایک ذکر خدا اور جو قریب بذکر خدا ہے یا عالم و متعلم اخرجه الترمذی عن ابی هریرة مرفوعًا دوسرا لفظ یہہ ہے کہ دنیا قید خانہ ہے مومن کا اور جنت ہے کافر کی اخرجه مسلم والترمذی انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے حب دنیا سر ہے خطا کا اخرجه رزین ورزین کہتے ہین قلت واخرجه ابوداؤد والله اعلم حدیث سهل بن سعد مین آیا ہے کہ اگر ہوتی دنیا نزدیک الله کے برابر ایک پر پشہ کے تو نہ پلاتا الله اوس سے کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی اخرجه الترمذی قتادہ بن نعمان کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے الله جب دوست رکھتا ہے کسی بندے کو تو بچاتا ہے اوسکو دنیا سے جیسے بچاتا ہے ایک تم مین کا اپنے بیمار کو پانی سے اخرجه الترمذی علی مرتضی کہتے ہین دنیا نے پیٹھ پھیری آخرت نے منہ کیا ہر ایک کے لئے ان دونون سے بیٹے ہین سو تم ابناء آخرت بجاؤ ابناء دنیا نہ ہو کیونکہ آج کے دن عمل ہے حساب نہین کل حساب ہوگا عمل نہین ہے رواہ رزین ورزین کہتے ہین قلت واخرجه البخاری بغیر اسناد والله اعلم۔

باب ۴۳ حلیے کا

یعنی مرد کو خاتم رکھنا مسنون ہے ہر سنت عمل صالح ہوتی ہے حدیث انس مین آیا ہے حضرت کی مہر چاندی کی تھی نقش اوسکا محمد رسول الله تھا صلعم اخرجه الخمسة یہہ مہر اسلیے بنائی تھی کہ وہ لوگ بے مہر کا خط نہین پڑھتے تھے وہ مہر حضرت کے ہاتھ سے عثمان رضی الله عنہ کے ہاتھ پھر ارس مین بزمانہ خلافت گر گئی یہہ کنوان پاس قباء کے ہے پھر نہ ملی رواہ النسائی مہر روا ہین سے نہی آئی ہے خاتم ذہب کو آگ کی چنگاری خاتم حدید کو زیور اہل نار فرمایا ہے رواہ مسلم وغیرہ

باب ۴۴ خضاب کا

خضاب کرنا سنت ہے اسلئے عمل صالح ٹھیرا ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے یہود و نصاریٰ رنگ نہین کرتے ہین تم خلاف اونکا کرو اخرجه الخمسة الا الترمذی ترمذی کا لفظ یہہ ہے تم متغیر کرو شیب کو تشابہ یہود نہ ہنو ابن عباس کہتے ہین ایک مرد گزرا اوسنے حنا کا خضاب کیا تھا فرمایا ما احسن هذا ایک دوسرا گزرا اوسنے حنا و کتم کا خضاب کیا تھا فرمایا هذا احسن من هذا پھر ایک اور آدمی نکلا اوسنے زرد خضاب کیا تھا فرمایا هذا احسن من هذا کله اخرجه ابو داؤد کتم ایک گھاس ہے جسکو وسمہ مین ملاتے ہین رہا خضاب سیاہ سو سیاہ کرنا ڈاڑہی کا حرام ہے **ف** عائشہ کہتی ہین ایک عورت نے پردہ کی اوٹ سے اشارہ ہاتھ سے کیا تھا حضرت نے اوسکا ہاتھ پکڑ کر فرمایا مین نہین جانتا کہ یہہ ہاتھ مرد کا ہے یا عورت کا اوسنے کہا عورت کا ہاتھ ہے فرمایا لو کنت امرأة لغیرت اظفارك یعنی اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخنون کا رنگ بدلتی یعنی حنا سے اخرجه ابو داؤد والنسائی معلوم ہوا کہ ایک مشابہت ساتھ مرد کے عورت کو یہہ بہی ہے کہ وہ اپنا ہاتھ صاف رکھے مہندی نہ لگائے اور یہہ مشابہت ممنوع ہے دوسری روایت عائشہ کی یہہ ہے کہ ہند بنت عتبہ نے کہا ای رسول خدا مجھسے بیعت لو فرمایا لا ابایعك حتی تغیری کفیك کانهما کفا سبع یعنی مین تجھسے بیعت نہین لیتا جب تک کہ تو اپنے کف دست کو حنا سے متغیر نکرے گویا یہہ دونون ہاتھ کسی درندے کے ہین اخرجه ابو داؤد معلوم ہوا کہ مہندی لگانا دست و پا کو تمہین عورت کے عمل صالح ہے صیغہ امر کا وجوب کے لیئے آتا ہے جب تک کہ کوئی صارف موجود نہو۔

باب ۴۵ بالون کا

بالونمین کنگھی کرنا اونکو صاف و ستہرا رکھنا عمل صالح ہے ابو قتادہ نے حضرت سے کہا میرے سر پر بال ہین کان تک کیا مین اونکو کنگھی کر دون فرمایا ہان اور اونکا اکرام کر تب سے ابو قتادہ ہر دن دوبار اونمین تیل ڈالتے لقوله صلعم نعم واکرمها اخرجه مالك والنسائی ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے جسکے سر پر بال ہون وہ اونکا اکرام کرے اخرجه ابو داؤد ایک شخص کے سر و ریش کے بال

پریشان دیکھکر فرمایا تھا کہ گویا وہ شیطان ہے اخرجہ مالک مراد پریشانی سے یہہ ہے کہ مدت سے اوسنے کنگھی نہ کی تھی نہ تیل ڈالا تھا **ف** فرق کرنا یعنی مانگ نکالنا سنت ہے اسیطرح موچھون کا کترنا ڈاڑہی کا بڑہانا مسنون ہے یہی حکم حلق عانہ وتقلیم اظفار ونتف الابط کا ہے یہہ سب سنن مرسلین و اعمال صالحہ ہین حدیث ابن عمر مین آیا ہے کان رسول اللہ صلعم یاخذ من لحیتہ من عرضہا وطولہا اخرجہ الترمذی۔

باب ۴۶ طیب و دہن کا

یعنی عطر ملنا تیل لگانا سنت ہے انس مرفوعاً کہتے ہین محبوب ہے مجھکو خوشبوا ور عورتین اور ٹھنڈک میری آنکھہ کی نماز مین ہے اخرجہ النسائی حدیث ابوہریرہ مین رد طیب سے منع کیا ہے فرمایا ہے کہ وہ طیب الریح خفیف المحمل ہے اخرجہ مسلم ابوداؤد والنسائی اسیطرح حدیث ابوعثمان نہدی مین رد ریحان سے نہی فرمائی ہے اور کہا کہ وہ جنت سے نکلا ہے حدیث ابن عمر مین رد دہن سے بھی منع کیا ہے اخرجہما الترمذی معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو عطر یا پھول یا تیل دے تو اوسکو لیلے پھیرے نہین یہہ حدیثین شامل ہین جملہ اقسام مذکورات کو یہہ اور بات ہے کہ اسقدر مقدار کا عطر دے جسکا منت لینا خلاف عرف ہو اوسوقت اوسکی قیمت دیسکتا ہے ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین مردونکی خوشبو وہ ہے جسکی بو ظاہر ہو رنگ مخفی ہو عورتونکی خوشبو وہ ہے جسکا رنگ ظاہر ہو بو مخفی ہو اخرجہ الترمذی والنسائی حدیث عائشہ مین آیا ہے حضرت خوشبو ملتے تھے ذکارۃ الطیب مشک وعنبر سے اور فرماتے تھے اطیب طیب مشک ہے اخرجہ الترمذی

باب ۴۷ امور زینت کا

یہہ سب امور سنت و اعمال صالحہ ہین حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے پانچ چیزین فطرت ہین ختان استحداد قص شارب تقلیم اظفار نتف ابط اخرجہ الستۃ مراد استحداد سے حلق عانہ ہے یہہ

استحداد مرد عورت دونون کے لئے آیا ہے اور یہہ سب کام داخل تنظیف ہین حدیث عائشہ مین ذکر آعقا ہ لحیہ سواک استنشاق ومضمضہ وغسل براجم واستنجا کا بہی فرمایا ہے اخرجہ الخمسۃ الا البخاری مراد براجم سے اونگلیون کی گانٹہیان ہین اونکو بہی دہوئے تاکہ میل کچیل نرہ جاسے

باب ۴۸ سخا کا

اس عمل صالح کی فضیلت حدیث مین بہت آئی ہے ابوہریرہ مرفوعًا کہتے ہین سخی قریب ہے اللہ سے قریب ہے جنت سے بعید ہے آگ دوزخ سے جاہل سخی احب ہے اللہ کو عابد بخیل سے اخرجہ الترمذی دوسرا لفظ یہہ ہے اللہ فرماتا ہے تو خرچ کر تجہپر خرچ کیا جائیگا اخرجہ الشیخان **ف** بخیل وہ ہے جو حقوق انفاق شرعی مین قاصر ہے نہ وہ شخص جو اسراف وتبذیر نہین کرتا ہے اور مال کو مصرف بیجا سے بچاتا ہے سخی وہ ہے جو علاوہ انفاق واجب کے مال زائد سے خبرگیری اہل حاجت کی صدقہ وخیرات سے کیا کرتا ہے نہ وہ شخص جو مال کو فسق وفجور ولہو ولعب مین رات دن اوڑاتا رہتا ہے ایسے شخص کو قرآن مین برادر شیطان فرمایا ہے ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین وکان الشیطان لربہ کفورا

باب ۴۹ سفر کا

نکلنا گہر سے بارادہ سفر کے دن جمعرات کے عمل صالح ہے حدیث کعب بن مالک مین آیا ہے نہین نکلتے تہے رسول خدا صلعم طرف سفر کی مگر دن پنجشنبہ کو اخرجہ ابوداؤد صخر بن وداعہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے اللہم بارک لامتی فی بکورہا اور جب کوئی لشکر بہیجتے تو اول روز مین روانہ فرماتے صخر تاجر تہے اپنی تجارت اول روز مین کیا کرتے بڑے مالدار ہوگئے اخرجہ ابوداؤد والترمذی

باب ۵۰ بیان مین رفقہ کے

سفر مین رفیق کا ہمراہ رکہنا عمل صالح ہے ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین اگر جانین لوگ نقصان تنہائی کا جو مین جانتا ہون کبہی نہ چلے کوئی سوار اکیلا رات کو اخرجہ البخاری سعید بن المسیب کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ شیطان قصد کرتا ہے ایک اور دو کا اور جب تین ہوتے ہین تو پہر اونکا قصد نہین کرتا — اخرجہ مالک حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین فرمایا ہے کہ ایک سوار شیطان ہے دو سوار دو شیطان ہین تین سوار رکب ہین یعنی قافلہ اخرجہ مالک وابوداؤد والترمذی لکن جب تین آدمی سفر کو نکلین تو ایک شخص کو اپنے اوپر امیر کرلین اسکو ابوداؤد نے ابوہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے —

باب ۵۱ بیان مین اعانت رفیق کے

حدیث ابوسعید مین مرفوعاً آیا ہے جسکے پاس سواری زیادہ ہو وہ دوسرے کو دیوے اور جسکے پاس توشہ زیادہ ہو وہ دوسرے کو دیوے اصناف مال کا ذکر فرمایا یہانتک کہ ہمنے یہہ سمجہا کہ ہم مین سے کسیکا حق مال زائد مین نہین ہے اخرجہ مسلم وابوداؤد

باب ۵۲ بیان مین تلقی مسافر کے

یعنی مسافر کے لینے کو جانا عمل صالح ہے سائب بن یزید کہتے ہین جب حضرت غزوۂ تبوک سے پہرے ہم مع لڑکون کے واسطے لینے حضرت کے ثنیۃ الوداع تک گئے اخرجہ البخاری معلوم ہوا کہ استقبال کرنا مسافر کریم کا مستحب ہے اس حدیث کو ابوداؤد وترمذی نے بہی روایت کیا ہے اسیطرح جب حضرت مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ کو گئے تہے تب بہی اہل مدینہ نے آپکا استقبال کیا تہا اور یہہ شعر پڑہا تہا ؎

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع ‏ — ‏ وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

عائشہ کہتی ہین جب زید بن حارثہ آئے حضرت میرے گہر مین تہے اونہون نے دروازہ ٹہونکا حضرت نے

کھڑے ہوکر اونسے معانقہ کیا اخرجہ الترمذی شعبی نے کہا حضرت نے تلقی کی جعفر بن ابی طالب کی
اور اونکو اپنے گلے سے لگایا اور دونون آنکھون کے بیچ مین بوسہ لیا اخرجہ ابوداؤد بعض احادیث
مین ذکر مشایعت بعض اصحاب کا بہی وقت سفر کے آیا ہے۔

باب ۵۳ دو رکعت قدوم کا

ابن عمر و کعب بن مالک کہتے ہین حضرت جب سفر سے پہرتے شروع مسجد سے کرتے دو رکعت نماز
پڑہتے پہر گہر مین جاتے نافع کہتے ہین ابن عمر بہی اسیطرح کیا کرتے تہے اخرجہ ابوداؤد یہہ عمل
صالح مسنون ہے

باب ۵۴ سبق و رمی کا

یہہ دونون عمل صالح ہین حدیث مرفوع ابوہریرہ مین آیا ہے نہین ہے سبق مگر خف یا حافر یا نصل مین
اخرجہ اہل السنن مراد خف سے اونٹ ہے حافر سے گہوڑا نصل سے تیر ابن عمر کا لفظ یہہ ہے حضرت
گہوڑون کو دبلا کرکے مسابقت کرتے یعنی گہڑ دوڑ اخرجہ ابوداؤد دوسرا لفظ یہہ ہے کہ ایکبار
حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک اسپان لاغر کو دوڑایا اور جو لاغر نہ تہے اونکو ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک
دوڑایا اخرجہ الستۃ عقبہ بن عامر کا لفظ یہہ ہے اللہ داخل کرتا ہے ایک تیر پر تین آدمیون کو
جنت مین ایک تیر ساز جسنے اجر کے لئے تیر بنایا دوسرا تیر انداز تیسرا جو تیر اوٹہا کر دیتا ہے اخرجہ
اصحاب السنن بطولہ حدیث سلمہ بن اکوع مین آیا ہے حضرت نکلے کچہ لوگون پر قبیلہ اسلم کے
وہ تیر چلا رہے تہے کہا تیر لگاؤ اے بنی اسمعیل تمہارے باپ تیر انداز تہے تم تیر لگاؤ مین ہمراہ بنی
فلان کے ہون دوسرے لوگ رک گئے فرمایا تم کیون نہین تیر چلاتے کہا ہم کیونکر تیر اندازی
کرین آپ تو اونکے ساتہہ ہین فرمایا ارموا انا معکم کلکم اخرجہ البخاری۔

———— ۱۴۰ ————

باب ۵۵ خیل کا

گھوڑا پالنا عمل صالح ہے حدیث عروہ بن جعد مین آیا ہے حضرت نے فرمایا گھوڑونکی پیشانی سے خیرو غنیمت قیامت تک معقود ہے اخرجہ الخمسۃ الا ابا داؤد انس کا لفظ یہہ ہے برکت نواصی خیل مین ہے متفق علیہ ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے باندھا گھوڑا راہ خدا مین ایمان کی راہ سے اور الله کے وعدہ کو سچا جانکر تو اوسکا شبع وریّ دروث وبول ترازو مین ہوگا دن قیامت کو رواہ البخاری انس کہتے ہین کوئی شئے بعد نساء کے حضرت کو گھوڑون سے زیادہ ترمحبوب نتھی رواہ النسائی

باب ۵۶ پانی پینے کا

آب زمزم کو کھڑے ہوکر پینا عمل صالح ہے ابن عباس کہتے ہین مینے پلایا حضرت کو پانی زمزم کا پیا اوسکو کھڑے ہوکر اخرجہ الخمسۃ الا ابا داؤد مالک کو یہہ بات پہنچی تھی کہ عمر وعثمان وعلی اس پانی کو کھڑے ہوکر پیتے تھے ابن عمر کہتے ہین ہم عہد حضرت مین چلتے ہوئے کھڑے ہوکر پانی پیتے اخرجہ الترمذی یہہ خصوصیت اسی پانی کی ہے ورنہ عام پانی کھڑے ہوکر پینا ممنوع ہے حدیث ابوہریرہ مین نزدیک مسلم کے اوس سے نہی شدید آئی ہے۔

باب ۵۷ سانس لینے کا پانی پینے مین

یہ عمل صالح ہے اور آداب شرب مین داخل ہے انس کہتے ہین حضرت تین بار سانس لیتے رواہ الخمسۃ الا النسائی مسلم وترمذی کا لفظ یہہ ہے فرماتے اسطرحکا پینا اروی ابرء امرأ ہے یعنی خوشگوار وسیراب کنندہ وصحت بخشندہ حدیث ابن عباس مین آیا ہے حضرت نے فرمایا نہ پیو تم جیسے اونٹ پیتا ہے لکن پیو دو بار تین بار کرکے اور بسم الله کہو جب پیو اور الحمد الله کہو جب پی چکو اخرجہ الترمذی

باب ۵۸ بیان مین ترتیب شار بین کے

یہہ ترتیب عمل صالح ہے انس کہتے ہین حضرت کے پاس ایک قدح شیر لائے اوسکو پیا جانب چپ پر حضرت کے ابوبکر صدیق تھے جانب راست پر ایک اعرابی تہا بچاہوا اوس اعرابی کو دیا اور فرمایا۔ الایمن فالایمن اخرجہ الستۃ الا النسائی سہل بن سعد کا لفظ یہہ ہے حضرت کے پاس پانی لائے آپنے پیا داہنی طرف آپکے ایک لڑکا تہا اور بائین طرف بوڑہے لوگ تھے غلام سے کہا تو مجھکو اذن دیتا ہے کہ مین انکو دون اوسنے کہا واللہ یا رسول اللہ لا اوثر بصیبی منک احدا حضرت نے اوسکے ہاتہہ مین وہ پیالہ دیدیا اخرجہ الشیخان رزین نے کہا وہ لڑکا فضل بن عباس تھے رضی اللہ عنہ حدیث ابوقتادہ وابن ابی اوفی مین آیا ہے ساقی قوم سب سے پیچھے پیئے اخرجہ ابوداؤد عن الثانی والترمذی عن الاول۔

باب ۵۹ برتن چھپانے کا

اس عمل صالح کا حکم حدیث جابر مین مرفوعا یون آیا ہے چہپاؤ برتن کو منہ باندہو مشک کا اخرجہ الشیخان وابوداؤد مسلم کا لفظ یہہ ہے کہ سال بہر مین ایک رات وبا اوترتی ہے جب اوسکا گزر اوس برتن و مشک پر ہوتا ہے جسکا منہ بند یا چہپا نہین ہے تو اوسمین وہ وبا داخل ہوجاتی ہے لیث نے کہا اعاجم جو ہمارے پاس ہین وہ اس وبا سے کانون اول مین بچتے ہین یہہ نام ہے ایک ماہ رومی کا دوسرا لفظ مسلم کا ابوحمید سے یہہ ہے ہمکو حکم ہے کہ ہم منہ مشک کا رات کو بند کرین اور دروازے گہر کے شب کو بہیڑ دین **ف** عائشہ کہتی ہین حضرت کے لئے میٹھا پانی بیوت سقیا سے لایا جاتا تہا قتیبہ نے کہا یہہ ایک چشمہ تہا مدینہ سے دو میل پر اخرجہ ابوداؤد حدیث جابر مین آیا ہے کہ حضرت نے ایک انصاری سے باسی پانی ٹہنڈا مانگ کر پیا اوسنے اوس پیالہ مین بکری کا دودہ بہی دوہ دیا تہا اخرجہ البخاری وابوداؤد حضرت کی دعا مین آیا ہے اللہم اجعل حبک احب الی من الماء البارد۔

باب ۱۶ نبیذ کا

عائشہ کہتی ہین کہ ہم نبیذ بناتے تھے واسطے حضرت کے صبح کو اوسکو تیسرے پہر کو پیتے اور ہم ہر صبح وشام ایک دن مین دوبار اوس مشکیزہ کو دہوڈالتے اخرجہ اھل المسانن ابن عباس کا لفظ یہہ ہے ہم نقوع کرتے واسطے رسول خدا صلعم کے زبیب کو وہ پیتے اوسکو آج اور کل اور پرسون شام تک تیسرے دن کے پھر حکم فرماتے کہ کسی اور کو پلا دو یا پھیکدو اخرجہ مسلم وابوداؤد والنسائی کھجور یا منقے کو کچل بچلکر پانی مین ڈالدیتے جب اوسکی مٹہاس پانی مین آجاتی تو اوسکو پیتے اسکا نام نبیذ تہا تیسرے دن اندیشہ سکر کا ہوتا اسلئے بچا کچہا پھیکدیا جاتا۔

باب ۱۶ بیان وشعر کا

ایسا شعر کہنا جو کسی نصیحت یا مدح خدا ورسول مین ہو یا ترجمہ ہو کسی آیت وحدیث کا عمل صالح ہے حدیث ابی بن کعب مین مرفوعًا آیا ہے ان من الشعر حکمۃ اخرجہ البخاری وابوداؤد محاورہ کتاب وسنت مین اطلاق لفظ حکمت کا غالبا سنت مطہرہ پر آتا ہے ابن عباس کہتے ہین ایک اعرابی آیا اوسنے بات کرنا شروع کیا حضرت نے فرمایا ان من البیان لسحرًا وان من الشعر حکمۃ اخرجہ ابوداؤد عائشہ کہتی ہین حضرت واسطے حسان کے مسجد مین منبر رکہتے وہ اوسپر کہڑے ہوکر حضرت کی طرف سے منافحہ یعنی مخاصمہ کرتے حضرت فرماتے اللہ تائید کرتا ہے حسان کی روح القدس سے جب تک کہ وہ منافحہ یا مفاخرہ کرتا ہے طرفسے رسول اللہ کے اخرجہ البخاری وابوداؤد والترمذی مراد روح القدس سے جبرئیل علیہ السلام ہین ہ

صدے اشہپر جبریل عشق ہر ساعت	زجنبش دل پر اضطراب میشنوم

شرید کہتے ہین مین ایکدن ردیف رسول خدا صلعم تہا فرمایا تیرے پاس کچہہ اشعار امیہ بن صلت کے ہین مینے کہا ہان فرمایا ھیہ یعنی لاؤ سناؤ مینے ایک بیت پڑہی فرمایا ھیہ یہانتک کہ مینے ایکسو ابیات پڑہکر سنائی اخرجہ مسلم جابر بن سمرہ

کا لفظ یہہ ہے پاس بیٹھا ہین حضرت کے سو بار سے زیادہ حضرت کے اصحاب اشعار پڑہتے امر جاہلیت کا ذکر کرتے حضرت خاموش رہتے اور کبھی مسکرا دیتے اخرجه الترمذی انس کہتے ہین حضرت کا ایک حادی تہا یعنی شتربان شتر ران اوسکو انجشہ کہتے تہے وہ خوش آواز تہا حضرت نے اوسکو فرمایا رویدك یا انجشه لاتکسر القواریر اوسوقك بالقواریر مراد قواریر سے زنان ناتوان ہین اخرجه الشیخان یعنی اے انجشہ رفق و تانی کر عورتون مین حدا و غنا اثر کرتا ہے یا اونٹون کو تیز نہ ہانک کہ اونکو ایذا ہو حدیث براء مین آیا ہے کہ دن قریظہ کے حسان بن ثابت کو فرمایا اهج المشرکین فان جبرئیل معك اخرجه الشیخان عائشہ کا لفظ یہہ ہے فرمایا هجاهم حسان فشفی واشتفی اخرجه مسلم بطوله معلوم ہوا کہ ہجو مین مشرکین و کفار کے شعر کہنا ممنوع نہین ہے بلکہ مامور بہ ہے ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا بہت سچا کلمہ جو شاعر نے کہا ہے کلمہ لبید کا ہے ع الا کل شئ ما خلا الله باطل اور قریب ہے کہ امیہ بن الصلت مسلمان ہو جاتا اخرجه الشیخان والترمذی ترجمہ اس مصرعہ کا یہہ ہے ع ہمہ نیستند انچہ ہستی توئی * معلوم ہوا کہ تمثل کرنا ساتھ شعر شاعر کا واسطے جبکہ مضمون اوسکا جائز ہو درست ہے یہہ بہی ثابت ہوا کہ کبھی غیر مسلمان بہی کوئی اچھی بات کہتا ہے ؎

	مرا از صحبت جاہل چہ باک میباشد		کہ در دہان نجس حرف پاک میباشد	

کسی نے عائشہ صدیقہ سے پوچھا تہا کہ حضرت بہی کبہی شعر پڑہتے تہے کہا ہان شعر ابن رواحہ سے تمثل فرماتے تہے ع ویاتیك بالاخبار من لم تزود اخرجه الترمذی جندب بن عبد اللہ کہتے ہین ہم حضرت کے ساتھ تہے آپکو ایک پتھر آلگا اونگلی سے خون نکلا فرمایا ؎

	هل انت الا اصبع دمیت		وفی سبیل الله ما لقیت	

اخرجه الشیخان یہہ سب احادیث دلیل ہین جواز شعر گوئی اور حسن بیان اور تمثل اشعار و سماع ابیات و جواز ہجو مخالفین اسلام پر واسطے تائید اسلام اور مخاصمہ کرنیکے طرف سے اسلام و اہل اسلام کے ولله الحمد ف کلام نثر ہو یا نظم حسن اوسکا حسن ہے اور قبیح اوسکا قبیح حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے اگر ممتلی ہو جوف ایک تمہارے کا پیپ سے یہانتک کہ اوسکو کہائے تو یہہ بہتر ہے اس سے

کہ متلی ہو شعر سے اخرجہ الخمسۃ الا النسائی مسلم کا لفظ ابو سعید خدری سے یہہ ہے کہ حضرت
چلے جاتے تھے ایک شاعر شعر پڑھتا ہوا سامنے آیا فرمایا خذوا الشیطان او امسکوا الشیطان
پھر بقیہ حدیث ذکر کی یعنی اس شیطان کو پکڑ دیا روکو معلوم ہوا کہ اشعار ناجائز سے پیٹ بھرنا عمل شیطانی
ہے اور ایسے شعر کا کہنے والا اور پڑھنے والا حکم شیطان مین ہوتا ہے ناجائز وہ نظم ہے جسمین مضمون خلاف
شرع وخلاف معروف اور مطابق منکر کے ہو جیسے وہ دواوین جنمین الفاظ فحش وبیحیائی کا ذکر ہوتا ہے
یا اوصاف معاشیق وعشاق مین استعمال عبارات کفر وکافری کا کیا جاتا ہے اور جو کلام نثر یا نظم
ایسا ہے کہ مدح دین یا وصف رب العلمین یا نعت سید المرسلین یا منقبت آل اطہار وفضیلت اصحاب
کبار مین ہے یا تعریف سنت مطہرہ پر مشتمل ہے وہ محمود وممدوح ہے جیسے دیوان نفح الطیب
بذکر المنزل والحبیب یا دیوان عبد الرحیم برعی یا دیوان آزاد بلگرامی کہ خاص نعت نبوی مین ہے
وقس علی ہذا یا وہ نظم جسمین سیر وغزوات صحابہ کو جمع کیا گیا ہے باقی رہے وہ دواوین جنمین مجرد
تغزل ہے وہ بھی جائز ہین اسلیئے کہ قصیدہ کعب بن زہیر مین تغزل تھا حضرت نے اوسپر انکار نفرمایا
لکن مبالغہ واغراق بیحد ستایش محبوب وذکر خط وخال وچشم وابرو واعضا مین خالی کراہت سے
نہین ہے غالب اوقات کا اس خرافات وواہیات مین صرف کرنا خصوصًا ایسا انہماک کہ جو ذکر اللہ
وشغل تلاوت کتاب اللہ ومدارست کتب سنت ومطالعہ کتب دین سے باز رکھے بے شبہہ عمل
شیطانی سمجھا جاتا ہے

باب ۶۲ بیان مین نماز کے

نماز افضل عبادات اکمل اعمال صالحات ہے بنص سنت وکتاب حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے
بھلا اگر ایک نہر ہو تمہارے دروازے پر کوئی تم مین کا اوسمین ہر دن پانچ بار نہایا کرے تو کچھ میل کچیل
باقی رہیگا کہا نہین فرمایا یہی مثال ہے نماز پنجگانہ کی محو کر دیتا ہے اللہ بسبب اوسکے خطاؤن کو اخرجہ
الخمسۃ الا ابا داؤد ابو امامہ کہتے ہین حضرت مسجد مین تھے ہم اونکے ہمراہ تھے ایک آدمی نے آکر کہا ای

رسول خدا مینے حدّ کا کام کیا ہے مجہپر حدّ قائم کر وحضرت خاموش رہے اوسنے پہر وہی بات کہی پہر سکوت فرمایا اتنے مین اقامت نماز ہوئی جب حضرت نماز پڑہ کے پہرے وہ آدمی آپکے پیچہے چلا مین بہی دیکہتا تہا کہ حضرت کیا فرماوینگے اوسکو کہا بہلا جب تو اپنے گہر سے نکلا تہا کیا تو نے اچہی طرح وضو نہین کیا تہا کہا ہان فرمایا پہر تو نماز مین حاضر ہوا تہا ساتہ ہمارے کہا ہان فرمایا اللہ تعالے نے تجہکو تیری حدّ بخشدی یا تیرا گناہ بخشدیا اخرجه مسلم وابوداؤد معلوم ہوا کہ سئیات صغیرہ نماز پڑہنے سے معاف ہوجاتے ہین وللہ الحمد ابو ایوب نے مرفوعًا کہا ہے جسنے وضو کیا جیسا اوسکو حکم تہا اور نماز پڑہی جیسا کہ امر تہا بخشدیا جاتا ہے اگلا عمل اوسکا عقبہ بن عامر نے اس حدیث کی تصدیق کی ہے اخرجه النسائی دوسرا لفظ عقبہ بن عامر کا مرفوعًا یون ہے تعجب کرتا ہے رب تیرا راعی غنم سے پہاڑ کی چوٹی پر کہ وہ اذان دیکر نماز پڑہتا ہے اللہ فرماتا ہے دیکہو اس میرے بندے کو کہ یہہ اذان کہکر نماز ادا کرتا ہے مجہسے ڈرتا ہے مینے اس اپنے بندے کو بخشدیا اور جنت مین داخل کیا اخرجه ابوداؤد والنسائی بلاغیات مالک مین مرفوعًا آیا ہے تم مستقیم رہو اور شمار نکرو اور جان لو کہ بہتر اعمال تمہارے مین یہی نماز ہے محافظت نہین کرتا وضو پر مگر مومن حذیفہ کہتے ہین حضرت کو جب کچہہ غم ہوتا نماز پڑہنے لگتے اخرجه ابوداؤد انس کا لفظ یہہ ہے میری آنکہہ کی ٹہنڈک نماز مین ہے ربیعہ بن کعب اسلمی کہتے ہین مین حضرت کے پاس رات بسر کرتا تہا وضو وحاجت کا پانی رکہتا تہا مجہسے فرمایا کچہہ مانگ مینے کہا مین مانگتا ہون آپکی رفاقت جنت مین فرمایا کچہہ اور سوا اسکے مینے کہا بس یہی فرمایا اعانت کر میری اپنی جان پر کثرت سجود سے اخرجه مسلم وابوداؤد مراد سجود سے اس جگہہ نماز ہے یا مجرد سجود کہ یہہ بہی ایک عبادت مستقلہ ہے بلکہ اس حدیث مین یہی قول راجح ہے ثوبان نے حضرت سے پوچہا تہا ایسا کام بتاؤ جو جنت مین لیجاے فرمایا علیك بكثرة السجود تو کوئی سجدہ اللہ کو نکرے گا لکن بلند کریگا اللہ بسبب اوسکے ایک درجہ اور مٹاے گا ایک خطیئہ اخرجه مسلم والترمذی والنسائی **ف** ــــــ ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے نماز پنجگانہ اور جمعہ جمعہ تک اور رمضان رمضان تک مکفرات ہین اون گناہونکے جو اونکے درمیان مین ہوئے ہین

جبکہ کبائر سے اجتناب رہا ہے رواہ مسلم ابن مسعود نے کہا ایک مرد نے ایک عورت کا بوسہ
لے لیا تہا حضرت کو آکر خبر دی اوسپر یہہ آیت اوتری واقم الصلوۃ طرفی النہار وزلفا من
اللیل ان الحسنات یذھبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین اوس آدمی نے کہا اے
رسول خدا یہہ خاص میرے لئے ہے فرمایا بلکہ واسطے ساری امت میری کے ہے ایک روایت مین یون
ہے یہہ اوسکے لئے ہے جو عمل کرے اسپر میری امت مین سے متفق علیہ یہہ حدیث دلیل ہے اس
بات پر کہ آیات قرآن پاک مین اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ خصوص سبب کا ابن مسعود نے حضرت
سے پوچہا تہا کونسا عمل احب الی اللہ ہے فرمایا نماز پڑہنا وقت پر الحدیث متفق علیہ جابر
کا لفظ یہہ ہے حضرت نے فرمایا درمیان بندہ اور کفر کے ترک نماز ہے رواہ مسلم اس باب مین اور
بہی حدیثین آئی ہین سب کا خلاصہ یہہ ہے کہ ترک کرنا ایک نماز کا عمداً بلا کسی عذر و مانع شرعی کے کفر ہے
مسلمان ترک صلوۃ واحد سے یہانتک کہ وقت اوسکا نکلجاوے کافر ہوجاتا ہے اس مسئلہ کی تحقیق
حافظ ابن القیم نے کتاب الصلوۃ مین تفصیلاً و دلیلاً بہت خوب لکھی ہے یہی حکم بقیہ ابنیہ اسلام کا ہے
جیسے روزہ زکوۃ حج بریدہ مرفوعاً کہتے ہین وہ عہد جو درمیان ہمارے اور اونکے ہے یہی نماز ہے
جسنے اوسکو ترک کیا وہ کافر ہوا رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ عبادہ بن صامت
نے مرفوعاً کہا ہے پانچ نمازین ہین جنکو اللہ نے فرض کیا ہے جسنے اچہی طرح وضو کرکے اونکو وقت پر پڑہا
رکوع وخشوع کو پورا کیا اوسکے لئے اللہ پر عہد ہے کہ اوسکو بخشدے اور جسنے یہہ کام نہ کیا اوسکے
لئے عہد نہین ہے چاہے بخشے چاہے عذاب کرے رواہ احمد وابوداؤد وروی مالک
والنسائی نحوہ ابوامامہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے تم نماز پنجگانہ پڑہو رمضان کا روزہ رکہو مال کی زکوۃ
دو امیر کی اطاعت کرو اپنے رب کی جنت مین داخل ہو رواہ احمد والترمذی ابوذر کہتے ہین حضرت
موسم سرما مین باہر نکلے پتے جہڑتے تہے دو شاخین ایک درخت کی اوٹہالین پتے جہڑنے لگے کہا اے اباذر
مینے کہا لبیک یارسول اللہ فرمایا بندہ مسلمان نماز پڑہتا ہے اوس سے ارادہ اللہ کی ذات کا کرتا ہے
اوسکے گناہ اسطرح جہڑتے ہین جیسے یہہ پتے اس درخت سے رواہ احمد —

باب ۱۳ اذان و اقامت کا

یہہ عمل افضل اعمال صالحہ ہے حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے ہم حضرت کے ساتھہ تھے بلال نے اذان دی جب دیچکے حضرت نے فرمایا جو کوئی مثل اسکے یقینًا کہیگا وہ جنت مین جاویگا اخرجه النسائی ابن عمرو کا لفظ یہہ ہے جب تم اذان سنو کہو مثل موذن کے پہر درود بہیجو مجہپر جو کوئی مجہپر درود بہیجتا ہے اللہ اوسپر دس بار درود بہیجتا ہے پہر مانگو اللہ سے میرے لئے وسیلہ وہ ایک منزلت ہے جنت مین لایق نہین ہے مگر واسطے ایک بندے کے مین امید کرتا ہون کہ وہ مین ہی ہون جو کوئی میرے لئے وسیلہ مانگیگا اوسکے لئے شفاعت ہوگی اخرجه الخمسة الا البخاری حدیث جابر مین دعای وسیلہ مرفوعًا ان الفاظ سے آئی ہے اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوٰة القائمة آت محمدا الوسيلة والفضيلة وابعثه مقامًا محمودًا الذی وعدته دوسری روایت مین آیا ہے کہ جو کوئی اسکو کہیگا اوسکے لئے میری شفاعت دن قیامت کے ہوگی اخرجه الخمسة الا مسلما عمرؓ مرفوعًا کہتے ہین جو کوئی جواب موذن کا سچے دل سے دیتا ہے وہ جنت مین جائیگا اخرجه مسلم وابوداؤد سعد بن ابی وقاص کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے اذان سنکر یون کہا رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینًا وبمحمد صلعم رسولا اللہ اوسکا گناہ بخشدیتا ہے اخرجه الخمسة الا البخاری **ف** حدیث ابن عباس مین آیا ہے جسنے اذان دی سات برس باميد اجر لکہتا ہے اللہ واسطے اوسکے براءت نار سے اخرجه الترمذی ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے بخشا جاتا ہے واسطے موذن کے مدصوت تک گواہی دیتا ہے اوسکے لئے ہر رطب ویابس الحدیث اخرجه ابوداؤد والنسائی ابن عمرو کہتے ہین ایک آدمی نے کہا اے رسول اللہ موذن لوگ ہمپر فاضل ہوگئے فرمایا تو بہی کہہ جو وہ کہتے ہین پہر جب تو کہہ چکے تو مانگ تجہکو ملیگا اخرجه ابوداؤد معلوم ہوا کہ مجیب کو بہی برابر موذن کے اجر ملتا ہے ولله الحمد یہہ بہی ثابت ہوا کہ دعا بعد اذان کے قبول ہوتی ہے معاویہ کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے کہ موذن اطول مردم ہونگے گردن مین دن قیامت کو اخرجه مسلم۔

باب ۶۴ آمین کہنے کا

بعد قراءت سورہ فاتحہ کے نماز مین آمین کہنا عمل صالح ہے حدیث وائل بن حجر مین آیا ہے کہ مینے حضرت کو سُنا کہ ولا الضالین کے بعد آمین کی آواز کو کھینچا دوسری روایت مین ہے کہ آواز کو پست کیا اخرجہ ابوداؤد والترمذی معلوم ہوا کہ کہنا آمین کا باآواز بلند و پست دونون طرح پر آیا ہے بہتر یہہ ہے کہ کبھی چلا کر کہے کبھی آہستہ تا کہ احادیث جانبین پر عمل نصیب ہو حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے حضرت نے فرمایا جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو جسکی آمین موافق آمین ملائکہ کے ہوگی اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے ابن شہاب کہتے ہین حضرت آمین کہتے تھے اخرجہ الستۃ **ف** نماز کے جتنے ارکان ہین اور اوسمین جتنے افعال ہین وہ سب اعمال صالحہ ہین جیسے قراءت قیام رکوع سجود قعود وغیرہ پھر ہر نماز کی فضیلت اور اوسکا اجر علیحدہ علیحدہ احادیث صحیحہ مین آیا ہے ٭

باب ۶۵ طہارت کا حدث سے

وضو کرنا عمل صالح ہے اور منجملہ شرائط نماز کے ہے حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے قبول نہین کرتا اللہ کوئی نماز بغیر طہور کے اخرجہ مسلم والترمذی بریدہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے نماز پڑہی حضرت نے دن فتح کے ساری نمازین ایک وضو سے اخرجہ الخمسۃ الا البخاری **ف** منجملہ واجبات نماز کے ایک طہارت جامہ دوسری ستر عورت تیسری طہارت مکان چوتھی ترک کلام پانچوین ترک افعال چھٹی استقبال قبلہ ہے ان امور مین احادیث صحیحہ آئی ہین نماز مین عمل صغیر کا جائز ہے مدافعت اخبثین یعنی بول و غائط کی ضرور ہے ۔

باب ۶۶ سجدۂ سہو کا

ثبوت اس عمل صالح کا حدیث عبداللہ بن مالک سے صحاح ستہ مین اور ابن مسعود و عبدالرحمن بن عوف سے نزدیک اہل سنن کے احادیث متعددہ مین آیا ہے ۔

باب ۶۷ سجدۂ تلاوت کا

وقت قراءت قرآن کے مواضع سجود مین سجدۂ تلاوت کرنا عمل صالح و فعل مسنون ہے ابن عمر کہتے ہین حضرت

جب ایسی سورت پڑہتے جسمین سجدہ ہوتا تو سجدہ کرتے غیر وقت نماز مین اخرجہ الشیخان وابوداؤد
ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے حضرت نے کہا جب ابن آدم سجدہ پڑہتا ہے پہر سجدہ کرتا ہے تو شیطان الگ جا کر
روتا ہے کہتا ہے خرابی ہے میری ابن آدم کو حکم سجدہ کا ہوا تہا اوسنے سجدہ کیا اوسکے لئے جنت ہے مجھکو
حکم سجود کا ہوا تہا مینے نمانا میرے لئے آگ ہے اخرجہ مسلم۔

باب ۶۸ سجدۂ شکر کا

یہہ سجدہ ایک عمل صالح ہے ابو بکرہ کہتے ہین حضرت کو جب کوئی بات خوشی کی آتی تو اللہ کے لئے سجدہ
مین گر پڑتے اخرجہ ابوداؤد والترمذی حدیث سعد بن ابی وقاص مین آیا ہے ہم نکلے ہمراہ حضرت
کے مکہ سے بارادۂ مدینہ جب بعض طریق مین پہونچے حضرت نے ہاتہ اوٹہا کر دعا کی پہر دیر تک سجدہ مین
پڑے رہے پہر کہڑے ہو کر ہاتہ اوٹہا کر ایک ساعت دعا کر کے سجدہ مین گرے تین بار یون ہی کیا
پہر فرمایا مینے اپنے رب سے سوال کیا تہا امت کی شفاعت کا مجھکو ایک تہائی امت دی پہر مینے
سجدہ کیا شکر کا پہر سر اوٹہا کر سوال امت کا کیا ایک تہائی امت اور دی پہر مین سجدہ مین شکر
کے لئے گرا پہر سر اوٹہا کر اپنے رب سے امت کو مانگا ایک ثلث اور دیا پہر مینے سجدۂ شکر کیا اخرجہ
ابوداؤد جنکو تین ثلث امت کی شفاعت قبول فرمائی حضرت کی امت تا قیام قیامت باقی رہیگی کل
امت کے تین ثلث ملے وللہ الحمد اسپر تین سجدہ شکر کے ادا فرمائے۔

باب ۶۹ نماز جماعت کا

جماعت سے نماز پڑہنا عمل صالح ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ نماز مرد کی جماعت مین
گہر اور بازار کی نماز سے پچیس گنی زیادہ ہوتی ہے الحدیث اخرجہ الستۃ الا النسائی دوسری
حدیث شیخین مین ابن عمر سے ستائیس درجہ نماز جماعت کی تنہا نماز سے بڑہکر آئے ہین ابو موسیٰ کا لفظ
مرفوعاً یہہ ہے بڑا لوگونمین اجر کی راہ سے نماز مین وہ شخص ہے جو بہت دور سے چلکر آتا ہے پہلا نہ نمین

یہہ حدیث بخاری مین بہی آئی ہے ایک حدیث مین آیا ہے تکتب آثارکم یعنی ہر قدم پر اجر ملتا ہے ابوداود کا لفظ ابن مسعود سے یہہ ہے اگر تم نماز گہر وںمین پڑہوگے اور مسجدون کو چہوڑ دوگے توتم اپنے نبی کی سنت کو ترک کروگے ولو ترکتم سنة نبیکم لکفرتم معلوم ہوا کہ صحابہ ترک سنت کو کفر جانتے تہے انتہی۔

باب امام نماز کا

امام کا اقرء واعلم وخیار ہونا عمل صالح ہے ابو مسعود بدری مرفوعًا کہتے ہین امامت کرے قوم کی وہ شخص جو اقرء ہو واسطے کتاب اللہ کے پہر اگر قراءت مین سب برابر ہون تو اعلم بسنت پہر اگر سنت مین بہی سب برابر ہون تو اقدم ہجرت مین اگر ہجرت مین بہی برابر ہون تو اقدم سن وسال مین اخرجه الخمسة الا البخاری عمرو بن سلمہ کہتے ہین امامت کی مینے اپنی قوم کی اور مین چہہ یا سات برس کا تہا مین اون سب سے زیادہ اقرء قران تہا اخرجه البخاری وابوداود والنسائی معلوم ہوا کہ امامت نابالغ کی درست ہے۔

باب تخفیف نماز کا

جماعت مین نماز کا ہلکا پڑہنا عمل صالح ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے تم مین جب کوئی لوگونکو نماز پڑہاوے تو نماز کو ہلکا کرے کیونکہ اونمین ضعیف وسقیم ومریض وحاجتمند ہوتے ہین اور جب اکیلے پڑہے تو جتنی چاہے لنبی کرے اخرجه الستة **ف** جو احادیث احکام ماموم وترتیب صفوف وشرائط اقتداء وآداب مقتدی مین آئی ہین وہ سب اعمال صالحہ ہین اونکا حفظ مطابق سنت مطہرہ کے پیش نہاد خاطر رکہے جیسے دوشادوش کہڑے ہونا اولی الاحلام کا امام سے نزدیک ہونا رجال کا صف اول مین نساء کا صف آخر مین قیام کرنا صفوف کا برابر کرنا فرجات کا نچہوڑنا ہیشات اسواق سے بچنا صف سے علیحدہ ہوکر نماز نہ پڑہنا امام کی اقتداء کرنا اوس سے پہلے رکوع سجدہ مین سر نہ اوٹہانا نماز کے لئے سکینہ ووقار سے جانا دوڑکر نجانا نماز مین بات نکرنا وعلی ہذا القیاس۔

باب ۲۷ نماز جمعہ کا

یہہ نماز مثل نماز پنجگانہ کے فرض عین ہے اور ایک عمدہ عمل صالح ہے حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے جسنے غسل کیا دن جمعہ کو مثل غسل جنابت کے پہر گیا جمعہ پڑہنے کو اوسنے گویا قربانی کی ایک اونٹ کی اور جو گیا دوسری ساعت مین اوسنے گویا قربانی کی ایک گاؤ کی اور جو گیا تیسری ساعت مین اوسنے گویا ایک بکری کی اور جو گیا چوتہی ساعت مین اوسنے گویا ایک مرغی کی اور جو گیا پانچوین ساعت مین اوسنے گویا ایک انڈا قربانی کیا جب امام باہر آتا ہے فرشتے حاضر ہو کر ذکر سنتے ہین اخرجہ الستة انڈے کی حلت اسی حدیث سے سمجہی گئی ہے اور کوئی دلیل جداگانہ اس بارہ مین نہین ملتی ہے واللہ اعلم اوس بن اوس ثقفی کا لفظ مرفوع یہہ ہے جو شخص نہایا اور اوسنے نہلایا اور اول وقت سے جمعہ کو گیا پیادہ نہ سوار ہو کر اور امام سے نزدیک ہوا اور کوئی لغو کام نکیا اور ذکر کو کان رکہکر سُنا اوسکو ہر قدم پر اجر ایک سال کے عمل کا ملتا ہے صیام و قیام کا اخرجہ اصحاب السنن حدیث طارق بن شہاب مین آیا ہے جمعہ حق واجب ہے ہر مسلمان پر جماعت مین مگر چار شخص پر غلام عورت بچا بیمار اخرجہ ابوداؤد طارق نے حضرت کو دیکہا تہا اسلئے صحابہ مین معدود ہین مگر حضرت سے کچہہ سنا نہین ہے جماعت جمعہ کی دو شخص سے بہی ہو جاتی ہے اکثر شروط جو اہل فروع نے واسطے عقد اس نماز کے ذکر کئے ہین اونکی کچہہ سند نہین ہے۔

باب ۲۸ خطبہ جمعہ کا

نماز جمعہ مین دو خطبون کا پڑہنا عمل صالح و فعل مسنون ہے حدیث ابن عمر مین آیا ہے حضرت دو خطبے پڑہتے منبر پر جا کر بیٹہتے یہانتک کہ موذن اذان دیچکتا تب کہڑے ہو کر خطبہ پڑہتے پہر بیٹہہ جاتے بات نکرتے پہر کہڑے ہو کر دوسرا خطبہ پڑہتے اخرجہ الخمسة کعب بن عجرہ مسجد مین گئے عبدالرحمن بن ام الحکم بیٹہکر خطبہ پڑہ رہا تہا کہا اس خبیث کو دیکہو کہ بیٹہکر خطبہ پڑہتا ہے حالانکہ اللہ تعالے کہتا ہے

وتر کوع قائما رواہ مسلم والنسائی معلوم ہوا کہ صحابہ ادنی خلاف سنت کو بہت برا جانتے تھے نماز جمعہ صلوات خمسہ سے فقط اسی حکم خطبہ خوانی مین ممتاز ہے باقی احکام جمعہ کے صحةً وفساداً مطابق فرائض خمسہ کے ہین خطبہ زبان عربی مین پڑہنا سنت ہے زبان عجم یا نظم مین پڑہنا خلاف سنت ہے جابر کہتے ہین حضرت جب خطبہ پڑہتے آنکھین سرخ ہو جاتین آواز بلند ہوتی غصہ بڑہ جاتا گویا کسی لشکر سے ڈراتے ہین صبحکم ومساکم فرماتے ہین الحدیث رواہ مسلم والنسائی منجملہ اس خطبہ کے یہہ عبارت ہوتی امابعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الهدی هدی محمد وشر الامور محدثاتها وکل بدعة ضلالة معلوم ہوا کہ حضرت صلعم کو اتباع کتاب وسنت واجتناب محدثات وبدعت کا بڑا اہتمام رہتا تھا جسکو یاروں نے اب بالکل چھوڑ دیا ہے کانو نہین تیل ڈالکر معروف کو منکر سنت کو بدعت سمجھ لیا ہے بدعت کو حسنہ محدث کو ماثور معروف کو منکر ٹہیرالیا ہے **ف** نماز جمعہ مین قرات مسنونہ کا پڑہنا عمل صالح ہے سورہ جمعہ ومنافقون پڑہے یا سبح اسم وحدیث الغاشیہ اسکو اہل سنن نے روایت کیا ہے۔

باب نماز مسافر کا

سفر مین نماز کا قصر کرنا عمل صالح ہے چار رکعت کو دو رکعت پڑہے حدیث انس مین آیا ہے ہمنے نماز ظہر کی ہمراہ حضرت کے مدینہ مین چار رکعت پڑہی جب بارادہ مکہ نکلے تو ذوالحلیفہ مین عصر کی دو رکعت پڑہین اخرجہ الخمسة دوسرا لفظ یہہ ہے حضرت جب تین میل یا تین فرسخ نکلتے دو رکعت نماز پڑہتے اخرجہ مسلم وابوداؤد **ف** مسافت سفر کی تحدید کسی حدیث مین نہین آئی ہے جسکو عرف مین سفر کہا جاتا ہے دور ہو یا نزدیک جب منزل مقصود تک پہونچنے مین اندر راہ کے وقت نماز کا آجاوے قصر کرے یہہ قصر عزیمت ہے اللہ کا صدقہ ہے رخصت نہین ہے۔

باب جمع بین الصلوتین کا سفر مین

یہہ جمع عمل صالح و فعل مسنون ہے انس کہتے ہین حضرت جب قبل زوال شمس کے کوچ کرتے تو ظہر کو وقت عصر تک تاخیر فرماتے پہر اوترکر دونون کو جمع کرتے اور اگر سورج زائل ہوجاتا تو کوچ سے پہلے نماز پڑہ لیتے دوسری روایت یون ہے جب سیر مین عجلت کرتے ظہر کو وقت عصر تک تاخیر دیتے دونون مین جمع کرتے مغرب کو موخر کرکے عشا کے ساتہہ ملاتے اخرجه الخمسة الا الترمذی ابن عمر کہتے ہین مغرب و عشا کو مزدلفہ مین جمع کرکے پڑہا ہر ایک کے لئے اقامت کہی نماز نفل یعنی سنن درمیان دونون کے نہین پڑہی اخرجه الستة حضر مین جمع کرنا دو نماز کا درست نہین ہے حدیث ابن عباس جو اس باب مین آئی ہے وہ ماول ہے یعنی ایک نماز کو دیر سے پڑہا دوسری نماز کو اول وقت پڑہا دیکہنے والے نے جمع سمجہا مالک نے کہا اری ذلک فی المطر لکن تاویل اول چوکس ہے والعلم

ف ــــ ابن عمر کہتے ہین مین حضرت کے ساتہہ رہا کرتا تہا مینے نہین دیکہا کہ سفر مین تسبیح کی ہو یعنی سنن رواتب کو ادا کیا ہو اللہ تعالی فرماتا ہے لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة ابن عمر نے کہا اگر مین مسبح ہوتا تو پہر پوری نماز پڑہتا یعنی قصر ہی نکرتا اخرجه الستة

باب نماز خوف کا

یہہ نماز عمل صالح فعل مسنون ہے اس بارہ مین ایک جماعت صحابہ سے صفات متعددہ آئی ہین سب کافی شافی وافی ہین جیسا موقع ملے ویسا کرے ایک رکعت دو رکعت قبلہ و غیر قبلہ کی طرف بلکہ اشارہ سے پڑہے تعین صفت خاص کی حاجت نہین ہے ـ

باب رواتب فرائض خمس و جمعہ کا

یہہ نمازین اعمال صالحہ ہین افعال مسنونہ ہین انکی تعداد ہر نماز کے ساتہہ مختلف آئی ہے ہر ایک سنت کی فضیلت فرمائی ہے ان سورتون کا ذکر کیا ہے جو ہر نماز کی سنتون مین پڑہی جاتی ہین انکے پڑہنے پر وعدہ جنت کا آیا ہے اس بارہ مین کثرت سے احادیث وارد ہین اونکے ذکر کی حاجت نہین ہے

اسلئے کہ ہر نمازی اونکو جانتا اور عمل مین لاتا ہے ہان نماز جمعہ مین ابو ہریرہ سے مرفوعاً آیا ہے کہ تم مین جب کوئی نماز جمعہ پڑہے تو بعد اوسکے چار رکعت ادا کرے دوسری روایت مین یون ہے کہ اگر جلدی ہو تو دو رکعت مسجد مین اور دو رکعت گہر جاکر پڑہے اخرجہ مسلم وابوداؤد والترمذی جمعہ سے پہلے ذکر دو رکعت نماز کا حدیث جابر مین بروایت خمسہ آیا ہے ظاہر یہہ ہے کہ مراد تحیت المسجد ہے اسکا پڑہنا حالت خطبہ مین بہی درست ہے ابن عمر نماز جمعہ کی پڑہکر اپنے گہر چلے آتے دو رکعت پڑہتے مسجد مین کچہہ نہ پڑہتے اونسے پوچھا کہا حضرت اسیطرح کرتے تہے اخرجہ ابوداؤد والترمذی۔

باب ۷۸ وتر کا

یہہ نماز عمل صالح فعل مسنون ہے حدیث بریدہ مین آیا ہے فرمایا کہ وتر حق ہے جو شخص وتر نہ پڑہے وہ ہم مین سے نہین ہے تین بار اسیطرح کہا اخرجہ ابوداؤد یہہ دلیل ہے وجوب وتر پر اگرچہ فرض کی برابر نہی وتر ایک رکعت اور تین اور پانچ اور سات رکعت بہی آیا ہے اس نماز کو رات مین سب سے پیچھے پڑہے۔

باب ۷۹ نماز شب کا

یہہ نماز بعد نماز فرض پنجگانہ کے افضل اعمال صالحہ ہے حدیث بلال مین مرفوعاً آیا ہے لازم ہے تمپر قیام شب کا یہہ داب صالحین ہے جو تمسے پہلے تہے اور قربت ہے طرف رب تمہارے کے اور نہی کرنیوالی ہے آثام سے اور تکفیر ہے واسطے سئیات کے اور دور کرنیوالی ہے بیماری کو بدن سے اخرجہ الترمذی عبداللہ بن حبشی کہتے ہین حضرت سے پوچھا کون عمل افضل ہے فرمایا طول قیام اخرجہ ابوداؤد اس نماز مین جسقدر قرآن پاک زیادہ پڑہا جائیگا اوتنا ہی مرتبہ بڑہکر ہوگا دس آیت سے ہزار آیت تک پڑہنا آیا ہے یہہ نماز حضرت پر واجب تہی امت کے لئے سنت موکدہ ہے اس نماز سے ریا و سمعہ بہت دور ہے اسلئے کہ تمہارات کو گہر مین پڑہی جاتی ہے اس نماز کے فضائل بے حد آئے ہین جنید رح کو کسی نے خواب مین دیکہکر پوچھا تہا کہ کس عمل سے نجات پائی کہا وہ سارے اشارات و عبارات متصوفانہ اوڑ گئے

کچھہ کام نہ آیا مگر یہی چند رکعات جو آخر شب مین پڑہی تہین یہہ نماز تیرہ رکعت سے زیادہ نہین آئی ہے دو دو رکعت یا چار چار رکعت جسطرح نشاط حاصل ہو پڑہے کافی ہے آخر کو وتر کرے —

باب ۷۹ نماز ضحے کا

اس نماز کا پڑہنا عمل صالح ہے مراد نماز چاشت ہے ام ہانی کہتی ہین آئے حضرت میرے گہر مین دن فتح کے پہر نہا کر آٹھہ رکعتین پڑہین ایسی ہلکی نماز مینے نہین دیکہی ہان رکوع وسجدہ تمام کیا اخرجہ الستۃ حدیث ابوہریرہ مین دو ہی رکعت کا ذکر آیا ہے اخرجہ الخمسۃ مسلم و ابوداؤد نے بہی ابوذر سے دو رکعت ضحی کی روایت کی ہین مراد ضحی سے نماز اشراق ہے جو اول نہار مین پڑہی جاتی ہے دوسری حدیث ابوذر مین ذکر چار رکعت کا آیا ہے اخرجہ الترمذی

ف معلوم ہوا کہ اطلاق ضحے کا چاشت و اشراق دونون پر آتا ہے فقط تفاوت عدد رکعات کا ثابت ہوتا ہے —

باب ۸۰ نماز اوّابین کا

اس عمل صالح کا ذکر حدیث زید بن ارقم مین مرفوعًا یون آیا ہے کہ صلوٰۃ الاوابین حین ترمض الفصال من الضحیٰ اخرجہ مسلم نماز ہای نافلہ کا ذکر ہمنے کتاب نزل الابرار مین مفصل کیا ہے کوئی اس نماز کو بعد مغرب کے بتاتا ہے اور بیس رکعت یا کم کہتا ہے —

باب ۸۱ قیام رمضان کا

اس نماز کو نماز تراویح کہتے ہین یہہ ایک عمدہ عمل صالح ہے حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے حضرت انکو قیام رمضان مین ترغیب دیتے تہے بغیر اسکے کہ امر بعزیمت کرین فرماتے تہے جو کوئی قیام کریگا رمضان مین ایمان و احتساب سے بخشے جائینگے اگلے گناہ اوسکے حضرت کا انتقال ہوا امر اسیطرح پر رہا پہر خلافت

ابوبکر و شروع خلافت عمر میں بھی یون ہی کارروائی ہوئی اخرجه الستة تعداد رکعات کی مرفوعاً نہیں آئی ہے حضرت نے نماز شب تیرہ رکعت سے زیادہ نہین پڑہی بیس رکعت جناب فاروق رضی اللہ عنہ نے مقرر فرمائی تہی اگر کوئی عدد مسنون پر قناعت کرے تو کچھہ ملامت نہین ہے اور اگر کوئی بیس یا تیس یا چالیس رکعت پڑہے تو بہی کچھہ مزاحمت نہین ہے کثرت نوافل ایک عمدہ عمل ہے جو موجب قربت آلہی کا ہوتا ہے —

باب ۸۳ نماز عیدین کا

یہہ دو نمازین ہین دو دو رکعت ایک عید الفطر کی دوسری عید الضحےٰ کی اعمال صالحہ مین معدود ہین اور سنت مطہرہ سے قولاً و فعلاً ثابت ہین اس سے پہلے پیچہے کوئی نماز نہین ہے خطبہ بعد نماز کے ہے۔ حدیث عائشہ مین آیا ہے حضرت فطر و اضحی مین پہلی رکعت مین سات تکبیرین اور دوسری رکعت مین پانچ تکبیرین کہتے تہے اخرجه ابوداؤد ترمذی مین یون آیا ہے کہ یہہ تکبیرات قبل قراءت کے کہتے جابر کا لفظ یہہ ہے کہ ان مین اذان و اقامت نہ تہی رواه مسلم و ابوداؤد والترمذی ابو واقد لیثی کہتے ہین اضحی و فطر مین حضرت سورہ قاف و سورہ اقتربت الساعة پڑہا کرتے اخرجه الستة الا البخاری نعمان بن بشیر نے کہا عیدین و جمعہ مین سبح اسم و ہل اتاک پڑہتے اخرجه الستة الا البخاری

باب ۸۴ نماز کسوف کا

یہہ نماز بہی ایک عمل صالح فعل مسنون ہے صحاح ستہ مین ذکر اسکا حدیث عائشہ سے مع کیفیت نماز آیا ہے

باب ۸۵ استسقاء کا

اس عمل صالح کا ذکر کئی حدیثون مین آیا ہے اور فعل نبوی سے ثابت ہے کیفیت نماز و دعا وغیرہا احادیث مین مذکور ہے۔

باب ۸۶ نماز جنازہ کا

یہہ نماز فعل مسنون عمل صالح ہے اس نماز پر اجر کثیر مترتب ہے نمازی کو ایک قیراط اجر مثل کوہ احد کے ملتاہے اسکا ذکر حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے رواہ الخمسة یہہ محل ذکر کیفیت و احکام نماز جنازہ کا نہین ہے اس باب مین بہت سی احادیث آئی ہین۔

باب ۸۷ تحیة المسجد کا

اس نماز کو علماء راسخین واجب کہتے ہین جمہور سنت بتاتے ہین بہرحال ایک عمل صالح ہے حدیث ابی قتادہ مین مرفوعًا آیا ہے جب داخل ہو کوئی تم مین کا مسجد مین تو چاہیئے کہ دو رکعت نماز پڑھے قبل بیٹھنے کے اخرجہ الستة کعب بن مالک کہتے ہین حضرت جب سفر سے آتے پہلے مسجد مین جاکر دو رکعت پڑہتے پہر لوگون کے لئے بیٹھتے اخرجہ ابوداؤد معلوم ہوا کہ سفر حضر دونو نمین یہہ قاعدہ جاری تہا کہ مسجد مین بے دو رکعت نماز پڑہے نہ بیٹھتے۔

باب ۸۸ نماز استخارہ کا

یہہ عمل صالح فعل مسنون ہے حدیث جابر مین کیفیت اس نماز کی مع دعاء ماثور آئی ہے اخرجہ الخمسة الا مسلما حضرت نے تعلیم استخارہ کی سب امور مین مثل تعلیم قرآن فرمائی تہی لکن یہہ سنت اسوقت مین بالکل متروک ہو گئی ہے الا ماشاء اللہ۔

باب ۸۹ نماز حاجت کا

یہہ نماز عمل صالح ہے اسکا ذکر حدیث عبد اللہ بن ابی اوفی مین مع کیفیت دو رکعت نماز و دعای حاجت کے آیا ہے اخرجہ الترمذی

باب ۹۰ نماز تسبیح کا

اس باب مین حدیث ابن عباس نزدیک ابوداؤد کے اور حدیث ابورافع نزدیک ترمذی کے آئی ہے اوسمین ٹری فضیلت اس نماز کی مع کیفیت وہیئت نماز ذکر کیگئی ہے لکن محققین محدثین کو اس نماز کے ثبوت مین کلام ہے یہانتک کہ بعض اہل علم نے حکم وضع کا لگا دیا ہے بہرحال مختلف فیہ سے درگزر کرنا اور متفق علیہ پر جمنا افضل ہے۔

باب ۹۱ روزہ رمضان کا

یہہ عمل صالح ایک فریضہ ہے فرائض اسلام سے اور ایک رکن ہے ارکان دین سے اسکا تارک عمد بلا عذر کافر ہوجاتا ہے مثل تارک صلوۃ کے حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے حضرت نے فرمایا ہر عمل ابن آدم کا دوچند ہوتا ہے ایک حسنہ دس گنا سات سو گنے تک ہوتا ہے اللہ تعالی نے کہا مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اوسکی جزا مین دونگا الحدیث اخرجہ الستۃ جب کریم تعداد اجر کی نہ بتائی تو ثابت ہوا کہ بہت کچھہ بلکہ بحساب اجر دیگا وللہ الحمد دوسرا لفظ یہہ ہے جسنے روزہ رکھا ایکدن راہ خدا مین کرتا ہے اللہ درمیان اوسکے اور آگ دوزخ کے ایک خندق جتنا کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے اخرجہ الترمذی ابو امامہ سے فرمایا تہا علیك بالصوم فانه لا عدل له اخرجه النسائی یعنی تو روزہ رکھا کر کہ اسکے برابر کوئی امر نافع نہین ہے سہل بن سعد کا لفظ مرفوع یہہ ہے جنت مین ایک دروازہ ہے اوسکو ریان کہتے ہین اوسمین نہ جائینگے مگر روزہ دار جب وہ جا چکینگے تب بند کردیا جاویگا پہر کوئی اوسمین داخل نہوگا اخرجہ الخمسۃ الا اباداؤد ترمذی نے کہا جو کوئی اوسمین داخل ہوگا وہ کبہی پیاسا نہوگا ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جب رمضان آتا ہے دروازے جنت کے کہل جاتے ہین دروازے آگ کے بند ہوجاتے ہین شیاطین جکڑ بند کردئے جاتے ہین اخرجہ الستۃ الا اباداؤد **ف** کسی کا روزہ افطار کرانا عمل صالح ہے حدیث مین آیا ہے

جسنے افطار کرایا صائم کو اوسکو برابر صائم کے اجر ہوگا اور صائم کے اجر سے کچھہ کم نکیا جائیگا اخرجہ الترمذی **ف** حضرت صلعم سے روزہ عاشورا کا اور ماہ شعبان مین اور شش عید کا اور عشرہ ذیحجہ مین اور ایام اسبوع اور ایام بیض مین ثابت ہے احادیث مین فضائل ان صیام کے آئے ہین اسجگہہ حاجت ذکر کی نہین ہے کتب سنت مطہرہ مشحون ہین اخبار فضائل سے **ف** تعجیل فطر تاخیر سحور عمل صالح ہے حدیثون مین اسکی بہت تاکید و فضیلت آئی ہے **ف** سفر مین افطار کرنا عزیمت ہے یا رخصت اول اولی ہے ولی کا میت کیطرف سے روزہ قضا کا ادا کرنا عمل صالح ہے اسباب مین احادیث صحیحہ آئی ہین۔

باب ۹۲ صبر کرنے کا

اس عمل صالح کی فضیلت احادیث کثیرہ مین آئی ہے صبر مصائب و آفات و احزان و غموم و بلایای مختلفہ دین و دنیا پر ہوتا ہے ہر بلا پر صبر کرنیکے لئے اجر ہے کیسی ہی حقیر بلا کیون نہو جیسے کانٹا لگنا یا مثل اسکے اس باب مین رسالہ ادامۃ السکب بے مثل و مثال ہے جو سال گذشتہ مین طبع ہوکر مطبوع اہل دین ہوچکا ہے حدیث ام سلمہ مین مرفوعًا آیا ہے جسکو کوئی مصیبت پہونچی پہر اوسنے وہ کہا جسکا حکم اللہ نے اوسکو دیا تہا انا للہ وانا الیہ راجعون اللہم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منہا مگر دیتا ہے اللہ اوسکو بہتر خلف اوس سے اخرجہ مسلم ومالک وابو داؤد والترمذی **ف** حدیث ابو موسی مین مرفوعًا آیا ہے جب مرجاتا ہے بچا بندہ کا اللہ تعالی فرشتون سے کہتا ہے قبض کر لیا تمنے بچا میرے بندہ کا وہ کہتے ہین ہان فرماتا ہے لیلیا تمنے پہل اوسکے دل کا کہتے ہین ہان پوچہتا ہے اوسنے کیا کہا کہتے ہین تیری حمد کی استرجاع کیا اللہ فرماتا ہے بناؤ میرے بندے کے لئے ایک گہر جنت مین اوسکا نام بیت الحمد رکہو اخرجہ الترمذی **ف** ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعًا یہ ہے اللہ عز وجل فرماتا ہے جس شخص کی مینے آنکہین لیلین اور اوسنے صبر کیا امید اجر کی رکہی پسند نہین کرتا مین اوسکے لئے کوئی ثواب کم جنت سے اخرجہ الترمذی وصححہ وقع کہتے ہین اسکو بخاری نے بہی انس سے

مرفوعاً بایں لفظ روایت کیا ہے اللہ تعالی کہتا ہے جب مبتلا کرتا ہوں مین اپنے بندے کو اوسکی آنکھوں مین
پہر وہ صبر کرتا ہے تو بعوض اون دونون آنکھونکے جنت دیتا ہون لفظ حدیث کا دونون روایتونمین
حبیبتین ہے مراد اوس سے عینین ہین واللہ اعلم **حکایت** شیخ عبدالوہاب متقی مکی آخر عمر مین
نابینا ہوگئے تہے لوگ عیادت وتعزیت کو آئے اونہون نے کہا یہہ محل تعزیت کا نہین ہے بلکہ جگہہ تہنیت
کی ہے کیونکہ جس خلوت کا مین ایک عمر دراز سے آرزومند تہا کہ غیر اللہ کو اس آنکھہ سے نہ دیکھون الحمدللہ
کہ وہ خلوت اب مجہے نصیب ہوئی ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے اللہ راضی نہین ہوتا واسطے بندہ مومن
کے جبکہ اوسکے صفی کو اہل ارض سے لیلیتا ہے اور وہ صابر ومحتسب رہتا ہے ساتہہ ثواب کے کمتر جنت
سے اخرجہ النسائی **ف** عطا بن ابی رباح کہتے ہین ابن عباس نے مجہسے کہا کیا نہ دکہاؤن
مین تجہکو ایک عورت اہل جنت مین سے مینے کہا ہان کہا یہہ کالی عورت ہے اسنے حضرت سے
کہا تہا کہ مجہکو مرگی آتی ہے میرا بدن کہلجاتا ہے اللہ سے میرے لئے دعا کرو فرمایا اگر تو چاہے صبر کر
تیرے لئے جنت ہے اور اگر تو چاہے تو مین دعا کرون کہ اللہ تجہکو عافیت دے اسنے کہا مین صبر
کرونگی اللہ سے دعا کرو کہ میرا بدن نہ کہلا کرے حضرت نے اوسکے لئے دعا کی اخرجہ الشیخان
معلوم ہوا کہ مرض سخت پر صبر کرنا موجب مغفرت واجر کا ہوتا ہے اگر وہ صبر بہ نیت احتساب کے ہو عطا بن
یسار کا لفظ مرفوع یہہ ہے بندہ جب بیمار ہوتا ہے اللہ دو فرشتے بہیجتا ہے فرماتا ہے دیکہو یہہ بیمار اپنے
عیادت کرنیوالون سے کیا کہتا ہے اگر اوسنے وقت اونکے آنیکے اللہ کی حمد وثنا کی تو وہ اوسکو طرف
اللہ کی رفع کرتے ہین حالانکہ اللہ تعالے اونسے زیادہ تر جانتا ہے فرماتا ہے مین اگر اس بندے کو وفات
دونگا تو بہشت مین داخل کرونگا اور اگر شفا بخشونگا تو بہتر اوسکے گوشت سے گوشت اور بہتر اوسکے
خون سے خون بدل دونگا اور اوسکی سیئات کا کفارہ کرونگا اخرجہ مالک **ف**
اسامہ بن زید کہتے ہین حضرت کی ایک صاحبزادی کا بچہ محتضر تہا حضرت کو بلایا فرمایا میرا سلام
کہو اور یہہ کہ ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل شئی عندہ باجل مسمی اوسکو چاہیے کہ صبر
واحتساب کرے اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی یحیی بن وثاب کا لفظ ایک شیخ صحابی سے مرفوعاً

یہہ ہے وہ مسلمان جو مخالط مردم ہے اور اونکی ایذا پر صبر کرتا ہے وہ بہتر ہے اوس شخص سے جو مخالطت نہین کرتا ہے اور نہ اونکی ایذا پر صابر رہتا ہے اخرجہ الترمذی **ف** ـــــ ابوموسی مرفوعًا کہتے ہین کوئی شخص اذی پر جسکو سُنتا ہے اللہ عز وجل سے زیادہ صابر تر نہین ہے شرک کیا جاتا ہے ساتھہ اللہ کے بیٹا ٹھیرایا جاتا ہے واسطے اوسکے اور وہ اونکو عافیت و رزق دیتا ہے اخرجہ الشیخان ابن مسعود کہتے ہین حضرت نے ایک نبی کی حکایت کی کہ قوم نے اونکو مارا تہا وہ خون اپنے چہرہ سے پونچھتے جاتے تھے اور کہتے تھے اللھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون اخرجہ الشیخان معلوم ہوا کہ ایذا و تکلیف پر صبر کرنا خُلق خالق و خُلق انبیاء علیہم السلام ہے عبد الرحمن بن قاسم کا لفظ مرفوع یہہ ہے چاہیئے کہ تعزیت کئے جاوین مسلمان اپنی مصیبتو نہین میری مصیبت سے اخرجہ مالک ترمذی کا لفظ یہہ ہے جسکو کوئی مصیبت پہونچے وہ یاد کرے اپنی مصیبت کو ساتھہ میرے کہ یہہ اعظم مصائب سے ہے یعنی حضرت کا دنیا سے انتقال فرمانا وفات کرجانا ساری مصیبتون سے بڑھکر مصیبت ہے اسکو یاد کرکے جو مصیبت سامنے آئے اوسپر صبر کرے ـــ

باب ۹۳ صدق کا

سچ بولنا ایک عمدہ عمل صالح ہے حدیث ابن مسعود مین مرفوعًا آیا ہے صدق راہ دکہاتا ہے طرف بر یعنی نیکی کے بر راہ دکہاتا ہے طرف جنت کے آدمی سچ بولا کرتا ہے اور تحری یعنی قصد صدق کا کرتا ہے یہانتک کہ اللہ کے نزدیک صدیق لکہا جاتا ہے الحدیث اخرجہ الستۃ الا النسائی حسن بن علی علیہما السلام مرفوعًا کہتے ہین صدق طمانینت ہے کذب ریبت ہے اخرجہ الترمذی وصححہ والنسائی **ف** ـــــ فضائل صدق کے اور غوائل کذب کے بیحساب ہین صحت توحید وجملہ احکام دین کی اور افعال قلوب واعمال جوارح کی صدق ہی پر موقوف ہے بنیاد شرک وکفر ومعاصی کی کذب پر ہے صحابہ جہوٹ بولنے کو بدترین عیوب جانتے تہے ـــ

باب ۹۴ نفقہ کا

صدقہ دینا افضل اعمال صالحہ ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے صدقہ نہین دیتا ہے کوئی شخص
مال پاک سے اور قبول نہین کرتا اللہ مگر مال پاک کو لکن لیتا ہے رحمن اوس صدقہ کو اپنے سیدھے
ہاتھ مین اگرچہ ایک کہجور ہو وہ صدقہ بڑہتا رہتا ہے کف رحمن مین یہانتک کہ پہاڑ سے بھی بڑا ہوجاتا ہے
جسطرح تم مین کوئی اپنے بچہ اسپ کو پالتا ہے اخرجہ الستۃ الا ابا داؤد دوسرے لفظ ابو ہریرہ
کا مرفوعًا یہہ ہے سابق ہوا ایک درہم لاکہ درہم پر کہا کیونکر فرمایا ایک آدمی کے پاس دو ہی درہم
تہے اوسنے جو اچہا درہم تہا وہ صدقہ کیا دوسرا شخص طرف عرض مال کے گیا اوسنے لاکہ درہم
نکالکر صدقہ کئے اخرجہ النسائی مراد عرض سے جانب وناحیہ ہے ابن عباس مرفوعًا کہتے ہین
نہین ہے کوئی مسلمان کہ پہنائے کسی مسلمان کو کپڑا لکن ہوتا ہے وہ شخص اللہ کی حفظ مین جبتک
کہ ہے بدن پر اوسکے کوئی لتا اوس کپڑے سے اخرجہ الترمذی ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے
صدقہ بجہا دیتا ہے غضب کو رب کے اور دور کرتا ہے بری موت کو اخرجہ الترمذی ابو ذر
مرفوعًا کہتے ہین نہین ہے کوئی بندہ مسلمان کہ خرچ کرتا ہے ہر قسم کے مال مین سے ایک جوڑا راہ
خدا مین لکن استقبال کرتے ہین سارے دربان جنت اوسکا بلاتے ہین اوسکو طرف اوس چیز کے
جو پاس اللہ کے ہے پوچہا یہہ کیونکر ہوتا ہے فرمایا اگر اونٹ ہون تو دو اونٹ دے اگر گاؤ ہو تو دو
بقروی اخرجہ النسائی ذکر بعیر و بقر کا بطور مثال کے ہے ورنہ یہی حکم ہر چیز کا ہے جیسے
دو پیسے دو روپیے دو روٹی دو کپڑے دو جوتے وعلی ہذا القیاس ف ــــــ ابو مسعود
بدری مرفوعًا کہتے ہین مسلمان جب نفقہ کرتا ہے اپنے گہر والون پر اور امید اجر کی رکہتا ہے تو یہ
نفقہ اوسکے لئے صدقہ ہوتا ہے اخرجہ الخمسۃ الا ابا داؤد معلوم ہوا کہ صدقہ کچہہ غیر ہی پر
موجب اجر کا نہین ہوتا ہے بلکہ ہر نفقہ جو اہل وعیال پر کیا جاتا ہے بلکہ خود اپنی جان پر اوسکا اجر بہی
ملتا ہے بلکہ پہلا درجہ نفقہ کا یہی ہے کہ اپنے عیال پر خرچ کرے جب اوس سے بچے اور فاضل ہو تب

ف دوسرے کو دے حدیث میں آیا ہے ابدء بمن تعول یعنی اول خویش بعدہ درویش
ابن مسعود نے مرفوعاً کہا ہے جسنے توسیع کی اپنے عیال پر نفقہ میں دن عاشورا کی توسیع کرتا ہے
اللہ اوس پر تمام سال اخرجہ رزین سفیان کہتے ہیں انا قد جربناہ فوجدناہ کذلک ۔

باب ۹۵ حث کا صدقہ و نفقہ پر

علی رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہیں جلدی کرو صدقہ دینے میں بے شک بلا نہیں چوکتی صدقہ سے
اخرجہ رزین یعنی صدقہ بلا کو روک دیتا ہے عدی بن حاتم کا لفظ مرفوع یہہ ہے بچو آگ سے
اگرچہ آدہی کہجور ہی دیکر ہو دوسرا لفظ یہہ ہے جو کوئی چہپ سکے تم میں آگ سے اگرچہ آدہی کہجور سے
ہو وہ یہہ کام کرے یعنی صدقہ دے اخرجہ الشیخان والنسائی ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت سے
کہا کون صدقہ افضل ہے فرمایا جہد مقل اور ابتدا کر تو عیال سے اخرجہ ابوداؤد ربیع نے کہا جہد
بمعنی وسع و طاقت ہے مقل وہ شخص ہے جسکا مال تہوڑا ہے اور وہ بقدر اپنے مال کے دیتا ہے
سعد بن عبادہ نے پوچہا کونسا صدقہ آپکو زیادہ پسند ہے فرمایا پانی اخرجہ ابوداؤد عرب میں
پانی کی قلت تہی جس زمین و ملک میں جس شے کی حاجت زیادہ ہو وہاں اوس چیز کا صدقہ کرنا
بہتر ہوتا ہے ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہیں بہتر صدقہ وہ ہے جو تونگری سے ہوا اور شروع کر تو عیال سے
اخرجہ البخاری وابوداؤد والنسائی یعنی صدقہ دیکر آسودہ رہے نہ یہہ کہ اتنا صدقہ دے
کہ آپ لایق صدقہ لینے کے ہو جاوے اسکی تفصیل دوسری روایت ابو ہریرہ میں یوں آئی ہے کہ
حضرت نے حکم صدقہ کا دیا ایک شخص نے کہا میرے پاس ایک دینار ہے فرمایا اپنی جان پر تصدق کر
اوسنے کہا ایک اور ہے فرمایا اپنی اولاد پہ صدقہ کر کہا ایک اور ہے کہا اپنی بی بی پر اوٹہا کہا ایک اور ہے
کہا اپنے خادم پر خرچ کر کہا ایک اور ہے فرمایا انت ابصر بہ اخرجہ ابوداؤد والنسائی
اس حدیث میں ترتیب نفقات کی ذکر فرمائی ہے اسی کے موافق صدقہ و نفقہ کرنا چاہیئے ٭

باب ۹۶ صلہ رحم کا

یہہ عمل صالح انفع اعمال افضل افعال ہے اوسکی تاکید حدیثون مین بہت آئی ہے قطع رحم پر تہدیدات شدیدات وارد ہوئی ہین حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے جسکو یہہ بات خوش لگے کہ اللہ اوسکے رزق مین بسط فرماوے اور اوسکے اثر مین تاخیر کرے اوسکو چاہیے کہ صلہ رحم کیا کرے اخرجہ البخاری والترمذی ترمذی کا لفظ یہہ ہے تم سیکھو نسب اپنی تاکہ صلہ ارحام کرو صلہ رحم محبت ہے اہل مین ثروت ہے مال مین تاخیر ہے اجل مین یہ منافع صلہ رحم کے مجربات سے ہین واصل رحم کی آسودگی زیادہ اور عمر بڑی ہوتی ہے سلمان بن عامر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ صدقہ کرنا مسکین پر ایک صدقہ ہے اور ذی رحم پر صدقہ وصلہ دونون ہے اخرجہ النسائی

باب ۹۷ مرد کا حق عورت پر کیا ہے

یہہ حقوق اعمال صالحہ ہین ام سلمہ کہتی ہین حضرت نے فرمایا ہے جو عورت مرگئی اور شوہر اوسکا اوس سے راضی ہے وہ بہشت مین جاویگی اخرجہ الترمذی ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے حضرت نے فرمایا اگر مین کسیکو حکم کرتا کہ کسیکو سجدہ کرے تو بی بی کو حکم کرتا کہ شوہر کو سجدہ کیا کرے اخرجہ الترمذی سجدہ سے بڑھکر کوئی عبادت نہین ہے اسی لئے خالص ہے واسطے اللہ کے لیکن اگر غیر اللہ کو سجدہ روا ہوتا تو عورت کو خاوند کے لیے حکم سجدہ کرنیکا دیا جاتا معلوم ہوا کہ شوہر کا حق زوجہ پر بہت بڑا ہے بعد خداوند کے خاوند کا حق ہے اسیلئے دوسری حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہے جان میری نہین ہے کوئی مرد کہ بلاتا ہے اپنی بی بی کو اپنے فراش پر پہر وہ نہین آتی لیکن وہ شخص جو آسمان پر ہے غضبناک ہوتا ہے اوسپر یہانتک کہ راضی ہو وہ مرد اوس سے تیسری روایت مین یون آیا ہے جب بلایا مرد نے اپنی عورت کو طرف اپنے بستر کے اور انکار کیا اوسنے آنیسے اور سو رہا وہ غصہ مین تو لعنت کرتے ہین اوس

عورت پر فرشتے صبح تک چوتھی روایت اسطرح ہے جب سو رہی عورت جدا فراش زوج سے تو لعنت کرتے ہین فرشتے اوسکو الحدیث اخرجہ الشیخان وابوداؤد معلوم ہوا کہ جماع حق ہے مرد کا عورت پر اگرچہ عورت کا حق بھی مرد پر ہے لکن مرد اَدخل ہے اس حکم مین —

باب ۹۸ بی بی کا حق خاوند پر کیا ہے

حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے قبول کرو تم وصیت میری حقمین عورتون کے عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے بہت کج پسلی مین اعلی اوسکا ہے اگر تو اوسکا سیدھا کرنا چاہیگا تو اوسکو توڑ ڈالیگا اور اگر چھوڑ دیگا تو ہمیشہ وہ کج رہیگی تم مانو وصیت میری حقمین عورتون کے ساتھہ نیکی کرنیکے اخرجہ الشیخان والترمذی حکیم بن معاویہ کے باپ نے حضرت سے کہا بی بی کا حق ہمپر کیا ہے فرمایا کہلا تو اوسکو جب تو کہاوے اور پہنا تو اوسکو جب تو پہنے اور مُنہ پر مت مار اور اوسکو قبیح نکہہ اور جدا نکر اوسکو مگر گہر مین اخرجہ ابو داؤد ف بیان حقوق زوجین مین رسالہ صلاح ذات البین نہایت جامع کتاب ہے اسجگہہ مقصود فقط ذکر کرنا اتنی بات کا ہے کہ جتنے حقوق فریقین کے جانبین پر واجب یا مستحب ہین وہ سب اعمال صالحہ مین فرادٰی فرادٰی داخل ہین قاصر اونکے ادا کرنیسے مرد ہو یا عورت عاصی ہے نکاح ایکطرحکی رقیت ہے حقمین عورت کے اسکا ذکر حدیث عائشہ مین آیا ہے —

باب ۹۹ آداب صحبت کا

رعایت ان آداب کی عمل صالح ہے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے حق مسلمان کے مسلمان پر پانچ ہین رد سلام عیادت مریض اتباع جنازہ اجابت دعوت تشمیت عاطس اخرجہ الخمسۃ مسلم کا لفظ اتنا اور ہے جب وہ تجھکو بلاوے تو تو قبول کر جب تجھسے نصیحت چاہے تو نصیحت کر یعنی خیر خواہی ابوموسی کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے بہوکے کو کہلا بیمار کی عیادت کر قیدی کو چہڑا اخرجہ البخاری وابوداؤد

ابوذر نے مرفوعًا کہا ہے حقیر نجان تو معروف مین سے کسی شئے کو اگرچہ ملے تو اپنے بہائی سے بکشادہ
روئی اور جب پکاوے تو شوربا تو اوسکا پانی زیادہ کر اور ایک غرفہ اپنے ہمسایہ کو دے اخرجہ الترمذی

باب آداب مجلس کا

یہہ آداب اعمال صالحہ ہین حدیث ابوسعید خدری مین مرفوعًا بابت حق راہ کے یون آیا ہے کہ غض بصر کف اذی رد سلام امر بمعروف نہی عن المنکر کرے اخرجہ الشیخان وابوداؤد ابوداؤد مین اغاثۂ ملہوف ہدایت گمراہ کو زیادہ کیا ہے ابن عمر نے مرفوعًا کہا ہے جب تین آدمی ہون تو ایک کو چہوڑکر دو آدمی سرگوشے نکرین کہ اسمین اوسکو رنج ہوگا اخرجہ الثلاثۃ وابوداؤد واخرجہ الخمسۃ الا النسائی عن ابن مسعود بمعناہ انس کہتے ہین کوئی شخص اونکو حضرت سے زیادہ محبوب نہ تہا جب آپکو دیکہتی تو کہڑے نہوتے کیونکہ کراہیت حضرت کی اس کام سے جانتے تہے۔ اخرجہ الترمذی معلوم ہوا کہ قیام تعظیم ناجائز ہے اس منکر کو اس زمانہ مین لوگون نے معروف سمجہہ لیا ہے تعظیم قیامی نکرنے سے عداوت پیدا ہوتی ہے انا للہ وہان تو حضرت کو دیکہکر کہڑے نہوتے تہے یہان فقط مجالس ذکر ولادت وغیرہ مین سرو قد واسطے تعظیم کے کہڑے ہوجاتے ہین

ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ✻ ابوامامہ کہتے ہین ایکدن حضرت عصا لیکر باہر نکلے ہم لوگ کہڑے ہوگئے فرمایا مت کہڑے ہو جسطرح کہڑے ہوتے ہین بعض اعاجم واسطے بعض کے اخرجہ ابوداؤد معلوم ہوا کہ اصل مین یہہ رسم تعظیم کی اہل کفر سے نکلی ہے برخلاف طریقۂ اسلام و برخلاف سنت خیر الانام کے ہے لکن بعض اہل علم قیام محبت کو جائز بتاتے ہین جسطرح کہ فاطمہ علیہا السلام اپنے والد ماجد کے لئے اور حضرت اونکے لئے بوقت ملاقات کے کہڑے ہوجاتے تہے مگر اسپر قیام تعظیمی کا قیاس مع الفارق ہے کیا دور ہے کہ یہہ عمل خصائص فاطمہ علیہا السلام سے ہو کیونکہ جو ارشادات کو ہوا ہے وہ خلاف اس کارروائی کے تہا اصول فقہ مین تقدیم قول کی فعل پر ثابت ہے

ف ابو مجلز کہتے ہین معاویہ پاس ابن زبیر و ابن صفوان کے آئے یہہ دونون اونکے لئے کہڑے ہوگئے

معاویہ نے کہا تم بیٹھہ جاؤ مینے حضرت کو سنا ہے فرماتے تھے جس کسی کو یہہ بات خوش کرے کہ لوگ اوسکے لئے مورت بنجائین کہڑے ہوکر وہ لیلے جگہہ اپنی آگ سے اخرجہ ابوداؤد والترمذی معاویہ نے اس حدیث سے استدلال کیا تہا نہی مطلق قیام تعظیم پر حالانکہ حدیث مین قیام تمثل کا ذکر ہے اور وہ ایک امر ورائے قیام مجرد ہے جسطرح کہ چوبدار چپراسی اہلکار و ملازمان سلطنت دریاست سامنے اپنے ملوک و رؤساء کے دیر تک چپ چاپ نہایت ادب و تعظیم سے تاختم دربار و برخاست مجلس کہڑے رہتے ہین کہ یہہ گناہ کبیرہ ہے اسپر وعدہ جہنم کا آیا ہے اور محض واسطے تعظیم کے کہڑے ہوکر بیٹھہ جانا اور رام ہے لکن معاویہ نے اس قیام مجرد کو بہی ویسا ہی برا سمجھا جیسے قیام تمثل کو اسلئے کہ حضرت نے اوس سے بہی نہی فرمائی تہی اور نہی واسطے تحریم کے آتی ہے **ف** ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین نہ اوٹہائے کوئی شخص تم مین سے کسی شخص کو اوسکی مجلس سے پہر آپ اوسکی جگہہ بیٹھے لکن توسیع و تفسیح کرے اللہ اونکی لئے فسحت کریگا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے لئے جب کوئی شخص اپنی جگہہ سے کہڑا ہوجاتا تو یہہ اوسجگہہ نہ بیٹھتے اخرجہ الخمسۃ الا النسائی ابو الدرداء کہتے ہین حضرت جب بیٹھتے ہم آپکے گرداگرد بیٹھتے اور جب آپ کہڑے ہوجاتے یا ارادہ رجوع کا کرتے اپنا جوتا یا اور کچہہ اوٹہا لیتے اصحاب اس بات کو پہچان کر اپنی جگہہ پر ثابت رہتے اخرجہ ابوداؤد معلوم ہوا کہ حضرت کو قیام تعظیم وقت آنے اور جانے کے پسند نہ تہا صحابہ نہ آتے وقت واسطے تعظیم کے کہڑے ہوتے نہ جاتے وقت یہہ اسلئے کہ تعظیم جناب عظمت مآب صلعم کی اونکے دلونمین سارے جہان سے زیادہ تہی وہ بجاآوری حکم و امتثال اوامر کو تعظیم جانتے تہے سر مو فرمان عالیشان سے تجاوز نکرتے تہے یہہ لوگ ظاہر مین تعظیم کرتے ہین دلمین کچہہ وقعت سنت و اتباع احکام حدیث وارشادات اوامر و نواہی سید المرسلین خاتم النبیین کے نہین رکہتے ہین سلف و خلف مین یہی تو تفاوت ہے ✤

باب ۱۲۱ بیان مین صفت جلیس کے

ہم نشین کا نیک ہونا عمل صالح ہے حدیث ابوموسی مین مرفوعاً آیا ہے صفت جلیس صالح و جلیس سوکی

ایسی ہے جیسے حامل مسک ونافخ کیر مشک والا یا تو کچھ تجھکو دیگا یا تو کچھ اوس سے خرید کریگا اور بہٹی پہنکنےوالا یا تو تیرے کپڑے جلادیگا یا تو اوس سے بدبو پاویگا اخرجہ الشیخان جابر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ مجالس امانت ہین مگر تین ایک سفک خون حرام یا فرج حرام یا اقتطاع مال ناحق اخرجہ ابوداؤد

باب۲۰ تحابب و توادد کا

باہم دوستی رکہنا واسطے اللہ کے افضل اعمال صالحہ وافعال فاضلہ واحوال محمودہ ہے ابو ہریرہ کہتے ہین حضرتؐ نے فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہے جان میری داخل نہوگے تم جنت مین یہانتک کہ ایمان لاؤ تم ایمان نہ لاؤگے تم یہانتک کہ دوستدار ہو تم ایک دوسرے کے کیا نہ بتاؤن مین تمکو وہ شئے کہ جب تم اوسکو کرو تو آپسمین دوستدار ہوجاؤ پہیلاؤ سلام کو آپسمین اخرجہ مسلم و ابوداؤد والترمذی نعمان بن بشیر کا لفظ یہہ ہے حضرت نے فرمایا مثال مومنون کے توادد و تراحم و تعاطف باہم مین مثال جسد کے ہے کہ جب ایک عضو مشتکی ہوتا ہے تو سارا بدن بیداری و تپ مین اوسکا ساتھہ دیتا ہے اخرجہ الشیخان ۵

بنی آدم اعضاے یکدیگر اند چو عضوے بدرد آورد روزگار	کہ در آفرینش ز یک جوہر اند دگر عضوہا را نماند قرار

حدیث مقدام بن معدیکرب مین یہہ آیا ہے کہ جب کوئی تم مین اپنے بہائی کا محب ہو تو اوسکو خبر کردے کہ وہ اوسکو دوست رکہتا ہے اخرجہ ابوداؤد والترمذی انس کہتے ہین ایک آدمی حضرت کے پاس تہا ایک اور آدمی اودہر سے نکلا اسنے کہا انی رسول خدا مین اس شخص کو دوست رکہتا ہون فرمایا تو نے اوسکو جتلا دیا ہے کہا نہین فرمایا اوسکو جتلادے اسنے جاکر اس کہا انی احبك فی اللہ اوسنے کہا احبك اللہ الذی احببتنی لہ اخرجہ ابوداؤد یزید بن نعامہ ضبی کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ جب برادرانہ کرے کوئی شخص کسی شخص سے تو اوسکا اور اوسکے باپ کا نام پوچھ لے اور دریافت کرلے کہ وہ کس قوم و قبیلہ کا ہے کہ یہہ بات اوصل تر ہے واسطے مودت کے

اخرجه الترمذی حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے اللہ عز وجل دن قیامت کو فرماویگا کہان
ہین دوستی رکہنے والے بسبب میرے جلال کے آج کے دن سایہ دونگا مین اونکو اپنے سایہ مین
کہ آج سایہ نہین ہے مگر میرا سایہ اخرجہ مسلم و مالک معاذ بن جبل کا لفظ مرفوع یہہ ہے اللہ
عز وجل فرماویگا کہ واسطے دوستی رکہنے والون کے میرے جلال کے سبب سے منبر ہین نور کے
رشک کرینگے اونپر نبی اور شہید اخرجہ الترمذی وصححہ معاذ کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے اللہ تبارک
وتعالی فرماتا ہے واجب ہوگئی محبت میری واسطے محبت رکہنے والونکی میری راہ مین اور بیٹہنے
والونکی میری راہ مین اور خرچ کرنے والونکی میری راہ مین اخرجہ مالک یعنی جو لوگ اللہ
پاک کے لئے باہم محبت و نشست و برخاست رکہتے ہین اور راہ خدا مین بذل مال کرتے ہین بیشک
اللہ اونکا دوستدار ہے عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے اللہ کے بندونمین ایسے لوگ بہی ہین کہ وہ
نہ انبیا ہین نہ شہدا مگر انبیا و شہدا کو اونپر دن قیامت کے رشک ہوگا اونکا مرتبہ دیکہکر نزدیک
اللہ کے کہا اے رسول اللہ ہمین خبر دو کہ وہ کون لوگ ہین فرمایا وہ قوم ہے جو باہم دوست ہے
واسطے روح اللہ کے بغیر ارحام یعنی رشتہ داری کے جو درمیان اونکے ہو اور بغیر اموال کے
جسکا وہ لین دین کرتے ہین واللہ اونکے چہرے نور ہین وہ نور پر ہونگے نہ ڈرینگے جبکہ اور لوگ
ڈرجاوینگے غم نکرینگے جبکہ اور لوگ غم مین پڑجاوینگے پہر یہہ آیت پڑہی الا ان اولیاء اللہ
لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون اخرجہ ابوداؤد **ف** ـــــــ یہہ محبت ظاہر مین
بہت سہل معلوم ہوتی ہے لکن سب مشکلات سے زیادہ مشکل ہے اسیوجہ سے اسکا اجر زیادہ
رکہا گیا ہے ہمنے اس اشکال کو دوسری کتاب مین ذکر کیا ہے دنیا مین جس کسی کو جس کسی سے
محبت ہوتی ہے خواہ آباء و اجداد و امہات وجدات سے ہو خواہ اولاد و احفاد و بنین و بنات
سے خواہ اقارب و عشائر سے یا اساتذہ و مشایخ سے یا ملوک و رؤساء و امراء سے یا ازواج
کو زوجات سے یا زوجات کو ازواج سے یہہ ساری محبت اغراض نفسانی و منافع دنیاوی
کے لئے ہوتی ہے اگرچہ بعض اقسام محبت کے صورت مین اس معنی سے خالی نظر آتے ہین لکن

حقیقت مین جب بال کی کہال نکالی جاتی ہے تو اوسمین وہ غرض مخفی مثل آگ کے پتھر یا رگ مین موجود ہوتی ہے اسلئے وہ سارے انواع الا ماشاء اللہ مضار ہوجاتی ہین بلکہ جس افراط محبت کا نام شغف یا عشق ہے وہ سب سے زیادہ بدتر ہے آدمی اس مرض مین مبتلا ہوکر مالیخولیا ہوجاتا ہے توحید خالص سے باہر نکلکر دام شرک مین پہنس کر مستحق جہنم کا بنجاتا ہے عیاذاً باللہ اللہ کے لئے وہی محبت ہوتی ہے جسمین ظاہراً و باطناً کوئی شائبہ کسی غرض صوری یا معنوی کا پایا نجاوے بجز اللہ کے کسی امر غیر کا تصور بہی کسی دم دامنگیر حال نہو سو اس حالت کا حاصل ہونا ہرچند نظر عامۂ خلق مین ایک آسان امر معلوم ہوتا ہے لیکن نفس الامر مین نہایت درجہ مشکل و دشوار ہے

عشق چہ دشوار بود آہ چہ آسان نمود	ہجر چہ آسان نمود آہ چہ دشوار بود

سو جب کوئی شخص متحلی ساتھ اس حالت خالصہ کے ہوجاتا ہے اور اوسکے دل پر حب فی اللہ و بغض فی اللہ غالب آجاتا ہے اور مواضع امتحان و امتحان مین ثابت قدم راسخ دم نکلتا ہے تب کہین اوسکو محب و محبوب خدا کہہ سکتے ہین اور مصداق والذین آمنوا اشد حبا للہ سمجھ سکتے ہین اللہ و رسول و صلحاء امت و اولیاء ملت کے ساتھ دعوی محبت خالصہ کا رکھنا نری زبان سے ثابت و متحقق نہین ہوتا ہے جب تک کہ علامات و شرائط اوسکی قوت سے فعل مین اور مکمن عدم سے منصۂ وجود پر ظاہر و باہر و واضح و لائح نہون وہی محبت ان حدیثون کا مصداق ہے ورنہ پہر مطلع صاف ہے اللھم وفقنا لما تحب و ترضی

ف حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے اللہ جب دوست رکھتا ہے کسی بندے کو تو پکارتا ہے جبرئیل کہ اللہ فلان بندے کو چاہتا ہے تو بہی اوسکو چاہ سو جبرئیل اوسکو چاہنے لگتے ہین پہر آسمان والون مین ندا کیجاتی ہے کہ اللہ فلان شخص کو دوست رکھتا ہے تم بہی دوست رکھو آسمان والے اوسکے دوستدار ہوجاتے ہین پہر اوسکے لئے زمین مین قبول رکہا جاتا ہے اخرجہ الثلثۃ والترمذی مسلم مین اسطرح کا معاملہ حقمین اوس شخص کے آیا ہے جسکو اللہ دشمن رکہتا ہے ابوذر کہتے ہین مینے کہا اے رسول اللہ کوئی آدمی کسی قوم کو دوست رکہتا ہے اور اوسکو اتنی استطاعت نہین ہے کہ

اونکا ساکام کرے فرمایا انت یا اباذر مع من احببت ترمذی کا لفظ یہہ ہے المرء مع من احب اخرجه ابوداؤد عن ابی ذر والترمذی عن صفوان بن عسال ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے روحین لشکر ہین جمع شدہ جس سے جان پہچان ہوگئی اوس سے الفت ہوئی اور جس سے انکار رہا وہ مختلف رہی اخرجه مسلم وابوداؤد واخرجه الشیخان عن عائشة۔

باب ۲۳ بیان مین تعاضد وتناصر کے

یہہ عمل صالح زبان شرع پر محمود ہے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے جسنے دور کی کسی مومن سے کوئی کربت دنیا کی کربتون سے دور کریگا اللہ اوس سے کربت کو کربات دن قیامت سے اور جسنے آسانی کی تنگدست پر آسانی کریگا اللہ اوسپر دنیا وآخرت مین اور جسنے چھپایا عیب کسی مسلمان کا چھپائیگا اللہ عیب اوسکا دنیا وآخرت مین اللہ مدد مین ہے بندے کی جب تک کہ مدد مین ہے بندہ اپنے بھائی کی الحدیث اخرجه مسلم وابوداؤد والترمذی ابن عمر کا لفظ یہہ ہے جو کوئی ہوتا ہے کام مین اپنے بھائی کے ہوتا ہے اللہ اوسکے کام مین اور جسنے تفریج کی کسی مسلمان سے کسی کربت کی تفریج کریگا اللہ اوس سے کربت کو دن قیامت کے اور جسنے ستر کیا مسلمان کا ستر کریگا اللہ اوسکو دن قیامت کے اخرجه ابوداؤد ؎

تو برمن چون جوانمردان گذر کن		اگر من ناجوانمردم بکردار	

رزین کا لفظ یہہ ہے جو چلا ساتھہ مظلوم کے کہ ثابت کرے حق اوسکا ثابت رکھیگا اللہ دونون قدم اوسکے صراط پر جہان کہ لغزش کرینگے اقدام ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ دین نصیحت ہے کہا کسکے لئے فرمایا اللہ ورسول وکتاب وائمہ مسلمین کے لئے اخرجه الترمذی یعنی ان سب کی خیرخواہی کرنا داخل دینداری ہے انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا مدد کر اپنے بھائی کی ظالم ہو یا مظلوم کہا ہم مدد کرینگے اوسکی جبکہ وہ مظلوم ہوگا ظالم کی کسطرح مدد کرین فرمایا روکدے تو اوسکو ظلم سے کہ یہی اوسکی مدد ہے اخرجه البخاری والترمذی ابوالدرداء کا لفظ یہہ ہے حضرت نے فرمایا جسنے پھیر آبرو سے

اپنے بھائی کے پھیریگا اللہ آگ کو اوسکے چہرہ سے دن قیامت کو اخرجہ الترمذی۔

باب ۱۰۴ اکرام ذی شیبہ کا

ادب کرنا بوڑھے مرد کا عمل صالح ہے ابو موسیٰ کا لفظ مرفوع یہہ ہے منجملہ اجلال خدا کے اکرام ہے بوڑھے مسلمان و حامل قرآن کا جو غلو نہین کرتا ہے اوسمین او رنہ کنارہ کش ہے اوس سے اور اکرام ذی سلطان مقسط یعنی بادشاہ عادل کا اخرجہ ابوداؤد انس مرفوعًا کہتے ہین بزرگی نکی کسی جوان نے کسی بوڑھے کی لکن مقرر کرتا ہے اللہ اوسکے لیے ایسے شخص کو جو بزرگی کرتا ہے اوسکی وقت مسن ہونیکے اور فرمایا کہ نہین ہے ہم مین سے وہ شخص جو رحم نکرے ہمارے صغیر پر اور توقیر نکرے ہمارے کبیر کی اخرجہ الترمذی

باب ۱۰۵ استیذان کا

یعنی کسی کے گھر مین اذن لیکر جانا عمل صالح ہے اگر صاحب خانہ اذن ندے تو پھر جاوے ربعی بن حراش کہتے ہین ایک آدمی بنی عامر کا آیا حضرت گھر مین تھے اوسنے اذن چاہا کہا کیا مین آؤن حضرت نے خادم سے فرمایا باہر جاکر اسکو استیذان سکہا اوس سے کہہ یون کہے السلام علیکم ادخل اوس شخص نے سُن لیا پھر اسیطرح کہا اوسکو حضرت نے اذن دیا وہ اندر گھر کے آیا اخرجہ ابوداؤد معلوم ہوا کہ استیذان سلام سے ہوتا ہے قیس بن سعد نے کہا حضرت ہمارے گھر آئے کہا السلام علیکم و رحمۃ اللہ میرے باپ نے آہستہ جوابدیا مینے باپ سے کہا تم حضرت کو اذن نہین دیتے کہا چھوڑ دے اونکو تاکہ بہت سے سلام ہمپر کرین حضرت نے پھر اوسیطرح سلام کہا سعد نے پھر آہستہ جوابدیا پھر حضرت نے تیسری بار السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ کہکر رجوع کیا تب سعد نے اونکے پیچھے جاکر کہا ای رسول خدا مین آپکا سلام کرنا سنتا تہا اور آہستہ جواب دیتا تہا تاکہ آپ ہمپر بہت سے سلام کرین پھر حضرت اونکے ساتھہ پھر کر آئے الحدیث رواہ ابوداؤد معلوم ہوا کہ اگر جواب استیذان

کا نملے تو واپس جاوے بُرا نماسنے۔

باب سلام و جواب سلام کا

یہہ دونون کام عمل صالح ہین دین اسلام مین ابو ہریرہ مرفوعًا کہتے ہین جب کوئی تم مین مجلس تک پہونچے تو سلام کرے جب اوٹھے تب سلام کرے کچہہ پہلا سلام پچہلے سلام سے احق نہین ہے اخرجہ ابوداؤد والترمذی یعنی سلام آتے جاتے دونون وقت کرنا سنت ہے انس نے کہا حضرت نے فرمایا ہے ای بیٹے جب تو گہر مین جاوے سلام کر تیرا سلام کرنا برکت ہے تجہپر اور تیرے گہر والون پر اخرجہ الترمذی حدیث ابن عمرو مین حکم سلام کرنیکا آشنا و بیگانہ پر آیا ہے اخرجہ ابوداؤد والبخاری فی کتاب الایمان انس کہتے ہین حضرت کا گذر بچون پر ہوتا اونپر سلام کرتے اخرجہ الخمسة الا النسائی اسماء بنت یزید کہتی ہین حضرت ہمپر گزرے نساء مین ہمپر سلام کیا۔ اخرجہ ابوداؤد والترمذی ترمذی کا لفظ یہہ ہے کہ ہاتہہ جہکایا سلام کو اس باب مین بہت سی احادیث آئی ہین اونمین آداب و احکام سلام مذکور ہین وہ سارے امور اعمال صالحہ مین معدود ہین۔

باب مصافحہ کا

ہاتہہ ملانا وقت ملاقات کے مسلمان سے عمل صالح ہے قتادہ نے انس سے کہا کیا اصحاب حضرت مین دستور مصافحہ کا تہا کہا ہان اخرجہ البخاری والترمذی براء کا لفظ مرفوع یہہ ہے نہین ہین دو مسلمان کہ باہم ملاقات کرین پہر مصافحہ کرین لیکن بخشدیا جاتا ہے اونکو قبل اسکے کہ دونون جدا ہون اخرجہ ابوداؤد والترمذی دوسرا لفظ ترمذی کا ابن مسعود سے یہہ ہے تمام تحیت پکڑنا ہاتہہ کا ہے یہہ حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ مصافحہ ایک ہاتہہ سے ہوتا ہے نہ دو ہاتہہ سے دو ہاتہہ سے مصافحہ کرنیکی تصریح کسی حدیث مین نہین آئی ہے عطا خراسانی کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ تم مصافحہ کیا کرو کینہ دور ہوگا تحفہ بہیجو محبت ہوگی دشمنی جاتی رہیگی اخرجہ مالک۔

باب عطاس و تثاوب کا

چھینک کا جواب دینا عمل صالح ہے مسلم مین ابو موسی سے مرفوعًا آیا ہے تم مین جب کسی کو چھینک آوے اور الحمد للہ کہے تو اوسکو جواب دو یعنی یرحمک اللہ کہو ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت کو جب چھینک آتی ہاتھہ یا کپڑے سے منہ چھپا لیتے آواز پست کرتے اخرجہ ابو داؤد والترمذی۔

باب عیادت بیمار کا

مریض کی عیادت کرنا عمل صالح ہے علی مرتضے نے مرفوعًا کہا ہے نہین ہے کوئی شخص کہ عیادت کرے کسی بیمار کی شام کو لکن نکلتے ہین ساتھہ اوسکے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہین واسطے اوسکے صبح تک اور ہوتا ہے اوس شخص کے لئے ایک باغ جنت مین اور جو کوئی آتا ہے پاس بیمار کے صبح کو تو نکلتے ہین ساتھہ اوسکے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہین واسطے اوسکے شام تک اور ہوتا ہے اوسکے لئے ایک باغ بہشت مین اخرجہ ابو داؤد والترمذی ثوبان کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے عیادت کی بیمار کی وہ باغ جنت مین ہے یہانتک کہ پھرے اخرجہ مسلم والترمذی انس کا لفظ یہہ ہے جسنے اچھی طرح وضو کیا پھر برادر مسلمان کی عیادت کی با امید اجر وہ دور ہوتا ہے آگ سے ستر سال راہ اخرجہ ابو داؤد ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے جسنے عیادت کی بیمار کی یا زیارت کی اپنے بھائی کی اللہ کی راہ مین پکارتا ہے اوسکو ایک پکارنے والا کہ تو اچھا اور تیرا چلنا اچھا تو نے لیا گھر جنت مین اخرجہ الترمذی زید بن ارقم نے کہا میری آنکھہ مین درد تھا حضرت نے میری عیادت کی ابو سعید کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے جب جاؤ تم پاس بیمار کے تو اوسکی موت مین دیر بتاؤ کہ اس سے اوسکا جی خوش ہوتا ہے اخرجہ الترمذی ابن عباس کا لفظ یہہ ہے کہ تخفیف جلوس و قلت شغب کی عیادت مریض مین سنت ہے اخرجہ رزین ✣

باب ۱۱۰ رکوب و ارتداف کا

سوار ہونا جانور پر اور ردیف کرنا کسی کا اوسپر عمل صالح فعل مسنون ہے ابن عباس کہتے ہین جب حضرت مکہ مین آئے لڑکے بنی عبد المطلب کے استقبال کو نکلے ایک کو اپنے سامنے دوسرے کو پیچھے اپنے سوار کر لیا اخرجه البخاری والنسائی معاذ نے کہا مین ردیف تہا رسول خدا صلعم کا حمار پر جسکو عفیر کہتے تہے اخرجه ابو داؤد بریدہ نے کہا ایک آدمی آیا اوسکے ساتھ ایک حمار تہا اوسنے کہا سوار ہو ای رسول خدا اور وہ پیچھے ہٹا حضرت نے اوس سے فرمایا کہ صدر دابہ کا تو زیادہ مستحق ہے مگر یہہ کہ تو مجھکو یہہ حق دیدے اوسنے کہا مینے دیا حضرت سوار ہوئے اخرجه ابو داؤد والترمذی اس سے معلوم ہوا کہ رکوب حمار و ارتداف راحلہ مسنون ہے آپ بہی جو لوگ حج کو جاتے ہین اونکی سواری غالبًا حمار ہوتی ہے اگلے انبیاء بہی حمار پر سوار ہوا کرتے تہے جیسے عیسیٰ علیہ السلام

باب ۱۱۱ حفظ جار کا

ہمسایہ کا حفظ رکہنا عمل صالح ہے عائشہ کہتی ہین حضرت نے فرمایا ہمیشہ جبریل علیہ السلام مجھکو وصیت ہمسایہ کی کرتے رہتے ہین یہانتک کہ مینے گمان کیا کہ وہ اوسکو وارث بناوینگے اخرجه الخمسة الا النسائی ابن عمر کے لئے ایک بکری ذبح کی تہی گہر والون سے کہا تمنے ہمارے یہودی ہمسایہ کو بہی حصہ بہیجا کہا نہین کہا اوسکو بہیجدو پہر کہا مینے حضرت کو سنا ہے فرماتے تہے ما زال جبریل یوصینی بالجار الخ- اخرجه ابو داؤد والترمذی معلوم ہوا کہ جوار کے لئے اسلام شرط نہین ہے ہمسایہ غیر مسلمان کے ساتہہ بہی راہ و رسم احسان کی رکہے ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے داخل نہوگا جنت مین وہ شخص کہ امن مین نہین ہے ہمسایہ اوسکا اوسکے بوائق یعنی غوائل و شرور سے اخرجه الشیخان واللفظ لمسلم عائشہ نے کہا میرے دو ہمسایہ ہین مین کسکو ہدیہ بہیجون فرمایا جسکا دروازہ تجہسے قریب ہو اخرجه البخاری وابو داؤد حقوق جوار مین بہت احادیث آئی ہین یہہ سارے تو

داخل اعمال صالحہ ہین بلکہ انکے ترک پر وعید شدیدات وارد ہین ۵

بامید ماکلبہ اینجا گرفت ÷ نشاید از و نفع خود وا گرفت

باب ۱۲ ستر عورت کا

کسیکا عیب چھپانا عمل صالح ہے عقبہ بن عامر کہتے ہین جسنے دیکھا کوئی عیب پہر پوشیدہ رکہا اوسکو یعنی رسوا نکیا تو وہ مثل اوس شخص کے ہے جسنے کسی زندہ درگور کو جلایا اخرجہ ابوداؤد ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے نہین چھپاتا کوئی بندہ عیب کسی بندہ کا دنیا مین لکن چھپاتا ہے اللہ عیب اوسکا دن قیامت کو اخرجہ مسلم خدای بندہ پوشد ہمسایہ نمی بیند و نمی خروشد

باب ۱۳ صلح کا

اس عمل صالح کا ذکر حدیث ابی الدرداء مین مرفوعاً اس لفظ سے آیا ہے کیا خبر ندون مین تمکو اوس عمل کی جو افضل تر ہے درجہ صیام و صلوۃ و صدقہ سے کہا ہان فرمایا اصلاح ذات البین کیونکہ فساد ذات البین کا حالقہ ہے اخرجہ ابوداؤد والترمذی وصححہ ترمذی نے اتنا اور زیادہ کیا ہے مین نہین کہتا کہ حلق موسے سر کرتا ہے لکن حلق دین کرتا ہے ÷

باب ۱۴ تواضع کا

یہہ عمل صالح فعل حضرت سے ثابت ہے انس کہتے ہین ایک عورت کی عقل مین کچہہ خلل تہا اوسنے کہا ای رسول خدا مجکو تمسے کچہہ کام ہے فرمایا ای مان فلان کی تو جس گلی کوچہ مین کہے مین تیرا کام کردون پہر بعض طریق مین جاکر اوسکا کام کردیا اخرجہ مسلم وابوداؤد یہہ کمال خلق ہے رسالتمآب کا کہ ان دیوانہ کی بہی دلشکنی نفرمائی ÷

باب ۱۵ حفظ سلاح کا

ہتہیار کو مسلمانون سے الگ رکہنا عمل صالح ہے حدیث ابو موسیٰ مین مرفوعًا آیا ہے جب گذر کری کوئی تم مین کا کسی مجلس یا بازار مین تو تہامے تیر اپنے اوسکی نوک کسی مسلمان کو نہ چہبے اخرجه الشیخان وابوداؤد جابر کا لفظ یہہ ہے کہ منع فرمایا ہے رسول خدا صلعم نے ننگی تلوار لیے پہرنے سے اخرجه ابوداؤد والترمذی مطلب یہہ ہے کہ لوگون کے بیچ مین تلوار ننگی نکرے نہ آپلے نہ دوسرے کو دے ملوک و رؤسا کی اردلی مین رسالہ سوارون کا ننگی تلوارین لئے چلتا ہے اس حدیث سے منکر ہونا اور حرام ہونا اس کام کا ثابت ہوا واللہ اعلم +

باب ۱۶ مہر کا

مہر کا زوجہ کو دینا عمل صالح ہے حدیث عقبہ بن عامر مین مرفوعًا آیا ہے احق پورا شروط مین وہ شرط ہے جس سے تمنے فروج کو حلال کیا ہے اخرجه الخمسة یہہ دَین سب دیون پر مقدم ہوتا ہے جس عورت کا مہر مسمی نہین ہے اوسکے لیے مہر مثل تجویز کیا جاتا ہے مہر مین تخفیف کرنا ایک دوسرا عمل صالح ہے ازواج مطہرات کا مہر ساڑہے بارہ اوقیہ سے زیادہ نہ تہا اخرجه مسلم وابوداؤد والنسائی عن عائشة ایک ام حبیبہ کا مہر نجاشی نے چار ہزار درہم اپنی طرف سے مقرر کردیا تہا اخرجه ابوداؤد والنسائی اقل مہر یہہ ہے کہ بی بی کو قران یا بعض قران پڑہا دے نعلین پر بہی نکاح کرنا درست ہے بلکہ ایک خاتم آہن پر بلکہ نرے اسلام پر ام سلیم ابو طلحہ سے پہلے مسلمان ہوگئی تہین پہر وہ بہی اسلام لائین یہی اسلام لانا اون دونون کا مہر ٹہیرا +

باب ۱۷ شکار کہیلنے کا

شکار کہیلنا مطابق احکام شرع کے عمل صالح ہے لکن بیشتر اضاعت وقت اوسمین بہتر نہین ہے

شکار خواہ صحرا کا ہو یا دریا کا دونون جائز ہین اور شکار سگ معلم کا جسپر نام اللہ کا لیا گیا ہے حلال ہے احکام صید بر و بحر کے کتب فقہ سنت مین لکھے ہین یہہ جگہہ اونکے ذکر کی نہین ہے ❊

باب ۱۸ مہمانی کا

مہمان کی ضیافت کرنا عمل صالح ہے حدیث ابی کریمہ مین مرفوعًا آیا ہے رات مہمان کی حق ہے ہر مسلمان پر جس شخص نے صبح کی اوسکے صحن مین وہ اوسپر قرض ہے چاہے دے یا ندے اخرجہ ابوداؤد دوسرا لفظ یہہ ہے جس آدمی نے ضیافت کی کسی قوم کی پھر صبح کی مہمان نے محروم ہوکر تو نصرت کرنا اوسکی حق ہے ہر مسلمان پر یہانتک کہ لے لیوے مہمانی رات کی اوسکی کھیتی و مال سے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے کہ مہمانی تین دن ہے ماسوا اوسکے صدقہ ہے اخرجہ ابوداؤد ابو شریح عدوی کا لفظ مرفوع یہہ ہے جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ اور دن آخرت پر وہ اکرام کرے اپنے مہمان کا یعنی جائزہ دے اوسکو پوچھا جایزہ کیا ہے فرمایا ایک دن رات کا کھانا ضیافت تین دن تک ہوتی ہے ماورا اوسکے صدقہ ہے اور حلال نہین ہے مہمان کو کہ ٹھیرے پاس میزبان کے یہانتک کہ گنہگار کرے اوسکو کہا کیونکر گنہگار کرے گا اوسکو فرمایا اوسکے پاس ٹھیرا رہے اور نہو کوئی شے جس سے وہ اوسکی مہمانی کرے اخرجہ الستۃ الا النسائی مراد جائزہ سے عطیہ ہے امام مالک نے کہا ہے اکرام اتحاف حفظ کرے مہمان کا ایک دن رات اور ضیافت کرے تین دن ❊

باب ۱۹ طہارت کا

وضو کرنا نہانا جنابت و حیض و نفاس سے عمل صالح ہے اس بارہ مین احادیث کثیرہ علیحدہ علیحدہ آئی ہین کتب فروع ان امور پر مشتمل ہین جس نجاست سے جو طریقہ طہارت کا سنت مطہرہ مین وارد ہوا ہے اوسکی طہارت اوسیطرح چاہیئے حدیث لبابہ بنت حارث مین آیا ہے کہ حسین بن علیؑ نے حضرت کی گود مین موت دیا تھا لبابہ نے کہا تہبند مجھکو دیجیئے کہ مین دھو ڈالون

فرمایا غسل بول انثیٰ سے ہوتا ہے اور بول ذکر سے پانی چھڑکنا کافی ہے اخرجه ابو داؤد ایک اعرابی نے حضرت کی مسجد مین پیشاب کر دیا تھا اوسپر فقط ایک دلو آب بہا دیا اخرجه الشیخان والنسائیؒ وعلی ہذا القیاس **ف** جو آداب واحکام استنجا کرنیکے بول وغائط ومنی ومذی وغیرہ نجاسات سے احادیث صحیحہ مین آئے ہین وہ سب داخل ہین اعمال صالحہ مین بیان کرنا اونکا وظیفہ اہل فقہ سنت کا ہے اسجگہ حاجت اونکے ذکر کرنیکی نہین ہے +

باب ۱۲ وضو کا

وضو کرنا عمل صالح ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے کیا نہ بتاؤن مین تمکو وہ چیز کہ محو کرے اللہ بسبب اوسکی خطایا کو اور بلند کرے درجات کو کہا ہان ای رسول خدا فرمایا پورا وضو کرنا مکارہ پر اور بہت سا چلنا طرف مساجد کے اور انتظار کرنا نماز کا بعد نماز کے یہی ہے تمہارے رباط اس کلمہ کو تین بار فرمایا اخرجه مسلم ومالك والترمذی والنسائیؒ اس حدیث مین علاوہ وضو کے دو اور عمل صالح کا بھی ذکر کیا ہے عقبہ بن عامر کا لفظ یہ ہے نہین ہے کوئی مسلمان کہ اچھی طرح وضو کرے دو رکعت نماز پڑھے دل سے اوسپر متوجہ ہو لیکن واجب ہو جاتی ہے اوسکے لئے جنت عقبہ کہتے ہین مینے کہا ما اجود هذا ایک قائل نے کہا التی قبلها اجود مینے دیکھا تو عمر بن خطاب تھے اونہون نے کہا تو ابھی آیا ہے حضرت نے فرمایا تھا نہین ہے تم مین کوئی جو تازہ وضو اچھی طرح پورا پورا کرے پھر کہے اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله لیکن کھولدئے جاتے ہین اوسکے لئے آٹھون دروازے جنت کے جس دروازے سے چاہے بہشت مین جائے اخرجه الخمسة الا البخاری وهذا لفظ مسلم ابو داؤد کا لفظ یہ ہے کہ اچھی طرح کرے وضو ترمذی کا لفظ یہ ہے بعد لفظ رسولہ کے اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے جب وضو کیا بندہ مسلم نے یا مومن نے پھر دہویا منہ اپنا نکل گئی اوسکے منہ سے ہر خطا جسکی طرف اپنی آنکھ سے دیکھا تھا ہمراہ پانی کے

یا ہمراہ آخر قطرہ آب کے اور جب دہویا دونون ہاتہونکو نکلگئی اوسکے ہاتہون سے ہر خطا جسکو ہاتہہ سے پکڑا
تہا ساتہہ پانی کے یا آخر قطرہ آب کے اور جب دہویا دونون پاؤنکو نکلگئی ہر خطا جسکی طرف پاؤن چلے
تہے ہمراہ پانی کے یا آخر قطرۂ آب سے یہانتک کہ نکلتا ہے پاک ہوکر گناہون سے اخرجه مسلم
وهذا لفظه ومالك والترمذی معلوم ہوا کہ وضو ماحی خطایاے صغار ہے ولله الحمد یہ مضمون
کئی حدیثون مین آیا ہے ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین جسنے وضو کیا طہر پر لکہتا ہے الله واسطے اوسکے دس نیکیان
اخرجه الترمذی معلوم ہوا کہ وضو پر وضو کرنا عمدہ عمل صالح ہے اور ہر وقت باوضو رہنا اور بہی
فاضل تر ہے ابوسعید نے مرفوعاً کہا ہے جسنے وضو کرکے یون کہا سبحانك اللهم وبحمدك استغفرك
واتوب اليك لکہا جاتا ہے یہہ کلمہ ایک پرچہ کاغذ پر پہر اوسپر مُہر لگائی جاتی ہے پہر رکہا جاتا ہے
نیچے عرش کے پہر وہ مہر نہین توڑی جاتی دن قیامت تک اخرجه رزین **ف** صفت وسنن
وضو مین جو احادیث آئی ہین وہ سب امور اعمال صالحہ مین داخل ہین وتیج نے سنن وضو تو عدد
ذکر کئے ہین سواک غسل یدین استنثار استنشاق مضمضہ تخلیل لحیہ واصابع مسح اذنین اسباغ وضو
جلیے غرہ وتحجیل مقدار آب حمول دعاء وتسمیہ اور اگر مضمضہ واستنشاق وغیرہ کو علیحدہ شمار کیا جاے
تو بارہ اشیاء ہوتی ہین اور مسح سر ایک سنت جداگانہ ہے اسیطرح غسل رجلین یہہ سب چودہ امور
ہوئے ہر ایک شئے مین انہین سے احادیث متعددہ وارد ہوئی ہین۔

باب ۱۲۱ مسح علی الخفین کا

موزہ پر مسح کرنا عمل صالح ہے یہہ عمل فعل نبوت سے ثابت ہے مسلم کا لفظ مرفوع یہہ ہے مسح کیا
حضرت نے خفین اور مقدم سر اور عمامہ پر علی مرتضی نے کہا ہے مقرر کیا حضرت نے مسح واسطے مسافر
کے تین رات دن اور واسطے مقیم کے ایک رات دن اخرجه مسلم والنسائی یہہ تعداد اور
حدیثون مین بہی آئی ہے چونکہ اکثر اہل بدعت اس سنت کے منکر ہین اسلئے اہل علم نے نظر بمزید اہتمام
اس مسئلہ کو کتب عقائد مین لکہا ہے +

باب ۱۲۲ تیمم کا

اسکا عمل صالح ہونا ظاہر ہے کیونکہ بدل ہے وضو کا ثبوت اس حکم کا قرآن و حدیث دونوں سے ہے حضرت نے اور اصحاب حضرت نے تیمم کیا ہے ما ھذا اباوّل برکتکم یا آل ابی بکر تشریع اس عمل کی برکت آل ابی بکر رضی اللہ عنہ سے ہوئی ہے

باب ۱۲۳ غسل جنابت کا

احتلام یا جماع سے غسل کرنا عمل صالح ہے احادیث اس باب کی صحاح و سنن مین موجود ہین اونمین صفت بہی اس غسل کی مذکور ہے

باب ۱۲۴ غسل حائض و نفساء کا

حیض و نفاس سے پاک ہوکر غسل کرنا عمل صالح ہے حکم اس غسل کا احادیث صحیحہ مین آیا ہے

باب ۱۲۵ غسل جمعہ و عیدین کا

یہہ غسل عمل صالح ہے لکن نزدیک محققین اہل علم کے غسل جمعہ کا واجب ہے اور غسل عیدین کا سنت ہے اسلیئے کہ حدیث ابوسعید خدری مین مرفوعاً آیا ہے غسل جمعہ کا واجب ہے ہر محتلم پر الحدیث اخرجہ الستۃ الا الترمذی ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے غسل جمعہ کا واجب ہے ہر محتلم یعنی عاقل بالغ پر مثل غسل جنابت کے اخرجہ مالک یہہ غسل واسطے دن جمعہ کے ہوتا ہے نہ واسطے نماز جمعہ کے۔

باب ۱۲۶ غسل میت کا اور غسل غاسل میت کا

یہہ غسل عمل صالح ہے ہر میت کو مرد ہو یا عورت بعد موت کے نہلانا چاہیئے اور جو شخص اوسکو نہلاوے

وہ خود بھی بعد فراغ کے نہا وے ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے من غسل المیت فلیغتسل اخرجہ ابوداؤد والترمذی وزاد ومن حملہ فلیتوضأ **ف** اسماء بنت عمیس نے ابوبکر صدیق کو اور علی مرتضی نے فاطمہ علیہا السلام کو نہلایا تھا معلوم ہوا کہ اولی یہی ہے کہ بی بی میان کو اور میان بی بی کو نہلائے۔

باب ۱۲۷ غسل اسلام کا

جو شخص اسلام لائے اوسکو چاہیئے کہ غسل کرے یہہ عمل صالح حدیث قیس بن عاصم سے ثابت ہوا ہے وہ پاس حضرت کے بارادۂ اسلام آئے تھے حضرت نے اونکو حکم دیا کہ پانی اور بیری کے پتون سے نہاؤ اخرجہ اصحاب السنن کلیب نے حضرت کے پاس آکر کہا مین اسلام لایا ہون فرمایا گرا اپنے سر سے موے کفر کو یعنی سر منڈا ڈال ایک دوسرے شخص کو علاوہ القاء شعر کفر کے حکم اختتان کا بھی دیا تھا اخرجہ ابوداؤد +

باب ۱۲۸ اکل کا

آداب اکل کے جو احادیث مین آئے ہین وہ سب اعمال صالحہ ہین جیسے ہاتھ دھونا قبل و بعد طعام کے بسم اللہ کرنا وقت اکل کے ہیئت اکل کا حفظ رکھنا بعد تناول کے کلی کرنا پیٹ سے زیادہ نکھانا سامنے سے کھانا بعد فراغ کے الحمد للہ کہنا۔ ان سب امور مین احادیث متعددہ آئی ہین **ف** طعام دعوت کا کھانا طعام ولیمہ کا کھلانا اجابت ولیمہ کرنا عقیقہ کرنا عمل صالح ہے۔

باب ۱۲۹ طب کا

تداوی کرنا جائز اور عمل صالح ہے حدیث ابوالدرداء مین مرفوعًا آیا ہے کہ اللہ نے داء و دواء نازل کی ہے ہر داء کے لئے ایک دوا رکھی ہے سو تم دوا کرو مگر حرام سے تداوی نکرو اخرجہ

ابو داؤد والبخاری جابر کا لفظ مرفوع یہہ ہے ہر بیماری کیواسطے ایک درمان ہے جب وہ دوا اوس داء کو پہونچتی ہے تو اللہ کے حکم سے صحت ہو جاتی ہے اخرجہ مسلم بخاری کا لفظ ابو ہریرہ سے مرفوعًا یون ہے نہین اوتاری اللہ نے کوئی بیماری لکن اوتاری ہے اوسکے لئے دوا ترمذی نے اتنا اور زیادہ کیا ہے مگر ایک بیماری پوچھا وہ کیا ہے کہا بڑہاپا ع پیری و صد عیب چنین گفتہ اند احادیث بیان مین طب نبوی کے بہت آئی ہین۔

باب ۱۳۰ رقی وتمائم کا

جو رقیہ قرآن یا حدیث مین آیا ہے جیسے قراءت معوذتین وغیرہا اوسکا کرنا جائز ہے یہہ تعویذ گنڈے اعمال جو ہندسہ یا حروف یا الفاظ نامعلوم المعنی مین لکھے جاتے ہین اور غیر زبان عربی مین ہوتے ہین انہین اکثر آمیزش شرک وکفر کی ہوتی ہے یہہ ایک قسم جادو کی ہے اس مسئلہ کی تحقیقات رسالہ دعایۃ الایمان الی توحید الرحمن مین بخوبی لکھی گئی ہے احادیث جواز رقی وافضلیت عدم رقی کی تیسیر الوصول وغیرہ کتب سنت مین لکھے ہوئے ہین حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے حضرت کو رقیہ کیا تہا اس لفظ سے بسم اللہ ارقیك من کل داء یوذیك و من شر کل نفس وعین حاسد اللہ یشفیك بسم اللہ ارقیك اخرجہ مسلم والترمذی ستر ہزار آدمی اس امت کے جو بہشت مین بلاحساب جائینگے اونکی صفت مین ایک یہہ ذکر بہی آیا ہے کہ وہ رقیہ نہین کرتے اور نہ رقیہ کراتے ہین اخرجہ مسلم عن عمران۔

باب ۱۳۱ طاعون ووبا کا

جس جگہہ وبا ہو وہان سے نہ بہاگنا عمل صالح ہے حدیث عائشہ مین مرفوعًا آیا ہے نہین ہے کوئی بندہ کہ ہو ایسے شہر مین جہان طاعون ہے پہر وہ اوسجگہہ ٹہیرا رہے وہان سے باہر نہ نکلے صابر ومحتسب ہوکر وہ جانتا ہے کہ نہین پہونچیگی اوسکو کوئی مصیبت مگر وہی جو لکہی ہے اللہ نے مگر ہوگا اوسکے لئے

اجر برابر شہید کے اخرجہ البخاری۔

باب ۱۳۲ فال لینے کا

فال حسن لینا عمل صالح ہے جسطرح کہ فال بد لینا شرک ہے انس کہتے ہین حضرت کو یہہ بات خوش آتی تہی کہ کسی کام کے لئے باہر نکلین اور یا راشد یا نجیح سنائی دی اخرجہ الترمذی بریدہ کا لفظ یہہ ہے کہ جب کسی عامل کو بہیجتے اوسکا نام پوچہتے اگر پسند آتا خوش ہوتے چہرہ مبارک پر بشاشت نظر آتی۔ جب کسی بستی مین داخل ہوتے نام پوچہتے اگر پسند آتا خوش ہوتے الحدیث اخرجہ ابوداؤد حدیث عروۃ بن عامر مین واسطے رفع بدفالی کے یہہ دعا آئی ہے اللہم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یدفع السیئات الا انت ولا حول ولا قوۃ الا بک اخرجہ ابوداؤد۔

باب ۱۳۳ علم کا

تعلم و تعلیم علم افضل اعمال صالحہ و افعال حسنہ و خصال محمودہ ہے اللہ پاک نے قرآن مین فرمایا ہے ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون یعنی علماء و جہلاء برابر نہین ہوتے ہین حدیث ابو امامہ مین آیا ہے کہ حضرت کے سامنے ذکر دو مرد کا ہوا عابد و عالم فرمایا فضل عالم کا عابد پر مثل میرے فضل کے ہے تمہارے ادنی پر اخرجہ الترمذی وصححہ دوسرا لفظ یہہ ہے اللہ اور اوسکے فرشتے اور سارے آسمان و زمین والے یہانتک کہ چونٹی اپنے بل مین اور مچہلی دریا مین درود بہیجتی ہین اون لوگون پر جو لوگون کو خیر سکہاتے ہین مراد خیر سے قرآن و حدیث ہے بدلیل حدیث خیر الحدیث کتاب اللہ و خیر الہدی ھدی محمد صلعم ابن عباس کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ ایک فقیہ سخت تر ہے شیطان پر ہزار عابد سے اخرجہ الترمذی مراد فقہ سے اسجگہہ علم قرآن و حدیث و فہم ان دونون کا ہے بس بس **ف** حدیث ابوالدرداء مین مرفوعاً آیا ہے جو شخص چلا ایسی راہ مین کہ طلب کرتا ہے علم خدا لیچلیگا اللہ اوسکو رستہ جنت کا بیشک فرشتے بچہاتے ہین پر اپنے واسطے طالب علم کے رضامندی سے

اور استغفار کرتے ہین واسطے عالم کے وہ لوگ جو آسمان اور زمین مین ہین اور مچھلیان اندر پانی کے فضل عالم کا عابد پر جیسے فضل ماہ نیم ماہ کا سائر کواکب پر علما وارث ہین انبیاء کے انبیاء نے وارث نہین کیا کسی کو درہم و دینار کا لکن وارث کیا علم کا سو جسنے لیا اوس علم کو اوسنے لیا بہرۂ وافر اخرجہ ابوداؤد وھذا لفظہ والترمذی **ف** حث علم پر بہت احادیث آئی ہین معاویہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسکے ساتھہ اللہ ارادہ نیکی کا کرتا ہے اوسکو دین کی سمجھہ دیتا ہے اخرجہ الشیخان واخرجہ الترمذی عن ابن عباس انس کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے جو شخص نکلا طلب علم مین وہ اللہ کی راہ مین ہے یہانتک کہ پھرے اخرجہ الترمذی دوسرا لفظ سنجرہ سے مرفوعًا یون ہے جسنے طلب کیا علم کو یہہ کفارہ ہے گناہان گذشتہ کا عقبہ بن عامر کا لفظ مرفوع یہہ ہے تم سیکھو علم قبل ظانین کے اخرجہ رزین وعلقہ البخاری مراد ظانین سے وہ لوگ ہین جو کلام کرتے ہین گمان و قیاس سے ابوسعید مرفوعًا کہتے ہین پیٹ نہین بھرتا مومن کا خیر سے جسکو سنتا ہے یہانتک کہ ہوتا ہے منتہی اوسکا جنت اخرجہ الترمذی یعنی مرتے دم تک طلب و شغل علم مین رہتا ہے مراد خیر سے اسجگہہ علم ہے ابوہریرہ نے مرفوعًا کہا ہے کلمۂ حکمت ضالہ مومن ہے جہان کہین اوسکو پاوے اوسکا مستحق ہے اخرجہ الترمذی حکمت سے مراد سنت مطہرہ ہے ابن عمرو کا لفظ مرفوع یہہ ہے علم تین ہین جو سوا اوسکے ہے وہ فضل ہے آیت محکمہ سنت قائمہ فریضۂ عادلہ اخرجہ ابوداؤد وابن ماجہ ابوداؤد نے کہا آیت محکمہ وہ ہے جسمین کچھہ اشتباہ واختلاف نہین ہے اور نہ منسوخ ہے سنت قائمہ وہ ہے جو دائم و مستمر و متصل العمل ہو ترک نکیجاوے فریضۂ عادلہ وہ ہے جسکے حکم مین نہ جور ہو نہ حیف انتہی ظاہر یہہ ہے کہ مراد آیت محکمہ سے سارا قران ہے باستثنای منسوخ سو پانچ آیتون سے زیادہ مین نسخ نہین ہے مراد سنت قائمہ سے ساری سنن ثابتہ ہین الا منسوخ سو وہ دس حدیثون سے زیادہ نہین ہین جسطرح کہ تفصیل اس اجمال کی رسالۂ افادۃ الشیوخ مین کیگئی ہے وللہ الحمد مراد فریضہ عادلہ سے تقسیم مواریث و حصص و سہام ہے جسمین کسیطرحکا ضرر واضرار نہو واللہ اعلم سو جسقدر فرائض کتاب و سنت سے نصًا ثابت ہوئے ہین وہ رسالۂ فتح المغیث و

وارد هذه نادیه مین کچہ فراہم ہین اونکے سوا جو صورتین ہین وہ محول ہین اجتہاد مجتہد وقت پر۔
ف آداب علم وتعلم وروایت ونقل حدیث وکتابت حدیث کی احادیث صحیحہ مین آئی ہین رعایت اون سب کی داخل عمل صالح ہے ۞

باب ۱۳۴ عتق کا

آزاد کرنا غلام وکنیز کا عمدہ عمل صالح ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے جس شخص نے آزاد کیا کسی مرد مسلمان کو رہا کرتا ہے اللہ عوض ہر عضو کے اوس سے ایک عضو آگ دوزخ سے یہانتک کہ شرمگاہ کو عوض شرمگاہ کے اخرجہ الشیخان والترمذی واتلہ کا لفظ یہہ ہے آئے ہم پاس حضرت کے بمقدمہ ایک یار اپنے کے جو مستوجب نار ہو گیا تہا قتل سے فرمایا آزاد کرو طرفسے اوسکے آزاد کرے گا اللہ عوض ہر عضو کے اوس سے ایک عضو کو آگ دوزخ سے اخرجہ ابوداؤد ف خادم سے بخوش خلقی پیش آنا اوسکے قصور سے درگذر کرجانا عمل صالح ہے حدیث رافع بن مکیث مین آیا ہے حضرت نے فرمایا حسن ملکہ نماء ہے حدیث ابن عمر مین ہر دن ستر بار عفو کرنا خادم سے آیا ہے اخرجہ ابوداؤد والترمذی حدیث ابوذر مین فرمایا ہے کہ خادم کو مثل اپنے طعام ولباس دے طاقت سے زیادہ کام نہ لے اخرجہ الخمسة الا النسائی ۔

باب ۱۳۵ تدبیر وکتابت کا

غلام کو مدبر ومکاتب کرنا اعمال صالحہ مین سے ہے جابر کہتے ہین ایک شخص نے ایک غلام کو مدبر کیا تہا یعنی یہہ کہا تہا کہ بعد اوسکی موت کے وہ آزاد ہے وہ شخص محتاج ہو گیا حضرت نے اوسکا نیلام کیا الحدیث اخرجہ الخمسة مکاتب وہ ہے جسکو یہ لکہدیا ہے کہ اتنا مال کما کر جب تو ادا کردیگا۔ تو اوسوقت آزاد ہو جائیگا سو جب تک ایک درہم بہی اوسپر باقی ہے وہ غلام بنا رہیگا ۞

باب ۱۳۶ فضائل کا

ذکر فضائل انبیاء و اصحاب نبوت و اہلبیت رسالت و صلحاء و اولیاء امت کا داخل اعمال صالحہ ہے کتاب تیسیر الوصول وغیرہ کتب سنت مطہرہ مین ذکر فضائل ایک جماعت انبیاء وغیرہم کا آیا ہے جیسے ابراہیم و موسی و یونس و داؤد و سلیمان و ایوب و عیسی علیہم السلام وغیرہم کا خود قران شریف مین ذکر اِن پیغمبرون کا آیا ہے سب سے افضل ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جنکے فضائل لاتعد ولاتحصے لکھے گئے ہین اس باب مین اہل علم نے کتب مستقلہ لکھی ہین جیسے شفاء قاضی عیاض مواہب لدنیہ مدارج النبوۃ خصائص کبری بلکہ جیسا ضبط حالات وسیر خاتم الانبیاء کا وقوع مین آیا ہے ایسا کسی دوسرے پیغمبر کا اونکی امتون نے نہین کیا جس کسی کو مسلمان ہو کر حضرت کی محبت سارے جہان سے زیادہ دلمین نہین ہے وہ ہر خیر و برکت سے محروم ہے ؏

کسی کہ خاک درش نیست خاک بر سر او	محمد عربی کآبروی ہر دو سر است

اور جسکے دلمین آپکی محبت والد و ولد و جان و مال و سارے لوگون سے زیادہ ہے وہی شخص مومن کامل مسلم صادق محسن مخلص ہے پس بس ؏

درون خانہ چراغی و شیشۂ حلبی ست	دلے کہ آئینۂ مہر احمد عربی ست

ف مناقب و فضائل صحابۂ کبار و اہلبیت اطہار کے بھی تفصیلاً و جملۃً بہت آئے ہین سب سے بہتر عشرۂ مبشرہ ہین پھر اونمین سب سے افضل خلفاء اربعہ راشدین مہدیین ہین پھر اہل بدر وغیرہم درجہ بدرجہ پھر واجب ہے کہ ہم سارے صحابہ سے از اول تا آخر محبت خالصہ رکھین اونکو افضل و اکمل و اعدل و امثل امت اعتقاد کرین جو کوئی اونکی شان مین بے ادبی گستاخی کرتا ہے اوسپر خوف سوء خاتمہ کا ہے لاعن و طاعن اونکا مخاک کفر مین پڑا ہے قال تعالی لیغیظ بھم الکفار جو شیخین کا منکر ہے وہ رافضی ہے جو علی مرتضی کو نہین مانتا وہ خارجی ناصبی ہے ؏

خدا ایست کہ سے تا بد آفتاب درو	بدل خراب من و محبت بو تراب درو

ف — مراد اہلبیت رسالت سے ازواج مطہرات اور ذریت طاہرہ وعترت طیبہ خاتم الانبیاء سید الرسل صلعم ہے انکے فضائل مناقب اجمالاً وتفصیلاً کتب سنت مطہرہ مین آئے ہین انسے محبت رکھنے کا حکم صادر ہے حدیث ابن عباس مین مرفوعاً آیا ہے دوست رکھو اللہ کو اسلئے کہ تمکو نعمت دیتا ہے دوست رکھو مجکو واسطے حب خدا کے دوست رکھو میرے اہلبیت کو میری محبت سے اخرجہ الترمذی

وللناس فیما یعشقون مذاہب		ومن مذہبی حب النبی وآلہ

سعد بن ابی وقاص کہتے ہین جب یہ آیت اوتری ندع ابناءنا وابناءکم الخ تو حضرت نے علی و فاطمہ وحسن وحسین کو بلایا اور فرمایا اللھم ھؤلاء اھلی اخرجہ الترمذی ام سلمہ کا لفظ یہہ ہے جب آیۂ تطہیر اوتری گھر مین علی وفاطمہ وحسنین تھے حضرت نے اونکو ایک کمل اوڑھا کر فرمایا اللھم ان ھؤلاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا الحدیث اخرجہ الترمذی حدیث زید بن ارقم مین آیا ہے خبردار ہو مین چھوڑتا ہون تم مین ثقلین کو ایک اونمین اللہ کی کتاب ہے اور دوسری عترت میرے اہلبیت میرے الحدیث اخرجہ مسلم بطولہ حدیث ابوہریرہ مین سلام پہونچانا جبرئیل علیہ السلام کا اللہ کی طرفسے اور بشارت دینا گھر کی جنت مین خدیجہ علیہا السلام کو آیا ہے اخرجہ الشیخان عائشہ سے پوچھا تہا حضرت کو کون بہت محبوب تہا کہا فاطمہ الحدیث اخرجہ الترمذی عائشہ کو جبرئیل نے سلام کیا اخرجہ الخمسۃ سودہ کا جب انتقال ہوا ابن عباس نے سجدہ کیا اور کہا حضرت نے فرمایا ہے جبتم کوئی نشانی دیکھو سجدہ کرو کون نشانی اس سے بڑی ہوگی کہ ازواج حضرت دنیا سے اوٹھ جاوین اخرجہ ابو داؤد والترمذی غرضکہ سارے ازواج مطہرات کا رتبہ عالی ہے سب کی قدر ومنزلت کا خیال ولحاظ ہر مسلمان کو رکھنا چاہیے

ف — حضرت کے صحابہ دو طرح پر تھے ایک مہاجرین دوسرے انصار انصار کے دو قبیلے تھے اوس وخزرج ان دونون کے فضائل جملۃً وتفصیلاً حدیث مین آئے ہین ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین اگر انصار کسی وادی وشعب مین چلینگے تو مین بھی اونہین کے وادی وشعب

مین چلونگا اگر ہجرت نہوتی تو مین ایک آدمی انصار مین سے ہوتا اخرجہ البخاری ابو سعید
کا لفظ یہ ہے کہ میرے جامہ دان وجگر انصار ہین انکی مسئی سے تم عفو کرو انکے محسن سے تم
قبول کرو اخرجہ الترمذی ربیع نے کہا مراد کرش وعیبہ سے اس حدیث مین موضع ستر و
امانت ہے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے اللہ نے جہانکا اہل بدر پر پہر فرمایا تم جو چاہو
سو کرو مینے تمکو بخشدیا اخرجہ ابوداؤد جابر مرفوعاً کہتے ہین داخل نہوگا آگ مین کوئی شخص
اونمین سے جسنے بیعت کی ہے نیچے درخت کے یہہ فضائل تو صحابہ کے تہے اس امت اسلامیہ
کے فضائل علیحدہ آئے ہین وہ شامل ہین سارے اہل اسلام کو قیامت تک لکن جبکہ وہ او فضائل
زمرہ مسلمین مین متحقق ہون نری کلمہ گوئی سے کوئی شخص مستحق اون فضائل کا نہین سمجہا جاتا
ہے کیونکہ بہت سے ایمان لانیوالے مشرک مبتدع ہوتے ہین تارک کتاب وسنت ہین ف
فضل قریش ۔ وقبائل مخصوصہ عرب وفضل عرب وعجم وروم وفضل تابعین ونجاشی وغیرہم
مین احادیث جداگانہ آئی ہین بعض ازمنہ وامکنہ کی فضیلت بہی آئی ہے جیسے روز عرفہ
نصف شعبان یوم جمعہ ماہ محرم ساعت آخر ہر شب ساعت روز جمعہ اور جیسے فضل مکہ وفضل
مدینہ وفضل مسجد قبا ووادی عقیق وذوالحلیفہ وحجاز وجزیرہ عرب ویمن وشام وبیت المقدس
ومسجد عشار وانہار مخصوصہ سو ان زمانون اور مکانونمین اعمال صالحہ کا کچہہ اور ہی رنگ
قبول واجابت وفضیلت کا دکہلاتا ہے اگر موافق سنت صحیحہ خالصاً لوجہ اللہ ہمراہ نیت صالحہ کے وہ
اعمال وقوع مین آوین ان سبکے فضائل ترتیب وار ربیع نے تیسیر الوصول مین ذکر کیے ہین

باب ۳۷ فضائل اعمال واقوال متفرقہ کا

یہہ سارے اقوال واعمال صالحہ حسنات فاضلہ ہین جیسے فضیلت نماز پنجگانہ کی اور جمعہ کی جمعہ تک
اور رمضان کی رمضان تک یا نماز صبح وعصر ونماز ضحے یعنی اشراق یا چاشت یا نماز عشا یا ظہر یا مغرب یا
نماز جماعت کی یا جانا اندہیری مین طرف مساجد کے یا فضیلت عیادت مریض کی یا وضو ہو کر یا روزہ

کی یا صدقہ کی یا جہاد کی یا اقامت نماز و ایتاء زکوۃ و عدم اشراک کی یا صبر کرنے کی مصیبت پر یا ذکر اللہ کی یا نقل اقدام کی طرف جماعات کے یا اسباغ وضو کی سبرات مین یا انتظار کرنا نماز کا بعد نماز کے یا دو چند دہ چند ہفت صد چند ہونا حسنات کا یا اورا صبح و شام و اذکار کا بعد صلوات کے یا ادعیۂ خاصہ اور غیر موقتہ وغیرہ امور کا جنکی تفصیل کتب سنت و نزل الابرار وغیرہ مین مرقوم ہے حدیث انس مین مرفوعاً آیا ہے نہین ہے کوئی مسلمان جو کوئی درخت لگاوے یا کشتکاری کرے جس سے پرندے اور آدمی اور بہیمہ کہاوین لکن اوسکے لئے صدقہ ہوتا ہے اخرجہ الشیخان والترمذی۔

باب ۱۳۸ فضائل مرض و موت و نوائب کا

حدیث ابی ہریرہ و ابی سعید مین مرفوعاً آیا ہے نہین پہونچتا مومن کو کوئی وصب اور نہ نصب اور نہ سقم اور نہ حزن یہانتک کہ ہم جسکو وہ پاتا ہے لکن کفارہ کرتا ہے اللہ سیئات اوسکے اخرجہ الشیخان والترمذی نصب سے مراد وجع یعنے درد ہے وصب سے مراد مرض یعنی بیماری ہے غرضکہ ہر درد و کہہ رنج و الم و ہم پر اجر ملتا ہے تپ کے حقمین حدیث ام سائب مین آیا ہے کہ وہ خطایای بنی آدم کو یون دور کرتی ہے جیسے بہٹی میل لوہے کا دور کرتی ہے اخرجہ مسلم ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے حضرت نے ایک محموم یعنی تپ زدہ کی عیادت کی فرمایا تجھکو بشارت ہو اللہ تعالی فرماتا ہے یہہ میری آگ ہے مسلط کرتا ہون مین اوسکو اپنے بندے مومن پر تاکہ ہو حصہ اوسکا نار جہنم سے رواہ رزین انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے جب ارادہ کرتا ہے اللہ بھلائی کا ساتھ کسی بندے کے جلد کرتا ہے اوسکی عقوبت دنیا مین اور جب ارادہ کرتا ہے شر کا ساتھ کسی بندے کے تو رک جاتا ہے اوس سے یہانتک کہ پاوے اوسکو دن قیامت کے اخرجہ الترمذی دوسرا لفظ یہہ ہے کہ بڑی جزا ہمراہ بڑی بلا کی ہے اللہ جب کسی قوم کو دوست رکہتا ہے تو اونکو مبتلا کرتا ہے جو راضی رہا اوسکے لئے رضا ہے اور جو ناخوش ہوا اوسکے لئے ناخوشی ہے اخرجہ الترمذی جابر مرفوعاً کہتے ہین اہل عافیت دن قیامت کے اسبات کو چاہینگے کہ کاش اونکی کہال دنیا مین قینچیون سے کاٹی جاتی جبکہ ثواب اہل بلا کو دیا جاویگا

اخرجہ الترمذی فضائل بلا وصبر بر بلا وموت اولاد وحب موت ولقاء خدا مین بہت سی احادیث صحیحہ آئی ہین رسالۂ اداماۃ السکر باقامۃ الصابر والشکر اسباب ہین بے مثل ومثال ہے اوسکی طرف رجوع کرنیسے ایک لطف خاص حاصل ہوتا ہے۔

باب ۱۳۹ مواریث کا

میراث کا قسمت کرنا مطابق احکام کتاب وسنت کے اور ضرر نہ دینا کسی وارث کو وصیت مین عمدہ عمل صالح ہے احکام مواریث کا بیان کرنا وظیفہ اہل فرائض کا ہے اہل علم نے میراث جد وجدہ وبنات واخوات واخوہ وجنین وولد ملاعنہ ومعتدہ وکلالہ وذوی الارحام ومیراث دیت ومیراث صدقہ وجماعۂ وارث ومیراث ولا ومیراث عصبہ کو جدا جدا احادیث صحیحہ سے ذکر کیا ہے حضرت صلعم کی میراث وترکہ کو بیان کیا ہے کہ کیا چھوڑا کیا نہین چھوڑا۔

باب ۱۴۰ فتن کا

فتن مین صبر کرنا بصورت ابتلا کے اور بچنا شرکت ونصرت فتن سے ایک عمدہ عمل صالح ہے جتنے فتنے قیامت تک ہونے والے ہین حضرت نے سبکا ذکر نام بنام یا باجمال کردیا ہے فتن مسماۃ وغیر مسماۃ کتب سنت مطہرہ مین مضبوط ہین جو فتنہ جس صدی مین ہوا اور ہوگا جب تک ساعت قائم ہو ہر ایک کا پتا ونشان حدیث رسالت سے بخوبی ملتا ہے بلکہ جس جگہہ سے جو فتنہ برپا ہوگا اور جس شخص سے جو فتنہ نکلے گا جس کسی وقت وعہد وعصر مین اوسکو بتا دیا ہے اگر ہم مصداق کسی فتنہ کا سنت صحیحہ سے نہین پاتے ہین تو یہ قصور ہماری فہم وتتبع کا ہے ورنہ اخبار رسالت جامع جملہ حوادث ماضیہ وآتیہ ہین کتاب اشاعۃ لاشراط الساعۃ اولا وکتاب حجج الکرامہ ثانیا اور رسالہ اقتراب الساعہ ترجمۂ اشاعہ مذکور ثالثا اپنے باب وفتن کے اسباب مین بغایت جامع ہین حضرت صلعم نے اسی فتن سے نہایت درجہ تحذیر وتخویف فرمائی ہے اور کہا ہے

کہ گھر مین چھپکر بیٹھہ رہو اپنی تلوار توڑ ڈالو مقتول ہو جاؤ مگر قاتل نہ بنو یہہ فتنے ایک عمر دراز سے مینہ کی طرح سر پر اہل عالم کے برستے ہین مسلمان کو اس زمان فتن نشان مین سوا اسکے چارہ نہین ہے کہ ہر فتنہ خُرد و کلان سے بچکر گوشہ گزینی خلوت نشینی اختیار کرے اور اپنے ایمان کو دستبرد شیطان سے جسطرح ہو سکے بچائے قرآن و حدیث سے پناہ پکڑے ٥

فتنہ مے بارد ازین چرخ ستوں نس برخیز	تا پناہ از ہمہ آفات بمیخانہ بریم

غایت فتن کی اس دور مین حصول علو و فساد ارض ہوتا ہے سو اس مقصود کو صحت ایمان و حسن عاقبت انسان سے کچہہ واسطہ نہین ہے۔ بہشت اونکے لئے بنائی گئی ہے جو ان دونون امر سے برکنار و برکران رہتے ہین اللھم ارزقنا اللہ تعالی نے فرمایا ہے تلك الدار الاخرة نجعلھا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقین عاقبۃ المتقین نام ایک رسالہ ہے اوسمین صفات اہل تقوی کو ذکر کیا ہے جسکو اپنی نجات عزیز ہو وہ اوسپر عمل کرے

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان	گر ما نرسیدیم تو بارے برسی

باب ۱۴ قدر کا

تقدیر و قضاء آلہی پر ایمان لانا ایک اہم اعمال صالحہ سے ہے بلکہ بغیر اوسکے ایمان ہی درست نہین ہوتا ہے مکذب قدر ناری ہے حدیث جابر مین مرفوعاً آیا ہے ایمان نہین لاتا بندہ یہانتک کہ ایمان لاوے خیر و شر قدر پر اور یہہ بات جان لے کہ جو کچہہ اوسکو پہنچا وہ اوس سے چوکنے والا نہ تھا اور جو کچہہ اوس سے چوک گیا وہ اوس کو پہنچنے والا نہ تھا اخرجہ الترمذی عبادہ بن سعد کا لفظ مرفوع یہہ ہے من مات علی غیر ھذا فلیس منی اخرجہ ابو داؤد والترمذی عمرو بن عاص کہتے ہین نکلے ہمپر حضرت اور آپکے ہاتھہ مین دو کتابین تہین کہا تم جانتے ہو یہہ کتابین کیا ہین ہمنے کہا نہین مگر آپ بتائین جو کتاب دست راست مین تھی اوسکو فرمایا کہ یہہ کتاب ہے طرف سے رب العالمین کے اسمین نام ہین جنت والون کے اور نام ہین اونکے آباء و قبائل کے پھر اجمال کیا گیا ہے اونکے آخر

پہر اب نہ زیادہ ہون اونمین اور نہ کم کبہی اور جو بائین ہاتہہ مین تہی اوسکو فرمایا یہہ کتاب ہے طرف سے
رب العالمین کے اسمین نام ہین اہل دوزخ کے اور نام اونکے آبا و قبائل کے پہر اجمال کیا گیا ہے
اونکے آخر پر اب نہ زیادہ ہون اونمین اور نہ کم کبہی صحابہ نے کہا پہر عمل کسلئے ہے اگر اس کام سے
فراغ حاصل ہو چکا ہے فرمایا تم توسید سے چلے جاؤ قربت چاہو کیونکہ جنت والے کا خاتمہ عمل اہل جنت
پر ہوتا ہے اگرچہ کیسا ہی کام کیون نکیا ہو اور آگ والیکا خاتمہ عمل اہل نار پر ہوتا ہے اگرچہ کیسا ہی کام
کیون نکیا ہو پہر ہاتہہ سے اشارہ فرمایا اور ان دونون کتابون کو پہینکدیا پہر فرمایا فارغ ہوا رب تمہارا
عباد سے ایک فریق جنت مین ہے ایک فریق سعیر مین اخرجہ الترمذی لفظ حدیث کا سددوا
وقاربوا ہے ربیع نے کہا سداد سے مراد صواب ہے قول و عمل مین اور مقاربت سے مراد قصد
یعنی میانہ روی ہے اون دونون مین علی مرتضی کا لفظ مرفوع یہہ ہے تم عمل کرو ہر ایک شخص آسان
کیا گیا ہے واسطے اوس کام کے جسکے لیئے پیدا ہوا ہے سو جو کوئی اہل سعادت سے ہوتا ہے وہ طرف
عمل سعادت کی جالگتا ہے اور جو کوئی اہل شقا ہوتا ہے وہ طرف عمل شقا کے جاتا ہے پہر یہہ آیت پڑہی —
فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسرہ للحسنی الآیہ اخرجہ الخمسۃ الا
النسائی مسلم کا لفظ جابر سے مرفوعًا یون ہے اعملوا فکل میسر لما خلق لہ وکل عامل بعملہ حدیث
ابن مسعود مین مرفوعًا ذکر خلق بنی آدم کا پیٹ مین مان کے آیا ہے اوسمین فرمایا ہے کہ فرشتہ چار باتین
لکہہ جاتا ہے رزق و عمل و اجل اور یہہ کہ سعید ہے یا شقی پہر اندر اوسکے روح پہونکی جاتی ہے قسم ہے
اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے کہ ایک تم مین کا عمل کرتا ہے جنت والون کا سا یہانتک کہ نہین ہوتا
درمیان اوسکے اور جنت کے مگر ایک گز پہر سابق آتی ہے اوسپر کتاب سو عمل کرتا ہے اہل نار کا پہر نار مین
جاتا ہے اور کوئی تم مین کا عمل کرتا ہے اہل نار کا سا یہانتک کہ نہین ہوتا درمیان اوسکے اور نار کے
مگر ایک گز پہر سبقت کرتی ہے کتاب سو عمل کرتا ہے جنت والونکا سا پہر داخل ہوتا ہے جنت مین اخرجہ
الخمسۃ الا النسائی ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے آدمی ایک زمانہ دراز تک عمل اہل جنت کا کرتا
ہے پہر خاتمہ اوسکا عمل اہل نار پر ہوتا ہے اور کوئی آدمی زمن طویل تک کام اہل نار کا کرتا ہے پہر خاتمہ

اوسکا عمل اہل جنت پر ہوتا ہے اخرجہ مسلم معلوم ہوا کہ دار مدار اعمال وخاتمہ ایمان کا قدر وقضا پر ہے نہ ہاتھہ مین عامل شاغل کے انس کا لفظ مرفوعًا یون ہے جب ارادہ کرتا ہے اللہ خیر کا ساتھہ کسی بندے کے تو استعمال کرتا ہے اوسکو پوچھا کیونکر فرمایا توفیق دیتا ہے اوسکو عمل صالح کی قبل موت کے ؛

باب ۱۴۲ رضا بالقدر کا

راضی ہونا ساتھہ قدر وقضا کے عمدہ عمل صالح ہے سعد بن ابی وقاص مرفوعًا کہتے ہین سعادت ابن آدم سے ہے راضی ہونا اوسکا ساتھہ قضاء الٰہی کے اور شقاوت ابن آدم سے ہے ترک کرنا اوسکا استخارہ کرنے کو اللہ سے اور نہ خوش ہونا اوسکا قضاء الٰہی سے اخرجہ الترمذی ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یون ہے مومن قوی خیر واحب ہے خدا کو مومن ضعیف سے اور ہر ایک مین خیر ہے تو حرص کر اوس چیز پر جو نفع دے تجھکو اور استعانت کر اللہ سے اور عاجز نہو اور اگر پہونچے تجھکو کوئی مصیبت تو مت کہہ اگر مین یون کرتا تو یہہ ہوتا بلکہ یون کہہ قدر اللہ وما شاء فعل لَو شیطان کے عمل کو کہولتا ہے اخرجہ مسلم رضا بالقضا تسلیم قدر ایک عمدہ نعمت ہے جو شخص یہ حالت نہین رکھتا ہے وہ خیر دارین سے محروم رہتا ہے اسلئے کہ اوسکی ناخوشی سے وہ قضا وقدر مبدل نہین ہوتی ہے جو ہونیوالا تھا وہ ہوا اور ہوگا یہہ خوش ہو یا ناخوش اگر راضی وصابر رہتا اجر وثواب کامل پاتا اب جو ناخوش ہے تو ابتلا تو بدستور ہوئی یا ہوگی اور آخرت کا اجر مفت مین برباد گیا اور انجام کو وہی صبر وناچاری ہاتھہ مین آئیگی ؎

آنچہ دانا کند کند نادان		لیک بعد از فضیحت بسیار ؛	

اسیلئے حدیث شریف مین ذم قدریہ آئی ہے اونکو اس امت کا مجوس فرمایا ہے اسلام سے خارج ایمان سے باہر بتایا ہے اونکی عیادت وجنازہ سے منع کیا ہے اسوقت مین منکر قدر کے بہت اور معز اوسکے کم ہین حالانکہ آپکو مسلمان کہتے اور جانتے ہین تدبیر پر بہروسا کرنا تقدیر کو نہ ماننا عین غیب

قدر سے ہر نفع و نقصان کو طرف اپنی حسن تدبیر و سوء تدبیر کے منسوب کرتے ہین حالانکہ ایک ذرہ بغیر حکم قدر ہل نہین سکتا کوئی پرندہ بدون قضاء الٰہی کے پر نہین مار سکتا۔

باب ۱۴۳ قناعت کا

قناعت کرنا ایک عمل صالح ہے حدیث عبید اللہ بن محصن خطمی مین مرفوعاً آیا ہے جسنے صبح کی امن سے اپنے سرب یعنی نفس مین عافیت سے اپنے بدن مین اوسکے پاس قوت ہے ایکدن کا اوسکو لئے گویا ساری دنیا جمع کر دیگئی اخرجہ الترمذی عثمان کا لفظ مرفوع یہہ ہے نہین ہے ابن آدم کا حق سوای ان تین چیزون کے ایک گھر جسمین رہے دوسرے کپڑا جس سے ستر چھپائے تیسرے سوکھی روٹی و پانی اخرجہ الترمذی دیبع نے کہا جلف کہتے ہین نان بے ادام کو یا موٹی سوکھی روٹی کو فضالہ بن عبید کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے خوشی ہوا اوس شخص کو جسنے راہ پائی طرف اسلام کے اور ہے عیش اوسکا کفاف اور قناعت کی اوسنے اخرجہ الترمذی کفاف وہ ہے جو بقدر حاجت کے ہو نہ زیادہ نہ کم رزین کا لفظ ابو سعید خدری سے یہہ ہے قد افلح من اسلم و رزق کفافا وقنعہ اللہ بما آتاہ اسکو مسلم و ترمذی نے بھی ابن عمرو سے روایت کیا ہے عمر مرفوعاً کہتے ہین اگر تم بھروسا کرو اللہ پر جیسا کہ چاہئیے تو رزق دے وہ تمکو جسطرح کہ رزق دیتا ہے پرندون کو صبح کو بھوکے اوٹھتے ہین شام کو پیٹ بھرے آتے ہین اخرجہ الترمذی

ف غنا کچھہ بڑی مالداری ہی کا نام نہین ہے بلکہ دلکی آسودگی و جمعیت خاطر کا نام ہے حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے حضرت نے فرمایا نہین ہے غنا کثرت عرض سے لکن غنا آسودگی ہے نفس کی اخرجہ الشیخان والترمذی عرض کہتے ہین مال و سامان و ساز و برگ وغیرہ کو جس سے انسان متمول ہوتا ہے۔

باب ۱۴۴ رضا بالقلیل کا

رضا بقلیل ایک عمل صالح ہے حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے حضرت نے فرمایا جب نظر کرے کوئی تم مین طرف اوس شخص کے جوزیادہ ہے اسپر مال و خلق مین تو چاہئے کہ نظر کرے طرف اوسکی جو کمتر ہے اوس سے یہہ لایق تر ہے ساتھہ اس امر کے کہ حقیر نہ سمجھو تم اللہ کی نعمت کو آپ پر اخرجہ الشیخان والترمذی رزین نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ عون بن عبد اللہ بن عتبہ نے کہا ہے مین ہمنشین اغنیاء تھا مجھسے زیادہ کوئی شخص غمگین نہو گا مین دیکھتا تھا کہ میری دابہ سے بہتر دابہ ہے میرے جامہ سے بہتر جامہ ہے جب مینے یہہ حدیث سنی صحبت مین فقرا کے بیٹھنے لگا راحت پائی انتہی ہمارے حضرت پاس اہل صفہ کی بیٹھتے سلیمان علیہ السلام پاس مساکین کی نشست کرتے فرماتے مسکین جالس مسکینا قرآن پاک مین حضرت کو طرد فقرا سے منع کیا ہے۔

باب ۴۵ عدم مسئلت کا

کسی سے کچھہ نمانگنا عمل صالح ہے اسلیئے ذم مسئلت مین بہت سی احادیث آئی ہین ثوبان کا لفظ مرفوع یہہ ہے کون متکفل ہوتا ہے میرے لیئے اسبات کا کہ سوال نکرے لوگون سے کسی شئے کا مین کفیل ہوتا ہون اوسکے لیئے جنت کا ثوبان نے کہا مین پھر وہ کسی سے کچھہ نہ مانگتے ابن الفراسی کہتے ہین میرے باپ نے کہا اے رسول خدا مین سوال کرون فرمایا نہین اور اگر بے کیئے نہ بنے تو صالحین سے مانگ اخرجہ ابو داؤد والنسائی ایک جماعت صحابہ نے بیعت کی تھی حضرت سے عدم سوال پر اونہین سے ایک صدیق رضی اللہ عنہ ہی تھے اگر کوڑا ہاتھہ سے گر جاتا تو اوتر کر اوٹھا لیتے دوسرے سے نہ کہتے کہ تو اوٹھا دے حالانکہ یہہ کچھہ سوال کسی کے مال و شئے کا نہ تھا مگر احتیاط اس درجہ تھی۔

باب ۴۶ قبول عطایا کا

جو چیز بے مانگے ملے اوسکا قبول کر لینا عمل صالح ہے عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین حضرت کچھہ مجھکو عطا کرتے

مین کہتا جو مجہسے زیادہ محتاج تر و فقیر تر ہے طرف اوس عطیہ کے اُسکو حضرت فرماتے تو اسکو لے لے اس مال سے جو تیرے پاس آئے اور تو اوسکے تاک مین نہو اور نہ اوسکا سائل تو اوسے لیکر متمول بن پہر خواہ تو خود اوسکو کہا یا جسکو تو چاہے صدقہ دے اور جو مال تیرے پاس نہ آئے اوسکے پیچہے اپنی جان لگا سالم نے کہا اسیلئے عبد اللہ یعنی ابن عمر کی یہ عادت تہی کہ نہ سوال کرتے اور نہ عطیہ کو ردّ کرتے اخرجہ الشیخان والنسائی یعنی لا ردّ ولا کدّ بعض صوفیہ صافیہ رح نے کہا ہے طمع نکنند و منع نکنند و جمع نکنند *

باب ۱۴۷ اجتہاد کا

اجتہاد کرنا حاکم کا حکم قضیہ مین عمل صالح ہے حدیث عمرو بن عاص مین مرفوعًا آیا ہے جسوقت اجتہاد کیا حاکم نے پس پہونچا صواب کو تو اوسکو دو اجر ہین اور اگر خطا کی اجتہاد مین تو اوسکو ایک اجر ہے اخرجہ الشیخان وابوداؤد جس معاملہ کا حکم صراحۃً کتاب و سنت مین نہین آیا ہے یا اس شخص کو باوجود تتبع ادلہ کے ہاتہہ نہین آتا ہے اور حرج کا متصور ہے تو اوسوقت عمومات ادلہ و آثار سلف سے استنباط کرنا حکم قضایا کا واسطے فصل خصومات کے رخصت ہے ہر حال مین خواہ مصیب ہے یا مخطی اجر پاویگا اور یہ صورت کہ صور مفروضہ و مسائل مقدرہ قایم کرکے احکام شرع تصنیف کیئے جاوین اور کوئی دلیل نصوص کتاب و سنت سے اونپر دال نہو مجرد ہیضہ عقل کا یا پسینا رأی کا ہو داخل اغلوطات مسائل ہے جس سے حدیث شریف مین صریح نہی آئی ہے اصل نہی مین تحریم ہوتی ہے اکثر کتب فروع کا حال ہر مذہب مین یہی ہے تماشا تو یہ ہے کہ جو حوادث جدیدہ سامنے آتے ہین اونکا جزئیہ کمتر ان کتب مین ملتا ہے اور جو حادثات قدیمہ کتب مین پیشتر ذہن رسا سے تراش کرکے لکہہ رکہے گئے ہین اونکا وقوع نادرًا ہوتا ہے سو اگرچہ اسمین کسی شخص کا مستفتی و مفتی و قاضی سے کچہہ حرج نہین ہے نقصان اوسی شخص کا ہے جسنے اوس رای مجرد کو نکالا یا تدوین کیا ہے لکن اتنا عیب اس کارروائی مین بالضرور موجود ہے کہ بوجہ حدوث و احداث ان مسائل فرضیہ

وصور مقدرہ محمود المکتب فرعیہ کی التفات علماء اسلام کا طرف مطالعہ و تدبر قرآن پاک کے اور طرف استفادہ و استفاضہ کرنیکی سنت مطہرہ سے بالکل مضمحل بلکہ فانی و معدوم ہوگیا ہے یہہ لوگ ساری خیرات و برکات شریعت حقہ سے محروم و حرمان نصیب ٹھیر گئے ہین انا للہ **ف** جسقدر آداب اجتہاد و قضا و افتاء کے احادیث وغیرہ مین آئے ہین وہ سب اعمال صالحہ ہین اونکا استعمال اونکے وقت پر کرنا کہین واجب کہین سنت کہین مستحب ہے کتاب ظفر اللاضی مین احکام قضایا و قاضی کے اور کتاب ذخر المحتی مین احکام و آداب افتاء و مفتی کی نہایت تنقیح و تفصیل سے لکھے گئے ہین لایق ملاحظہ اہل دین کے ہین —

باب ۱۴۸ قصاص کا

حدود و تعزیرات کا جاری کرنا افضل اعمال صالحہ ہے بیان ان امور کا کتب فقہ سنت مین تفصیلاً مرقوم ہے خصوصاً روضہ ندیہ و بدور اہلہ و نیل الاوطار وغیرہ مین تیسیر الوصول مین بیان قتل عمد و خطا و قتل والد و ولد و قتل جماعت بواحد و قتل حر عوض عبد و قتل مسلم عوض کافر و قتل مجنون و سکران و جنایت اقارب و قتل زانیہ و زانی بغیر بینہ اور قتل بمثقل اور قتل بطب و سم و مقتول دابہ و بئر و معدن و قصاص اذن و سن وغیرہ اطراف اور لطمہ وغیرہ کا احادیث صحیحہ سے لکھا ہے **ف** عفو کرنا قصاص سے عمل صالح ہے انس کہتے ہین مینے نہین دیکھا کہ رفع کیگئی ہو کوئی شئے جسمین قصاص ہے طرف رسول خدا صلعم کے لیکن حکم کیا آپنے اوسمین عفو کا اخرجہ ابو داؤد والنسائی **ف** قسامت بھی ایک عمل صالح ہے ثبوت اوسکا حدیث ابن عباس سے مع کیفیت بخاری و نسائی مین آیا ہے اصل مین یہ فیصلہ جاہلیت کا تھا لیکن شرع نے اوسکو بدستور سابق برقرار رکھا منسوخ نہین فرمایا جسطرح کہ بعض اہل علم نے خیال کیا ہے —

باب ۱۴۹ قراض کا

اس عمل صالح کا ثبوت حدیث زید بن اسلم عن ابیہ مین نزدیک امام مالک کے آیا ہے اسمین نصف منافع مال کی شرکت ہوتی ہے جو وجوہ بیوعات کی شرعًا جائز ہین وہ سب اعمال صالحہ ہین اور جسقدر عقود فاسدہ آین وہ سب کبائر ذنوب ہین ـــ

باب ۱۵ قصص کا

قرآن و حدیث مین قصے انبیاء علیہم السلام کے آگئے ہین اونپر وقوف حاصل کرنا خصوصًا اس نیت سے کہ اونکی اقتداء قولًا و فعلًا غیر منسوخات مین کیجاوے عمدہ اعمال صالحہ مین معدود ہین اونکے ذکر کرنے سے مقصود خدا و رسول کا یہی یہی ہے لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب ما کان حدیثا یفتری اسیطرح قصص اولیاء اللہ کا سُننا دیکھنا پڑہنا پڑہانا بشرطیکہ روایات صحیحہ ہون نہ حدیث خرافات و کرامات مختلقہ بغایت درجہ نافع ہے خصوصًا ملفوظات صلحاء و علماء امت کے کہ استاد شفیق ہین واسطے مرید صلاح و فلاح دارین کے اس بارہ مین کتاب تقصار رسائل مختصرہ مین نسخہ بے بہا ہے ف ـــــ احوال جزئی و کلی جناب رسالت مآب صلعم پر زمان ولادت سے تا زمان وفات اطلاع پانا اور اون سیر انور کا پیش نہاد خاطر رکھنا اور دوسرون کو اوسپر بطریق ابلاغ یا تعلیم یا وعظ یا درس کے مطلع کرنا ایک بڑی نعمت و عمل صالح ہے اسمین دریافت و شناخت کے لئے یہ ضرور نہین ہے کہ صورت بدعی مقرر کرلی بلکہ اکتفا کرنا طریقہ سلف صلحاء پر غنیمت کبریٰ و نعمت عظمیٰ ہے روایات صحیحہ و فضائل و مناقب ثابتہ حضور پرنور نبوی صلعم کیا کم ہین جو روایات ضعیفہ یا موضوعہ سنکر دل خوش کیا جاوے اور سارے اوقات فاضلہ چھوڑکر اور سالتمام ذکر رسالت التیام سے محروم رہکر ایک ماہ و تاریخ و روز معین مین آپکا ذکر خیر بصورت منکر شرعی وقوع مین لایا جاوے ہمارے نزدیک یہہ بہتر ہے کہ ہم ہر روز اس ذکر مبارک سے شرف دارین حاصل کیا کرین کسیقدر تلاوت قرآن مجید کی روزانہ ہوا کرے اوسکے ہمراہ کتب حدیث کا مطالعہ چلا جاوے جسمین ایک ورق کے اندر کئی جگہہ صیغہ درود شریف

کا آتا ہے یا کثرت درود کا وظیفہ رکھیں یا شفا و قاضی عیاض اور مواہب لدنیہ و مدارج النبوۃ وشواہد النبوۃ کا درس کیا کرین وباللہ التوفیق۔

باب ۱۵ کسب حلال کا

رزق حلال کا کمانا عمل صالح ہے حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا ای لوگو اللہ پاک ہی قبول نہین کرتا مگر پاک کو اللہ نے حکم کیا ہے مومنون کو اوسی چیز کا جسکا حکم پیغمبرون کو دیا ہے فرمایا یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا وقال تعالے یا ایہا الذین اٰمنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم پھر ذکر فرمایا ایک شخص کا جو لنبا سفر کرتا ہے گرد آلودہ پریشان بال ہے ہاتھ طرف آسمان کے اوٹھا کر یارب یارب کرتا ہے حالانکہ اوسکا کھانا حرام ہے پینا حرام ہے کپڑا حرام ہے حرام سے پلا ہے بہلا اوسکی دعا کیونکر قبول ہو اخرجہ مسلم والترمذی خولہ انصاریہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کچھ لوگ خوض کرتے ہین اللہ کے مال مین ناحق اونکے لئے آگ ہے دن قیامت کو اخرجہ البخاری والترمذی مراد خوض سے اخذ وتملک ہے جسطرح کوئی آدمی پانی مین داہنے بائین ہاتھ مارتا ہے نعمان بن بشیر کا لفظ یہہ ہے حضرت نے فرمایا حلال روشن ہے حرام واضح ہے دونون کے بیچ مین کچھ امور مشتبہات ہین جنکو اکثر لوگ نہین جانتے سو جو کوئی بچا شبہات سے اوسنے بچایا اپنے دین وآبرو کو اور جو شخص گرا شبہات مین وہ گرا حرام مین جیسے راعی کہ چراتا ہے گرد چراگاہ کے قریب ہے کہ اوسمین گر پڑے ہر بادشاہ کا ایک حمی ہوتا ہے اللہ کا حمی اوسکے محارم ہین بدن مین ایک لوتھڑا ہے جب وہ درست ہوا تو سارا بدن درست ہوا اور جب وہ بگڑ گیا تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے سن رکھو وہ دل ہے اخرجہ الخمسۃ یہ حدیث جوامع الکلم سے ہے اسکی شرح دلیل الطالب مین لکھی گئی ہے بہر حال مشتبہات امور سے اس حدیث مین تحذیر فرمائی ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ پروا نکریگا آدمی جو لیا ہے اوسنے کہ حلال سے ہے یا حرام سے اخرجہ البخاری

والنسائی رزین نے اتنا اور زیادہ کیا ہے او سوقت اونکی دعا قبول نہو گی ہمارا زمانہ مصداق
صحیح اس حدیث کا ہو گیا ہے یہ حدیث معجزہ ہے حضرت صلعم کا کہ جیسا فرمایا تہا ویساہی ہوا
ف — بعد ختم اس رسالہ کے یہ ارادہ ہے کہ مسئلہ رزق حلال وحرام کو ایک رسالہ مستقل
مختصرہ مین لکہا جاوے جسمین ساری وجوہ کسب حلت وحرمت کی آجاوین مکاسب ومطاعم
ومآکل ومشارب حلال وحرام معلوم ہوجاوین وباللہ التوفیق ف — اولاد کی کمائی
کہانا حلال طیب ہے اسکا ذکر حدیث عایشہ مین نزدیک اصحاب سنن کے آیا ہے ہندہ زن ابوسفیان
سے فرمایا تہا خذی مایکفیك وولدك بالمعروف اخرجه الخمسة الا الترمذی
ف — اجرت لینا کتابت وتعلیم قرآن پر درست ہے حدیث ابن عباس مین مرفوعًا
آیا ہے احق ما اخذتم علیه اجرا کتاب الله اخرجه البخاری فی ترجمة ابن عباس
سے پوچہا تہا کہ اجرت کتابت مصحف کی لینا کیسا ہے کہا لا باس بہ ہے وہ لوگ تو مصور ہین اپنے
ہاتہہ کے کام سے کہاتے ہین رواہ رزین ف — رزق عمال جو طرف سے امراو کے مقرر
کردیا جاتا ہے وہ حلال ہے اسیطرح آمدنی جاگیر وعطیۂ سلطان کی حلال ہوتی ہے واللہ اعلم —

باب ۱۵۲ عمائم کا

عمامہ باندہنا سر پر عمل صالح ہے حدیث رکانہ مین فرق درمیان مسلمین ومشرکین کے اسی عمامہ بندی
کو کلاہ پر ٹہیرایا ہے اخرجه ابوداؤد والترمذی ابو الملیح عن ابیه کا لفظ مرفوع یہ ہے تم
عمامہ باندہا کرو بڑہ جاؤگے حلم مین علی مرتضی نے کہا ہے عمائم تیجان عرب ہین اخرجه ابوداؤد
حدیث ابن عمر مین ذکر سدل عمامہ کا بین الکتفین آیا ہے اخرجه الترمذی معلوم ہوا کہ یہ کام
بہی عمل صالح ہے حدیث ابن عوف مین مقدار سدل کا چند اصابع آیا ہے ف — لباس مسنون
کی تعداد وکیفیت وہیئت کو قمیص ہو یا ازار یا نعل یا دستار وغیرہ ہمنے کتاب ہدایۃ السائل مین
مع دلیل کے ذکر کیا ہے زینت کا ترک کرنا بجای خود ایک عمل صالح ہے معاذ بن انس مرفوعًا کہتے ہین

جسنے ترک کیا لباس کو براہ خاکساری کے اور وہ قدرت رکھتا ہے اوسپر تو بلائیگا اللہ اوسکو دن قیامت کے روؑس خلایق پر یہانتک کہ اختیار دیگا اوسکو کہ پسند کرے حلل ایمان مین سے جس حلہ کو چاہے اور پہنے اوسکو اخرجہ الترمذی اسیطرح اظہار نعمت آلہی کا بہی داخل عمل صالح ہے ابوالاحوص کے باپ سے فرمایا تہا جبکہ دیا ہے اللہ تعالی نے تجہکو مال تو چاہیئے کہ دیکہے تجہپر اثر اوس نعمت کا اخرجہ النسائی **ف** حضرت کو قمیص بہت پسند تہا اسکو ابوداؤد و ترمذی نے ام سلمہ سے روایت کیا ہے سوید بن قیس کہتے ہین آپنے ایک سراویل کا نرخ بہی کیا تہا اخرجہ اصحاب السنن اس سے پہنا پاجامہ کا جائز ٹہیرا اگرچہ ازار یعنی تہ بند اوس سے افضل تر ہے بے شبہہ اسیطرح چادر منقوش بہی آپکو احب لباس تہی اخرجہ الخمسة عن انس حضرت نے کمل بہی اوڑہا ہے اخرجہ مسلم وغیرہ عن عائشة **ف** الوان بیض واحمر واصفر واخضر واسود کا ذکر بہی احادیث مین آیا ہے سوای رنگ کسم کے سب رنگ مرد کو پہنا درست ہین کچہہ پختہ وخام کا اسمین فرق نہین ہے تفریعات فقہیہ اسباب مین بے سند ہین ہان رنگ سفید حیات و ممات مین واسطے مسلمان کے افضل انواع الوان ہے **ف** فرش ووسائد رکہنا جائز ہے حضرت کے گدیلے مین چہال کہجور کی بہری تہی اخرجہ الخمسة الا النسائی عن عائشة حدیث جابر بن سمرہ مین ذکر وسادہ یعنی تکیہ کا آیا ہے اخرجہ ابوداؤد والترمذی

باب ۱۵۳ لقطہ کا

گم شدہ چیز کا مالک چیز کو پہونچا دینا عمل صالح ہے کوئی سا بہی لقطہ کیون نہو احکام اس مسئلہ کی کتب فقہ سنت مین مذکور ہین —

باب ۱۵۴ قیافہ کا

شرع شریف مین اعتبار قیافہ کا کئی محل مین آیا ہے اسلئے یہ عمل صالح ہے اور قیافہ شناسی ایک عمدہ

چیز ہے مجزز مدلجی نے اسامہ بن زید کو دیکھکر کہا تہا ان ھذہ الاقدام بعضہا من بعض اوسپر حضرت خوش ہوتے ہوئے گہر مین آئے اخرجہ الخمسۃ عن عائشۃ یہہ اسلیئے کہ زید گورے تہے اور اُسامہ کالے تہے ابو صالح نے کہا اسامہ مثل قار کے سیاہ تہے یعنی جیسے تیل کی دہار اور زید باپ اونکے روئی سے بہی زیادہ سفید تہے ۔

باب ۵۵ مواعظ و رقاق کا

یہہ باب بہت بڑا ہے جسقدر اعمال و اقوال کتب سنت مین اسبابت آئے ہین سب صوالح اعمال و محاسن افعال ہین غایت اس باب کی زہد دنیا مین اور رغبت آخرت مین ہے جیسے صدق مقال اکل حلال قلت اکل کثرت ذکر خدا عدم محبت مال و منال دنیا صبر بر بلا قلت کلام عدم ظلم اختیار عدل وغیرہ *

باب ۵۶ مزارعت کا

کہیتی کرنا افضل مکاسب ہے احکام و شرائط اوسکے فقہ سنت مین مرقوم ہین مخابرہ وغیرہ اوسکے انواع ہین باغ وکشت وجملہ پیداوار زمین کا بیان اور تعداد اوسکے محاصل کی رسالہ فتح المغیث مین لکہی گئی ہے

باب ۵۷ مزاح کا

ہنسی کرنا حق بات سے ساتہ حضرت سے ثابت ہے ایک عورت سے کہا تہا مین تجہکو ولد ناقہ پر سوار کرونگا اخرجہ ابوداؤد والترمذی عن انس ایک شخص کو یا ذا الاذنین کہکر پکارا تہا یعنی اے دو کان والے اخرجہ ابوداؤد عنہ ایک عورت سے فرمایا تہا کہ بڑہیا بہشت مین نجائیگی وعلی ہذا القیاس مگر جس ہنسی دل لگی سے کسی کو رنج پہونچے اور اوسمین جہوٹ و افترا ہو وہ سخت ممنوع ہے *

باب ۱۵۸ موت کا

جو احکام و آداب مرض موت و جنازہ و تلقین و تکفین و تدفین وغیرہ مین آئے ہین وہ سب اعمال صالحہ ہین مردہ کا نہلانا اوسپر نماز پڑہنا اوسکے لیے نماز مین دعا کرنا جنازہ کے ہمراہ جانا آنکہہ سے رونا چلاکر فریاد نکرنا اچھا کفن سفید پارچہ کا پہنانا جنازہ کا اوٹھانا جلد طرف قبر کے لیجانا لحد یا شق مین رکہنا دفن مین تعجیل کرنا زیارت قبور شہر کرنا مردہ کی وصیت جو موافق سنت ہو اوسکا جاری کرنا یہہ سب محاسن اعمال ہین موت کے بعد جو کچہہ قبر و برزخ مین گزرتا ہے اوسکا بیان کتاب ثمار التنکیت اور رسالہ قضیۃ المقدور مین لکہا گیا ہے۔

باب ۱۵۹ مساجد کا

مسجد کا بنانا افضل اعمال صالحہ ہے حدیث عثمان مین مرفوعًا آیا ہے جسنے بنائی مسجد چاہتا ہے اوس سے اللہ کی ذات کو تو بناویگا اللہ واسطے اوسکے ایک گہر جنت مین دوسری روایت یون ہے کہ بنی اللہ مثلہ فی الجنۃ اخرجہ الشیخان والترمذی مسجد سے کوڑا کرکٹ نکالکر باہر پہینکنا عمل صالح ہے اسکو ابوداؤد و ترمذی نے انس سے مرفوعًا روایت کیا ہے جو احکام و آداب مسجد سے متعلق ہین اور احادیث صحیحہ مین وارد ہین وہ سب داخل اعمال صالحہ ہین۔

باب ۱۶۰ صفات و اخلاق رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا

اس باب مین احادیث کثیرہ آئی ہین مشتمل ہین سیرت نبوی پر سارے امور دین و دنیا مین وہ سارے خصال و اخلاق افضل اعمال صوالح ہین امت کو اون اعمال و اقوال و احوال و سیر و خصال و فعال مین اقتدا کرنا حضرت صلعم کا موجب حصول جنت و سبب وجود مغفرت و رفع درجات و حط سئیات ہے اس باب مین اہل علم نے کتب مستقلہ لکہی ہین کتاب سفر السعادۃ و کتاب زاد المعاد

فی ہدی خیر العباد کہ انکا مطالعہ کرنا اور انکے موافق اپنے حال وقال کو درست فرمانا عجب سعادت عظمی ہے

باب ۱۶۱ نکاح کا

نکاح کرنا خصوصًا وقت ضرورت کے نزدیک حصول قدرت مؤنت اور خوف گناہ کے افضل عبادات واحسن اعمال صالحات سے ہے یہہ باب بہت طول طویل ہے اس عبادت کے احکام وآداب وشرائط کتب فقہ سنت مین لکھے ہین حقوق زوجین کا بیان کافی شافی رسالہ صلاح ذات البین مین کیا گیا ہے کتاب تیسیر الوصول مین پہلے ذکر ازواج مطہرات کے نکاح کا کیا ہے پہر احادیث ترغیب نکاح وخطبہ ونظر مخطوبہ وآداب نکاح وارکان نکاح واولیاء وشہود وموانع نکاح ورضاع وموجبات حرمت مؤبدہ وفسخ نکاح وعدل بین النساء وعزل وغیلہ ونشوز وغیرہ لواحق باب کو ذکر کیا ہے انکا بیان کرنا وظیفہ فقہ سنت کا ہے۔

باب ۱۶۲ نذر کا

نذر خدا ماننا جائز ہے جسطرح کہ نذر غیر اللہ شرک ہے تیسیر الوصول مین بیان نذر نماز نذر روزہ نذر حج نذر مال کا کیا ہے یہ سب صور مطابق سنت صحیحہ کے داخل اعمال صالحہ ہین۔

باب ۱۶۳ نوم کا

سونا رات کو یا دن مین مطابق اون آداب کے جو سنت مطہرہ سے ثابت ہین اور پڑہنا اون ادعیہ کا جو وقت خواب کے آئی ہین اعمال صالحہ مین معدود ہین اسکا بیان نزل الابرار حصن حصین سلاح المؤمن وغیرہ کتب مین بحوالہ احادیث مضبوط ہے ٭

باب ۱۶۴ ہجرت کا

ہجرت کرنا دار کفر سے طرف دار اسلام کے عمل صالح ہے سب سے پہلے جسنے ہجرت کی ابو الانبیاء ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام تھے پہر ہمارے حضرت صلعم نے مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی پہر ایک جماعت صحابہ نے جنکو مہاجرین کہتے ہین یہہ ہجرت اوسوقت ہوتی ہے کہ آدمی اپنے وطن مین شرایع اسلام وشعائر ایمان کو علی الاعلان عمل مین نہ لاسکے اور قدرت ہجرت کی طرف دار الامن کے رکہتا ہو اور اگر کوئی شخص براہ تقوی دار الفسق سے طرف دار التقوی کے ترک وطن کرکے چلا جاے تو یہ عمدہ عمل ہے ہجرت قیامت تک باقی ہے اسکے احکام ہمنے ہدایۃ السائل ودلیل الطالب وغیرہا مین تحقیق کرکے لکہے ہین ؎

باب ۱۶۵ ہبہ کا

کسی کو کوئی چیز ہبہ کر دینا حکم صدقہ مین ہے صدقہ عمل صالح ہے رجوع کرنا ہبہ مین جائز نہین ہے مگر والد کا ولد سے یہ مضمون حدیث ابن عباس وابن عمر مین مرفوعًا نزدیک اصحاب سنن کے آیا ہے ہبہ مین قبض موہوب لہ شرط نہین ہے نیت وارادہ کفایت کرتا ہے ؎

باب ۱۶۶ وصیت کا

وصیت کی بہت کچہہ تاکید آئی ہے اور اوسپر حث وترغیب وارد ہے اسلئے عمل صالح ہونا اوسکا واضح ہے احکام وآداب وصیت کے ہمنے رسالہ مقالہ فصیحہ مین نہایت تحقیق واختصار سے لکہے ہین اور فرزند دلبند فضیلت نشان میر علی حسن خان سلمہ الرحمن نے وصایای قرآن وحدیث وبعض مشایخ کو کتب سنت وسلوک وصحف شریفہ سے تتبع کرکے یکجا فراہم کیا ہے رسالہ مذکور مصر قاہرہ مطبع بولاق مین بحمدہ تعالی مطبوع ہو کر شائع زمرہ اہل دین ہو چکا ہے ولله الحمد تیسیر الوصول مین احادیث وقت ومقدار وصیت اور وصیت وارث کو مرتب ذکر کیا ہے ۔

―――― ◦✤◦ ――――

باب ۱۶۷ وعدہ کا

ایفاء وعدہ کا عمل صالح ہے اور خلف وعدہ کا گناہ کبیرہ ہے اللہ پاک نے قرآن مین بعض انبیاء کے اوصاف مین ذکر صادق الوعد ہونیکا فرمایا ہے اور حدیث مین آیا ہے وعدۃ المومن کاخذ الکف سب سے بڑا سچا وعدہ مین اللہ پاک ہے اوسکا وعدہ کبھی خلاف نہین ہوتا ہے ان اللہ لا یخلف المیعاد رہی وعید سو نزدیک بعض اہل علم کے تخلف اوسمین جائز ہے اسلئے کہ وادی لطف وکرم سے ہے +

باب ۱۶۸ وکالت کا

کسی شخص کو اپنی طرف سے کسی کام پر گماشتہ مقرر کرنا درست ہے حضرت نے حکیم بن حزام کو ایک دینار دیکر خرید اضحیہ پر وکیل مقرر کیا تھا اخرجہ ابو داؤد والترمذی اور ادلہ صحت توکیل کے روضہ ندیہ مین متعدد مذکور ہین -

باب ۱۶۹ وقف کا

کسی شخص کا کسی شئے کو راہ خدا مین روکنا عمل صالح و باقیات صالحات مین سے ہے عمر رضی اللہ عنہ نے باجازت نبوی زمین خیبر کو وقف کر دیا تھا اخرجہ الخمسۃ احکام وآداب وشرائط وقف کے کتب فقہ سنت مین مرقوم ہین وقف کرنا زمین یا باغ یا کتاب یا کسی اور شئے کا جس سے انتفاع غیر کو حاصل ہو موجب قربت ہے جب تک کہ وہ شئے موجود و باقی ہے -

باب ۱۷۰ یمین کا

حلف کرنا اللہ پاک کے نام پر درست ہے اور غیر اللہ سے حلف کرنا شرک ہے حضرت صلعم کا

حلف کرنا بلفظ باللہ الذی لا الٰہ الا ھو حدیث ابن عباس مین آیا ہے اخرجہ ابوداؤد ابن عمر کا لفظ یہ ہے کہ اکثر حلف حضرت کا یہ تہا لا و مقلب القلوب اخرجہ الستۃ الا مسلما کبہی یون قسم کہاتے والذی نفس ابی القاسم بیدہٖ اخرجہ ابوداؤد عن ابی سعید گاہ یون حلف کرتے لا واستغفر اللہ اسکو ابوداؤد نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے بعض اہل علم نے سارے حلف حضرت کے جہان جہان آپنے قسم کہا کر کچہہ ارشاد کیا ہے یکجا جمع کئے ہین تیسیر الوصول مین احادیث نہی عن الحلف و یمین فاجرہ و موضع یمین واستثنا فی الیمین و نقض یمین کو مرتب ذکر کیا ہے نیت مستحلف و یمین لغو و توریہ و اخلاص و لجاج و کفارۂ یمین کا ذکر لکہا ہے ✤

باب ۱۷ آداب نفس کا

اسباب مین جسقدر احادیث شریفہ آئی ہین انپر عمل کرنا منجملہ اعمال صالحہ کے ہے جیسے حفظ خدا رخا و شدت مین استعانت باللہ سوال کرنا اللہ سے ہونا نصر کا ہمراہ صبر کے فرج کا ہمراہ کرب کے یسر کا ہمراہ عسر کے اتقا محارم الٰہی سے رضا بقسمت خدا احسان ساتہہ ہمسایہ کے قلت ضحک کثرت بکا خشیت خدا سر و علانیہ مین کہنا کلمہ عدل کا غضب و رضا مین میانہ روی فقر و غنا مین وصل کرنا قاطع سے دینا محروم کرنیوالے کو معاف کرنا ظلم کا خاموشی کا فکر ہونا نطق کا ذکر ہونا برائی کے عوض بہلائی کرنا حق بات کہنا اگرچہ اپنے ہی حق مین کیون نہو میانہ روی کرنا تحمل و تثبت رکہنا ہیئت حسنہ رکہنا یہ سب خصال شمائل انبیاء سے ہین حیا جس کسی شخص مین یہ خصال جمع ہونگے وہ افاضل ناس سے سمجہا جائیگا نہ یہہ کہ اوسمین کوئی جزء نبوت کا آجاویگا اسلئے کہ نبوت مکتسب نہین ہے اور نہ مجتلب باسباب ہوتی ہے بلکہ کرامت ہے طرف سے اللہ پاک کے و تعطر و نکاح و سواک کو حدیث ابوایوب مین سنن مرسلین سے فرمایا ہے اخرجہ الترمذی دوسری روایت سہل بن سعد عن ابیہ مین اناۃ کو طرف سے خدا کے بتایا ہے حدیث ابن عباس مین حلم و اناۃ کو محبوب خدا ٹہیرایا ہے اخرجہ ابوداؤد والترمذی ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے جو پناہ مانگے اللہ کی

اوسکو پناہ دو جو سوال کرے اللہ کے نام سے اوسکو کچھ دو جو تمکو بلائے اوسکو قبول کرو جو کوئی
تمہارے ساتھ احسان کرے اوسکا بدلا کرو اگر کچھ نپاؤ تو اوسکو دعا دو اخرجه ابو داؤد
والنسائی اللہ سے گمان نیک رکھنے کا حکم کئی حدیثون مین آیا ہے رواہ الشیخان عن جابر
حسن ظن باللہ کو حسن عبادت فرمایا ہے سیئہ کے بعد حسنہ کرنا ماحی سیئہ ہوتا ہے لوگون سے
بحسن خلق پیش آنا چاہیئے رواہ الترمذی عن ابی ذر تقوی وحسن خلق اکثر داخل جنت کرتا
ہے رواہ الترمذی عن ابی هریرۃ بڑا عقلمند وہ ہے جو موت کو بہت یاد کیا کرتا ہے اور
اوسکے لئے طیار رہتا ہے حسب مال ہے اور کرم تقوی وہ بہت اچھا آدمی ہے جسکی عمر دراز اور
اوسکا عمل اچھا ہو دین مین طرف اپنے فوق کے دیکھکر اقتدا کرے دنیا مین اپنے تحت کی طرف نظر
کرکے حمد خدا بجالائے زبان کا روکنا گھر مین بیٹھ رہنا خطا پر رونا موجب نجات کا ہے صدق حدیث
ادای امانت ترک مالایعنی وفاء عہد اعمال صالحہ ہین ہر شخص قریب ہین سہل پر دوزخ حرام ہوتی ہے
برائت کبر وغلول ودین سے موجب دخول جنت ہے اہل تقوی کے لئے علامات ہین جنسے وہ پہچانے
جاتے ہین رضا بالقضا شکر علی النعماء صبر بر بلا صدق لسان وفا بوعد وعہد تلاوت قرآن دیانت
بحکم قرآن رواها اصحاب السنن وغیرهم یہ سب الفاظ خلاصہ احادیث باب ہین علی مرتضی
کہتے ہین آخر کلام حضرت صلعم کا یہ تھا الصلوٰۃ الصلوٰۃ اتقوا اللہ فیما ملکت ایمانکم اخرجه
ابو داؤد درج اس حدیث پر کتابت تیسیر الوصول ختم ہے کتاب لواحق مین صاحب کتاب نے
بہت سی احادیث متفرقہ دربارۂ محاسن ومساوی ذخیرہ فراہم کئے ہین یہ ابواب کتاب مشکوۃ وصحاح ستہ
وغیرہا مین ترجمہ ہو چکی ہین اور باب مکارم اخلاق کا بہت وسیع ہے اون سب کو اعمال صالحہ
مین شمار کیا جاتا ہے ہمکو اس رسالہ مختصرہ مین فقط ضبط کرنا اطراف اور اشارت کا طرف اکناف
ان اعمال حسنہ کے مقصود تھا نہ استقراء و استیعاب اونکا اسلئے کہ تحریر اون سب کی طالب ایک
دفتر طویل کی ہے جسکو فرصت دراز درکار ہے معہذا ہم خیال کرتے ہین کہ اگر کوئی شخص ان اعمال
مین سے جو اس رسالہ مین مرقوم ہوئے ہین فیصدی دس عمل پر استقامت حاصل کریگا تو وہ افضل

مردم مین شمار کیا جائے گا احاطہ جملہ حسنات و صالحات کا ایک عقبۂ کئود ہے ومن زاد زاد اللہ فی حسناتہ اب ہم اس رسالہ کو دو چار احادیث صفت جنت و نعیم پر بامید مغفرت ذنوب و رجاء دخول ریاض رضوان ختم کرتے ہین ختم اللہ لنا بالحسنی عمر محرر سطور کی پنجاہ و پنج سال کو پہونچی پیغام مرگ کا دمبدم آنے لگا معلوم نہین کہ انفاس مستعار مین سے کتنے نفس باقی ہین اگر یہ وقت باقی یاد دائم باقی مین بسر ہو کر کلمۂ طیبہ آخر کلام ہو زہے سعادت ۵

عمر بگذشت بجز دمی اگر روز پسین	ختم پر دولت دیدار شود باکی نیست

خاتمۃ الرسالہ

ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے اللہ تعالی کہتا ہے طیار کی ہے مینے واسطے نیک بندون اپنے کے وہ چیز جو نکسی آنکھ نے دیکھی اور نکسی کان نے سنی اور نکسی بشر کے دل پر گذری پہر ابوہریرہ نے کہا اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین اخرجہ الشیخان والترمذی دوسرا لفظ ابوہریرہ کا مرفوعًا یون ہے کہ جگہہ ایک کمان کی جنت مین بہتر ہے اوس سے جسپر سورج نکلا اور ڈوبا اخرجہ الشیخان ترمذی کا لفظ انس سے یہ ہے برابر کمان ایک تمہاری کے یا ایک جگہہ برابر کمان کے جنت مین بہتر ہے دنیا و مافیہا سے اور اگر ایک عورت اہل جنت سے طرف زمین کے جہانکے تو روشن کردے دنیا و مافیہا کو اور بہردے اوسکو خوشبو سے اوڑہنی اوسکی بہتر ہے دنیا و مافیہا سے سعد بن ابی وقاص مرفوعًا کہتے ہین اگر ایک ناخن برابر اوس چیز مین سے جو جنت مین ہے ظاہر ہو تو مزین ہو جاوین اوس سے کنارے زمین و آسمان کے اور اگر جہانکے ایک آدمی اہل جنت سے پہر ظاہر ہو کنگن اوسکا تو مٹ جائے روشنی سورج کی جیسے کہ مٹ جاتی ہے روشنی تارون کی سورج سے اخرجہ الترمذی ابوسعید کا لفظ یہ ہے جنت والے دیکھین گے اہل غرف کو جسطرح دیکھتے ہو تم روشن تارہ کو کنارہ آسمان مین مشرق سے طرف مغرب کے بسبب تفاضل مراتب کے لوگون نے کہا اے رسول خدا یہ منازل انبیاء کی ہونگے کوئی اور اوسکو کہان پہونچیگا فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ

ہین ہے جان میری رجال آمنوا باللہ وصدقوا المرسلین اخرجہ الشیخان حدیث
ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے پہلا زمرہ جو بہشت مین جائیگا صورت پر ماہ نیم ماہ کے ہوگا پہر جو لوگ
اونسے قریب ہین وہ بہت روشن تارے کی صورت پر ہونگے نہ موتین گے نہ ہگین گے نہ تہوکین گے
نہ ناک چھنکین گے اونکی کنگہیان سونے کی ہونگی اونکا پسینا مشک ہوگا اونکی انگیٹھیان عود کی
ہونگی اخرجہ الشیخان والترمذی ابوسعید خدری مرفوعًا کہتے ہین جو کوئی مریگا اہل جنت
سے چھوٹا ہو یا بڑا وہ داخل ہوگا بہشت مین تیس برس کا زیادہ نہوگا اس سن وسال سے اسیطرح
اہل نار اخرجہ الترمذی ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے اہل جنت جرد مرد ہونگے سرمگین آنکھ فنا نہوگی
جوانی اونکی پرانے نہونگے کپڑے اونکے اخرجہ الترمذی انس سے مرفوعًا کہا ہے دیجائیگی
مومن کو جنت مین اتنی اور اتنی قوت جماع کی کہا ای رسول خدا کیا اوسکو اتنی طاقت ہوگی
فرمایا دیجائیگی قوت سو مرد کی اخرجہ الترمذی ابوسعید خدری کا لفظ مرفوع یہہ ہے ادنی اہل
جنت درجے مین وہ شخص ہوگا جسکے اسی ہزار خادم بہتر بیبیان ہونگے کھڑا کیا جائیگا اوسکے لئے ایک
قبہ موتی و زبرجد و یاقوت کا جتنا فاصلہ ہے درمیان جابیہ کے صنعا تک اخرجہ الترمذی
ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے ادنی منزلت جنت والو نمین وہ شخص ہوگا جو دیکھیگا طرف اپنے باغات
وازواج خدم ونعم وسرر کی ایک ہزار برس تک کی راہ تک اور اکرم اونمین اللہ تعالی پر دہ ہوگا جو
نظر کریگا طرف وجہ اللہ کے صبح وشام پہر حضرت نے یہ آیت پڑہی وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا
ناظرۃ اخرجہ الترمذی ابوسعید خدری کہتے ہین حضرت نے کہا اللہ عزوجل اہل جنت سے کہیگا
ای جنت والو وہ کہین گے لبیک ربنا وسعدیک والخیر فی یدیک اللہ تعالی فرمائیگا تم راضی
ہوئے وہ کہینگے ہمکو کیا ہوا ہے کہ ہم راضی نہون ای رب ہمارے تو نے ہمکو وہ دیا جو کسی کو اپنے
خلق مین سے نہین دیا فرماویگا کیا مین اس سے بہتر تمکو ندون وہ کہینگے اس سے افضل اور کیا
شئے ہوگی فرماویگا اوتارونگا تمپر رضا اپنی پہر خفا نہونگا تمپر کبہی بعد اوسکے اخرجہ الشیخان
والترمذی فی الواقع کوئی نعمت وراحت ودولت اس سے بڑہکر نہین ہے کہ مالک اپنے بندے

سے ناراض تہوا اور غلام کو وہ رہا اپنے آقا کا صبح و شام میسر آوے اللہم ارزقنا ابو ہریرہ مرفوعاً
کہتے ہین عرض کئے گئے مجھپر اول وہ تین آدمی جو داخل ہونگے جنت مین شہید و عفیف متعفف اور وہ
بندہ جسنے اچھی طرح عبادت کی اللہ تعالیٰ کی اور خیر خواہ رہا اپنے موالی کا اخرجہ الترمذی
حارثہ بن وہب کا لفظ مرفوع یون ہے کیا خبر نہ دون مین تمکو اہل جنت کی کہا ہان اے رسول خدا
فرمایا ہر ضعیف متضعف اگر قسم کہا بیٹھے اللہ پر تو سچا کردے اللہ اوسکو الحدیث اخرجہ الشیخان

دلا خوش باش کان محبوب جان را	۵	بمسکینان و درویشان سری ہست

علی مرتضی نے مرفوعاً کہا ہے جنت مین ایک میلا ہوگا حور عین کا وہ ایسی آواز سے گاتینگی کہ
اوس جیسی آواز خلایق نے سنی نہوگی وہ کہینگی نحن الخالدات فلا نبید نحن الناعمات فلا
نبأس نحن الراضیات فلا نسخط طوبی لمن کان لنا وکنا لہ اخرجہ الترمذی لفظ حور
جمع ہے حوراء کی حورا کہتے ہین اوسکو جسکی آنکہہ کی سفیدی سیاہی خوب گہری ہو عین جمع ہے
عیناء کی عینا کہتے ہین بڑی آنکہہ والے کو دوسرا لفظ علی کا مرفوعاً یون ہے جنت مین بازار ہونگے
انمین کچہہ خرید و فروخت نہوگی مگر صورتین مردون اور عورتونکی جب کوئی آدمی کسی صورت کو چاہیگا
اوس صورت مین داخل ہوجاویگا اخرجہ الترمذی انس کا لفظ مرفوع یون ہے جنت مین ایک
بازار ہے ہر جمعہ کو وہان آیا کرینگے باد شمال چلیگی وہ اونکے کپڑون اور چہرونکو لگیگی اونکا حسن و
جمال بڑہ جاویگا اپنے گہر والون کے پاس پہر کر آوینگے حسن و جمال مین زیادہ ہونگے اونکے گہر والے
کہینگے واللہ تمہارا حسن و جمال زیادہ ہوگیا ہے وہ کہینگے تم بہی تو واللہ حسن و جمال مین بڑہ گئے ہو
اخرجہ مسلم صفات جنت و اہل جنت کی احادیث صحیحہ و آیات کریمات مین بہت آئی ہین اس
باب مین کتاب مثیر ساکن الغرام الی روضات دار السلام بغایت جامع و حافل ہے جنت
جسکی صفات کا نمونہ یہہ بعض احادیث تہے حصہ اہل تقوی و علم و دیانت کا ہے ہرچند کوئی شخص عمل
سے جنت نہین پاتا ہے لکن اللہ پاک نے اعمال صالحہ کو ایک وسیلہ و سبب دخول جنت کا ٹہرایا ہے
گو اصل مین ہاتہہ آنا بہشت کا اور بچنا نار سے محض بفضل و کرم و لطف و منت و احسان و رحمت

ارحم الراحمین ہوگا جو لوگ دنیا سے باایمان وعمل صالح اوٹھ گئے ہین جیسے نبیین وصدیقین وشہدا
وصالحین اونکا تو کچھ ذکر ہی نہین ہے کیونکہ اونکے مراتب عالیات معلوم ومتفق وثابت ہین رہے
وہ لوگ جو مخالط حسنات وسیئات ہین اونکے لئے اللہ پاک نے ہمارے حضور پرنور سید الانبیا
خاتم الرسل کو شفیع روز جزا مقرر فرمایا ہے لکن یہہ شفاعت خاص اونکے لئے ہوگی جو انواع شرک
جلی وخفی سے پاک وصاف ہین اعتقاداً وعملاً یہہ شرط حصول مغفرت ووصول شفاعت مین مدلول
کتاب وسنت ہے اسلیئے ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اگر جملہ معاصی وسیئات سے بشامت اعمال و
اغوای ابلیس نہین بچ سکتا ہے تو اتنا تو ضرور اہتمام رکھے کہ اقسام اشراک باللہ سے دور رہے اگر یہہ بات
حاصل نہین ہے تو پہر امید نجات کی ایک خیال خام وسودای ناتمام ہے واللہ باللہ مشرک کسی درجہ کا
کیون نہو اوسکی مغفرت ہرگز نہوگی اسباب مین شیطان عذر جہل کا بہی مسموع نہوگا مشرک سے
گو کوئی گناہ صغیرہ تک بہی نہوا ہو کبیرہ کا کیا ذکر ہے اور ساری دنیا کی حسنات وہ بجا لایا ہو ہرگز
قصور اوسکا مغفور نہوگا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء موحد
اگرچہ کیسا ہی عاصی کیون نہو مشرق سے مغرب تک اوسکے گناہون نے آسمان وزمین کو پر کردیا ہو
اوسکے لئے امید نجات کی ایک نہ ایک دن گو بعد عقاب وعذاب فعل سیئات وترک حسنات کی ہو باقی
ہے اوسکی شفاعت رسول خدا صلعم ضرور فرماوینگے بڑا سعید ساتھہ شفاعت سید الشفعاء صلعم کی وہی
شخص ہے جسنے خالصاً مخلصاً سچے دلسے لا الہ الا اللہ کہا ہے اللہم اجعلنا منہم رد شرک
مین ہمارا رسالہ دعایۃ الایمان الی توحید الرحمن بغایت جامع وعام فہم ہے **ف** حدیث
ابوہریرہ مین آیا ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے ہر نبی کے لئے ایک دعوت مستجابہ تہی سو ہر نبی نے
اپنی دعوت مین جلدی کی اور مینے اپنی دعوت واسطے شفاعت امت کے چہپار کہی ہے وہ دن
قیامت کو انشاء اللہ تعالی اوس شخص کو پہونچیگی جو میری امت مین سے مرگیا ہے اور وہ شریک
نکرتا تہا ساتھہ اللہ کے کسی شئے کو اخرجہ الثلثۃ والترمذی جابر کا لفظ مرفوع یون ہے
شفاعت میری واسطے اہل کبائر کے میری امت مین سے ہے اخرجہ ابوداؤد وترمذی نے اتنا

اور زیادہ کیا ہے جابر نے کہا اور جو کوئی اہل کبائر مین سے نہین ہے اوسکو شفاعت سے کیا کام انس کہتے
ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب دن قیامت کا ہوگا بعض لوگ طرف بعض کے موج کیطرح
جاوینگے پہر آدم علیہ السلام کے پاس آکر کہینگے تم اپنی ذریت کی شفاعت کرو وہ کہینگے مین اسکام کا نہین ہون
لکن تم پاس ابراہیم علیہ السلام کے جاؤ کہ وہ اللہ کے خلیل ہین یہ اونکے پاس جاوینگے وہ بہی یہی کہینگے لست لہا
لکن تم پاس موسیٰ علیہ السلام کے جاؤ اونکے پاس آوینگے وہ بہی یہی کہینگے کہ مین اسکام کا نہین ہون تم
عیسے روح اللہ کے پاس جاؤ اونکے پاس جائینگے وہ کہینگے لست لہا ولکن علیکم بمحمد صلعم پہر
میرے پاس آوینگے مین کہونگا انا لہا یعنی ہان مین واسطے شفاعت کرنیکے ہون پہر مین جا کر اپنے
رب پر اذن چاہونگا مجہکو اذن ملیگا مین سامنے کہڑے ہوکر ایسے محامد بیان کرونگا جنپر مجہکو قدرت
نہین ہے مگر یہ کہ اللہ اون محامد کا الہام مجہکو کریگا پہر مین اپنے رب کے لئے سجدہ مین گر پڑونگا
اللہ فرماویگا ای محمد تو اپنا سر اوٹہا اور کہہ تیری بات سُنی جائیگی مانگ تجہکو دیا جائیگا شفاعت کر
تیری شفاعت مقبول ہوگی مین کہونگا ای رب امتی امتی اللہ فرماویگا جا جسکے دلمین برابر
ایک دانہ گندم یا جو کے ایمان ہو اوسکو دوزخ سے نکال مین جا کر یہی کام کرونگا پہر پاس اپنے
رب کے آکر وہی محامد بیان کرونگا پہر سجدہ مین گرونگا مجہسے وہی اگلی بات کہی جاویگی مین کہونگا
یا رب امتی امتی مجہسے کہا جائیگا جا جسکے دلمین برابر ایک دانہ رائی کے ایمان ہو اوسکو دوزخ
سے باہر نکال مین جا کر یہی کام کرونگا پہر پاس اپنے رب کے پہر کر آونگا اور وہی اگلا سا کام کرونگا۔
مجہسے کہا جائیگا سر اوٹہا جسطرح کہ پہلی بار ہوا تہا مین کہونگا ای رب میری امت میری امت مجہسے کہا جائیگا
جا جسکے دلمین برابر ادنی ادنی دانہ خردل کے ایمان ہو اوسکو آگ سے نکال مین جا کر یہی کام کرونگا
پہر چوتہی بار پاس اپنے رب کے آکر وہی اگلے محامد بیان کرونگا پہر سجدہ مین گرونگا مجہسے کہا جائیگا
اے محمد تو اپنا سر اوٹہا کہہ تیرا کہنا سُنا جائیگا مانگ تجہکو دیا جائیگا سفارش کر تیری سفارش قبول
ہوگی مین کہونگا ای رب اذن دے مجہکو اون لوگون مین جنہون نے لا الہ الا اللہ کہا ہے
اللہ فرماویگا یہہ کام تیرا نہین ہے ولکن قسم ہے مجہکو اپنی عزت وکبریا وعظمت کی کہ نکالونگا مین آگ سے

ہر اوس شخص کو جسنے لا الہ الا اللہ کہا ہے اخرجاہ الشیخان اس حدیث کو شیخین نے صحیحین مین اور ترمذی نے سنن مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مطولاً روایت کیا ہے یہہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ شفاعت مخصوص باہل توحید ہوگی آور یہ شفاعت بالاذن ہوگی اور محدود ہوگی اور واسطے مشرک کے نہو گی اسیلئے اہل علم نے توحید کو راس طاعات اساس حسنات کہا ہے یہہ سارے اعمال صالحہ جو اس کتاب کے مطاوی ابواب وفحاوی فوائد مین حوالۂ قلم صدق رقم ہوئے ہین اوسیوقت اپنا رنگ دکہلائینگے جبکہ عامل موحد ہوگا گو عاصی ہو اور اگر خدانخواستہ باوجود ان محاسن اعمال کے اعتقاداً یا عملاً کسی شرک مین مبتلا تہا تو پہر خدا حافظ ہے امید عفو ومغفرت کی منقطع ہو چکی ہاں ان موحدین عصاۃ بہی واسطے اتمام جزاء معاصی کے سیر جہنم کی کرینگے وہ معاصی جس سے استحقاق جہنم کا ہوتا ہے بلکہ بعض اونمین ایسے گناہ ہین جو اسلام سے خارج کردیتے ہین جیسے ریا وسمعہ یا جیسے بدعت رفض وخروج واعتزال وغیرہ اونکا بیان ہمنے رسالہ قوارع ورسالہ قواطع مین کیا ہے وہ رسائل مخصوص بذکر کبائر سئیات ہین یہہ رسالہ بطور نمونہ کے ذکر محاسن اعمال وحسنات مین ہے دونون کے جمع کرنیسے مضمون الایمان بین الخوف والرجا کا بخوبی ذہن نشین ہر مومن مسلم ہو سکتا ہے آب جسکا جی چاہے وہ اعمال صالحات بجالائے اور جسکا جی چاہے وہ گرفتار دام سئیات رہے اللہ پاک پر بیان تہا اور رسول خدا صلعم پر تبلیغ اور ہم پر تسلیم اور ساری امت پر امتثال امر ونہی سو یہ سب مراتب بحمدہ تعالی اشاعت مقاصد کتاب وسنت سے بقدر مقدرت زبان عربی وفارسی واردو مین ادا ہو چکے ہمارا کام یہی بیان کرنا احکام شرع مطہرہ کا زبان قلم وقلم زبان سے ہی سو ہمنے کہدیا آگے ہمارے اخوان ملت اپنا امت جانین اور اونکا کام ٥

	دادیم ترا ز گنج مقصود نشان		مختار توئی خواہ رسی یا نرسی

اے مالک ہر دو سرا خاتمہ اس رسالہ کا ذکر جنت ونعیم آخرت پر ہوا ہے تو میرا خاتمہ بہی کلمۂ شہادت پر کر اور مجھکو لایق اپنے عدل کے نسمجھکر اپنے فضل سے میرا بیڑا دنیا وآخرت مین پار کر ٥

ہم دعا از تو اجابت ہم ز تو ٭ ایمنی از تو مخافت ہم ز تو

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین یہہ رسالہ آج روز سہ شنبہ تاریخ ۱۶ ربیع الاوّل
سنہ ۱۳۱۳ ہجری کو نو دن مین ختم ہوا اللہم اجعل خیر عمری آخرہ

تمت

خاتمہ کتاب محاسن الاعمال از تصنیف سید جمیل احمد صاحب سہسوانی

تم کرچکے احاطۂ حمد خدا جمیل ٭ دریا کبھی سما نہین سکتا حباب مین
کہاؤ گے منہ کی ہنتہ پڑیگا کچہہ آپ سے ٭ کہولی زبان جو وصف رسالتمآب مین

بعد اسکے شائقین کو بلاتا ہون نوید تازہ سناتا ہون نیکو کار و چلو خریدار و جڑ ہو مفت کا سودا ہے لینا ہے تو لو ورنہ مال دوسرون کا ہے بہا اسکی داد تحسین سے قیمت نیکی کی حسن ادا آفرین ہے یہہ کہنے کو کتاب ہے حقیقت مین رہنمائی کا آفتاب ہے برائی سے بچاتی ہے نیکی کیطرف بلاتی ہے اعمال صالحہ کی کنجی ہے افعال ناقصہ سے منجی ہے نام اسکا محاسن الاعمال ہے زمانہ اسکی ہدایت کا معترف آفاضت کا مقر ہے زہے نصیب خوشا طالع کہ آج مطبع نیکنام مفید عام مین باہتمام ذی العز والشان محمد احمد خان صوفی حلیۂ طبع سے آراستہ ہوکر بزم آرای اہل بصیرت مجلس افروز ارباب حقیقت ہوئی

زبسکہ محو تماشاے یار خویشتنم ٭ فداے یار گہے گہ نثار خویشتنم

مین جسقدر ناز کرون وہ تہوڑا ہے کیونکہ یہہ رسالہ میرے آقا کا تالیف کیا ہوا ہے کیسا آقا ہر صفت مین نزالا حق نیوش حق پژوہ اہل حق کا سرگروہ امر بالمعروف مین معروف نہی عن المنکر مین ہمہ تن مصروف نیکون کا نیک ہزارون مین ایک علم و ہنر مین طاق سخا و کرم مین شہرۂ آفاق سلف کا یادگار خلف کا افتخار

خوش نصیب آج وہی ہے وہی خوش قسمت ہے ٭ جسکا صدیق حسنخان سا ولی نعمت ہے

سامعین آمین اس رسالہ کے مضامین سنکر لطف ایمان اوٹہائین یہہ رسالہ ہے یا ہدایت کا مقالہ

اعمال شایستہ کا رہبر ہے افعال بایستہ کا مظہر ہے عبادات و معاملات کے جملہ حسنات کا معدن ہے احادیث و اخبار سے مبرہن ہے عاقل کو کامل بناتا ہے غافل کو عمل کا شوق دلاتا ہے نصیب اونکے جو اسپر عامل ہون جیتے مرتے خدا کی رحمت مین شامل ہون الٰہی سب مسلمانون کو اسی راہ پر لگا دے غم دنیا کو مافیہا سے چھڑا دے آمین یا رب العلمین

قطعہ تاریخ

تجھے زمانہ کے دیندار ای مرے ممدوح ۔ محی دین رسالت مآب کہتے ہین
سران دہر ادب رکھتے ہین ترا ملحوظ ۔ مدام لکھتے ہین حضرت جناب کہتے ہین
ہے بہرہ ور کوئی دولت سے علم سے کوئی ۔ ترے زمانہ کو ہم فیضیاب کہتے ہین
صواب پر ہے تری راے بیخطا ہر وقت ۔ خطا کا دخل نہین ہم صواب کہتے ہین
الٰہی عیش سے آباد اونکا خانۂ دل ۔ ترے عدو کو جو خانہ خراب کہتے ہین
جہان مین پھیلی ہدایت کی روشنی تجھسے ۔ بجا ہے تجھکو جو ہم آفتاب کہتے ہین
امام تجھکو سمجھتے ہین عامی و عالم ۔ تجھے مجدد دین شیخ و شاب کہتے ہین
مولفات کا تیری جو پوچھتا ہون حال ۔ جواب مین علما لاجواب کہتے ہین
ہے گرچہ ساری تصانیف کا جہان مداح ۔ پر اس کتاب کو سب انتخاب کہتے ہین
جھڑی لگائی وہ اعمال نیک کی اسنے ۔ کہ کہنے والے سب اسکو سحاب کہتے ہین
معاملات و عبادات کی محاسن کا ۔ سب اہل علم اسے لب لباب کہتے ہین
تصرف اہل دل اسکو سمجھتے ہین دلمین ۔ زبان سے گرچہ بظاہر کتاب کہتے ہین
پرکھ ہے قابل تحسین یہ اہل جوہر کی ۔ جو حرف حرف کو دُر خوشاب کہتے ہین

مین اسکی طبع کی تاریخ پوچھتا ہون تو لوگ
ہے شارح ہمہ کار ثواب کہتے ہین
۱۳۰۴

صحت نامہ رسالہ محاسن الاعمال

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳	۱۸	ھجرۃ	ھجرتہ	۱۷	۱	استحتن	استطعتن
۴	۲	آئمۃ	ائمۃ	۱۸	۱۴	اسکی	اور
″	۱۴	نقطہ	نفقہ	۲۰	۱۳	یکڑو	پکڑو
″	۱۹	کبشہ	کبشہ	۲۴	۹	لتبتعن	لتتبعن
۸	۱۶	با اعذر	بلا عذر	۲۷	۲۱	احساتا	احسانا
۹	۱	لیدحل	لیدخلن	۳۲	۴	ہر قدم	ہر قدم
۱۰	۵	خطیئۃ	خطیئتہ	″	۸	پھلا	بھلا
″	۱۰	اولیک	اولئک	۳۴	۱	ابوالنصر	ابوالنضر
۱۱	۹	لیبیننہ للناس ولا یکتمونہ	لتبیننہ للناس ولا تکتمونہ	۳۷	۲۰	حضرت نے	حضرت نے فرمایا
″	۱۰	ثمنا	بنا	۵۰	۱۵	بشرو	بشروا
″	۱۱	ھذ	ھذا	۵۵	۱۳	البطل	البط
۱۲	۱	اللہ	للّٰہ	″	۹	مسلم	مسلمو
″	۲	ادراک	ادراک	″	۱	مت	مقت
″	۵	یالعقود	بالعقود	۵۶	۳	اونگلیوں کی گھاٹیاں	انگلیوں کے جوڑ
۱۳	۲	وسیئتہ	وساءت سیئتہ	″	۱۵	صالحہ	صالح
″	۸	ما بالعدل	بالعدل	۶۰	۱۷	ختیبہ	قتیبہ
″	۱۴	العلی	لعلی	″	۱۸	حصرت	حضرت
۱۴	۱۴	قامت	قسامت	۶۱	۱۲	لسحرا	سحرا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۶۱	۱۲	حکمة	حکما
۶۲	۱۱	جبہہ	جبکہ
۶۵	״	انبیۂ	ابنیۂ
۶۶	۲	ـــ	سے
۷۵	۵	بموجب	موجب
۸۲	۲۱	سیپتے	سیکھنے
۸۳	۶	ثروت	ثروت سے
״	۱۲	سکو	کسیکو
۸۷	۳	محالس	مجالس
۸۸	۱۸	ینات	بنات
۸۹	۱۴	منصدو	منصدہ
״	۱۶	جبرئیل	جبرئیل کو
۱۰۳	۱۸	علم	علمی
۱۰۴	ـ	سخبرہ	سنجبرہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۰۵	۱۰	تکیت	تکیت
۱۱۲	۸	واقارہوا	وقارہوا
״	۱۳	یعملہ	یعملہ
۱۱۴	۴	محض	محصن
״	۸	حلت	جلت
۱۱۸	״	حدیث	حدیثا
״	۹	مختلفہ	مختلقہ
۱۲۳	۱۸	حبط	حبطا
۱۲۷	۱۰	عسر کا ہمراہ اکبیر کے	یسر کا ہمراہ عسر کے
۱۲۹	۱۶	زمین اور آسمان کے	آسمان اور زمین کے
״	۱۹	تقاصل	تفاضل
۱۳۱	۲۰	سمالسہ	سمائحہ کو ا
۱۳۶	۱۶	اہل علم	اہل دین

تمت